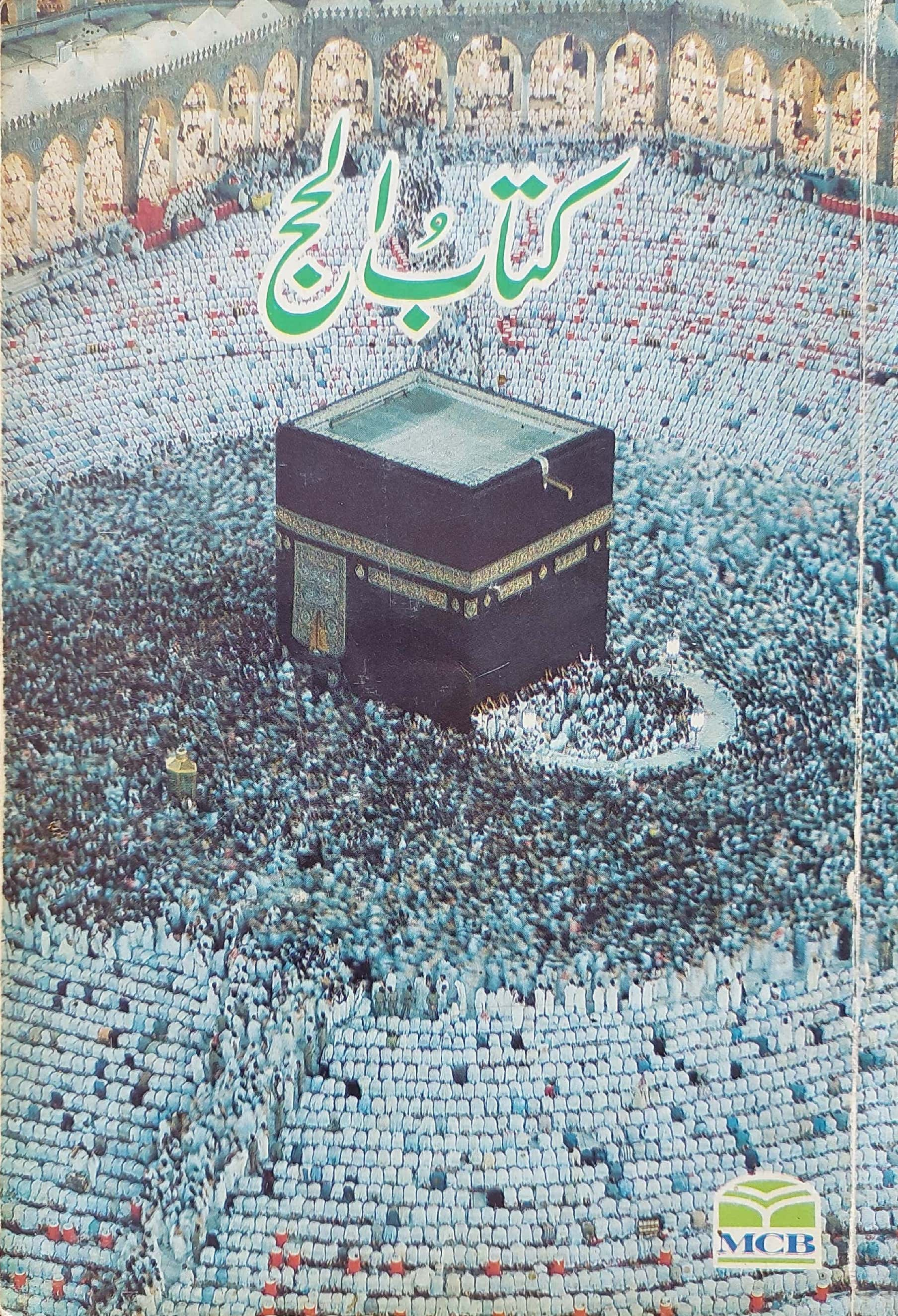


کتاب الحج
MCB

تیسرا کلمہ تمجید

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُؕ
وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی کی اور گناہ سے بچنے کی مگر سوائے اللہ کی مدد سے جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے

تلبیہ

لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَؕ لَبَّیۡکَ لَاشَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَؕ
اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَؕ لَاشَرِیۡکَ لَکَ○

میں حاضر ہوں' یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دُور دراز مقام سے پیدل اور دُبلے پتلے اونٹوں پر سوار آئیں (سورۃ الحج ۔ ۲۷)

کتابُ الحج

ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ مطابق مئی ۱۹۹۴ء



پیشکش : مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ

فہرست مضامین

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز عازمینِ حج

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا صد شکر ہے کہ آپ حج کی ادائیگی اور روضۂ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر حاضری کی سعادت حاصل کرنے تشریف لے جارہے ہیں۔ میں تہہِ دل سے تمام عازمینِ حج کو اس خوش نصیبی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میرے ادارے کی جانب سے "کتاب الحج" کی فراہمی ایک مستحسن اقدام ہے، یہ ایک باتصویر کتاب ہے۔ مجھے اُمّید ہے کہ یہ کتاب عازمینِ حج کے لیے حج کے ہر رکن کی ادائیگی میں ایک معلّم ثابت ہوگی اور آپ کو ارکانِ حج ادا کرنے میں کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ (انشاء اللہ)

اپنے حج کو مقبول و مبرور بنانے کی کوشش میں مناسکِ حج کی ادائیگی کے لیے "کتاب الحج" سے مکمّل طور پر آگاہی حاصل کیجیے، یہ دن آپ کی زندگی کے قیمتی ترین دن ہیں، دل کھول کر عبادت کیجیے۔

میری گزارش ہے کہ جب اللہ کے گھر کی طرف آپ کی پہلی نگاہ اُٹھے تو آپ کی پہلی دعا پاکستان کے لیے ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو قائم ودائم رکھے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے (آمین) نیز عالمِ اسلام کی سربلندی مسلمانوں کی یکجہتی، مسلم کمرشل بینک اور مجھ ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو آسان فرمائے اور آپ کی عباداتِ حج اور دیگر عبادات کو قبول فرمائے (آمین)

آپ کی دعاؤں کا طالب

آپ کا **میاں محمّد منشاء**

چیئرمین - مسلم کمرشل بینک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز عازمینِ حج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ ربُّ العزت نے استطاعت دی اور حج جیسے سفر کے لیے چُن لیا۔ آپ حضرات جو حج کے لیے جا رہے ہیں اُن کا مقام انشاءاللہ بہت اونچا ہے۔ مَیں آپ حضرات کو اس مقدّس سفر کی سعادت حاصل کرنے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بارگاہِ ربُّ العزّت میں خلوصِ دل سے دُعا کرتا ہوں کہ آپ فریضۂ حج کی ادائیگی اور روضۂ اطہر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہو کر بامراد اور کامیاب واپس آئیں (آمین)

مناسکِ حج کی صحیح ادائیگی کے لیے آپ کے ساتھ "کتابُ الحج" ہے یہ ایک باتصویر کتاب ہے جو قدم قدم پر آپ کی رہنمائی کرے گی اور آپ کو مناسکِ حج ادا کرنے میں کسی قسم کی کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ انشاءاللہ

اللہ ربُّ العزّت سے میری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش اور اپنے مہمانوں کی دعاؤں کے طفیل ہمیں پاکستان کو اسلام کا ناقابلِ تسخیر اور محفوظ قلعہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنی دعاؤں میں پاکستان کی سلامتی، نفاذِ اسلام کی کامیابی، امتِ مسلمہ کی یکجہتی کے لیے بھی دعا فرمائیں نیز مسلم کمرشل بینک، وہ حضرات جنھوں نے اس کتاب کی تالیف اور طباعت میں حصہ لیا، انھیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور مجھ ناچیز کو بھی۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے، ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری مغفرت فرمائے۔ (آمین)

آپ کی دعاؤں کا طالب

ایس۔ ایم۔ مُنیر

وائس چیئرمین —— مسلم کمرشل بینک

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

مُعزّز عازمینِ حج

السّلامُ علیکم ورحمۃُ اللہِ و برکاتہٗ

مَیں تمام عازمینِ حج کو حج کے مقدس سفر کی سعادت حاصل کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بارگاہ ربّ العزّت میں خلوص دل سے دُعا کرتا ہوں کہ آپ فریضہ حج کی ادائیگی اور حضور پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کی زیارت سے مشرّف ہو کر ساتھ خیریت کے وطن واپس آئیں۔ (آمین)

یہ دن آپ کی زندگی کے قیمتی ترین دن ہیں۔ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے لو لگایئے۔ زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں گزاریئے۔ اپنے حج کو مقبول اور مبرور بنانے کی کوشش میں "کتابُ الحج" سے مکمّل طور پر آگاہی حاصل کیجیے جو آپ کی مناسکِ حج ادا کرنے میں مکمّل رہنمائی کرے گی۔

میری گزارش ہے کہ ہر مقاماتِ مقدّسہ پر آپ اُمتِ مسلمہ کے لیۓ، پاکستان کے لیۓ، اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے لیے اور ہم سب کے لیے خوب دعائیں مانگیے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپ کو سفر کی تمام تکالیف سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور قوّت دے کہ آپ تمام ارکانِ حج بخیر و خوبی ادا کرسکیں۔ (آمین)

دعاؤں کا طالب

حسین لوائی

صدر - مسلم کمرشل بینک

عبدالرؤف سکھروی
استاذ عربی و معین مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

تاریخ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق کیجاتی ہے کہ "کتاب الحج" جو محترم جناب مولانا محمد ولی رازی صاحب شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی کی مشاورت سے تیار کی گئی ہے جو مناسکِ حج اور زیاراتِ مکۂ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بارے میں ہے، ناچیز نے اس کا بغور مطالعہ کیا، اور صفحہ نمبر ۱ سے صفحہ نمبر ۲۳۶ تک کا حصہ جو سُنّی مسلمانوں کے لئے لکھا گیا ہے، اسکو حنفی مذہب کے مطابق علمی اور فقہی اعتبار سے درست پایا، بر محل عکاسی نے مقاماتِ مقدسہ کو سمجھنے اور مناسک ادا کرنے کو بہت آسان کر دیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب عازمینِ حج کی معلومات میں ایک مفید اضافہ ثابت ہوگی،

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور حجاج و زائرین کے لئے اسکو بہترین راہبر اور راہنما بنائے آمین. بحرمة سید المرسلین علیہ صلوات اللہ والتسلیم -

بندہ عبدالرؤف سکھروی
۲۷-۷-۱۴۱۳ھ
نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ

عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝



قرآنِ کریم کی مقدّس آیات اور احادیثِ نبوی کا احترام آپ پر فرض ہے جن اوراق پر یہ آیات اور احادیث درج ہوں، ان کو اسلامی طریقہ کے مطابق بے حُرمتی سے محفوظ رکھیے۔

یہ کتاب عازمین حج کو بلا معاوضہ پیش کی جا رہی ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خُطبۂ حجّۃ الوداع
(اقتباس)

سرکارِ رسالت مآب آقائے دوجہاں حضرت مُحمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آخری حج کے موقع پر مکّہ معظّمہ کے قریب جبلِ رحمت کے دامن میں میدانِ عرفات میں موجود ایک لاکھ سے زیادہ انسانوں سے خطاب فرمایا۔ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ان ارشادات کو خطبۂ حجّۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ خطبۂ حجّۃ الوداع بنی نوعِ انسان کے لیے ایک لازوال جامع منشور اور لائحہ عمل ہے۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر یہ عظیم خطبہ اصولِ اخلاقیات اور ضوابطِ حسنِ معاشرت و مملکت کا ایسا فکر انگیز، دل آویز اور جامع دستور العمل ہے کہ چودہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اس میں کسی جہت سے کوئی ترمیم و اضافہ ممکن نہ ہو سکا اور نہ ہی آئندہ اس کا امکان ہے۔ قرآنِ ناطق حضرت مُحمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زبانِ مبارک سے فرمائے ہوئے یہ الفاظ واقعی حرفِ آخر ثابت ہوئے جو مستقل اور دائمی انسانی منشور کی حیثیت سے ہمیشہ مشعلِ راہ رہیں گے ـــــ پڑھنے والوں سے گذارش ہے یہ عظیم پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں تاکہ لوگ اس پر عمل کر کے اسوۂ حسنہؐ کی پیروی کر سکیں۔

حج کے دن حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عرفات میں تشریف لائے اور آپؐ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصویٰ (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔

اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی تو آپؐ اس پر سوار ہو کر بطنِ وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم اُمور بیان فرمائے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہُوئے خطبے کی یوں ابتدا فرمائی۔

"اَللّٰہُ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے (رسولؐ) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوّتوں کو زیر کیا۔ لوگو! میری بات سنو۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا)۔

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا ہے کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو، اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و کرامت والا وہی ہے جو زیادہ ڈرنے والا ہے۔" چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ انسان سارے ہی آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی کے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ بس بیتُ اللہ کی تولیّت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہٖ باقی رہیں گی۔

پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: "قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

قریش کے لوگو! اللہ نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی کوئی گنجائش نہیں۔ لوگو! تمہارے جان و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کے لئے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسے تمہارے اِس دن کی اور اِس ماہِ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب اللہ کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت باز پرس فرمائے گا۔

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔

اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔ ——— دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانہ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعتہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیت کا سُود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا

پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں۔ عباسؓ بن عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے۔ اب یہ ختم ہو گیا۔

لوگو! اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے لئے وصیت نہ کرے۔

بچہ اُسی کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہُوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب و کتاب اللہ کے ہاں ہو گا۔ جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا اُس پر اللہ کی لعنت۔ قرض قابلِ ادائی ہے عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔ کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے۔ سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

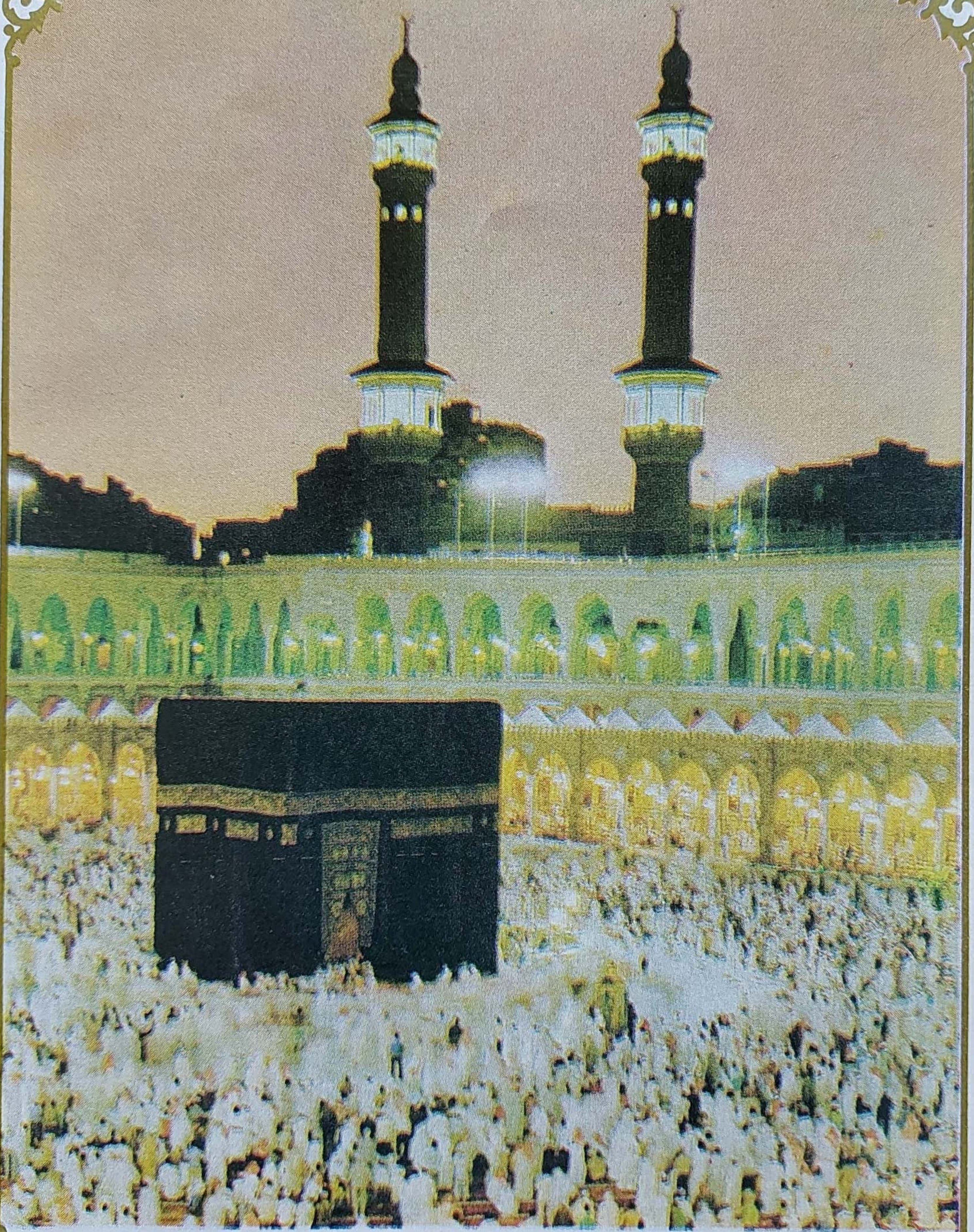
عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے، دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں اسی طرح اُن پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بُلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو اللہ کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ، پہناؤ۔ عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں اللہ کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں اللہ کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ لوگو! میری بات سمجھ لو، میں نے حقِ تبلیغ ادا کر دیا۔ میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز

چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔ شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اُس کی اِس شہر میں عبادت کی جائے گی لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اُس کی بات مان لی جائے اور وہ اِسی پر راضی ہے۔ اس لئے تم اُس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔ لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو، اپنے اللہ کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہلِ اَمر کی اطاعت کرو تو اپنے ربّ کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اب مُجرم خود ہی اپنے جُرم کا ذمّے دار ہو گا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

سُنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں اُنہیں چاہیئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔ اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (اللہ کے ہاں) سوال کیا جائے گا، بتاؤ تم کیا جواب دو گے"؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپؐ نے حقِ رسالت ادا فرمایا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔

یہ سن کر حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا "اللہ گواہ رہنا! اللہ گواہ رہنا! اللہ گواہ رہنا۔"



اللہ کی خوشنودی کے لیے جب حج و عمرے کی نیت کرو تو اُسے پورا کرو
سورۃ البقرۃ-۱۹۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حجِ بیت اللہ

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اِس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اُسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دُنیا والوں سے بے نیاز ہے۔"

(سُورۃ آل عمران ۹۷)

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ رب العزّت نے استطاعت دی اور حج جیسے سفر کے لیے چُن لیا اور آپ حضرات جو حج کے لیے جا رہے ہیں آپ کا مقام انشاءاللہ بہت اونچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم اور آپ اور ہر عازمِ حج اپنے مقام کو پہچان لے۔ جب آپ کی یہاں سے روانگی کا وقت ہو تو ہو سکے تو تہجد کے وقت ورنہ جو بھی وقت ہو، اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ دعا مانگیں کہ:

"اے اللہ تو نے مجھے یہ موقع دیا ہے، تو ہی اپنے گھر پر مجھے بُلا رہا ہے۔ اے اللہ میری نیت کو صاف کر دے اور مجھے عمدہ سے

عمرہ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ میرے حج کو آسان فرما اور اے اللہ میں جن اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر جا رہا ہوں ان کی حفاظت فرما۔ اے اللہ میرے ملک کی بھی حفاظت فرما۔ اور ملّتِ مُسلمہ کی بھی حفاظت فرما۔" (آمین ثم آمین)

اس طرح اگر مکروہ وقت نہ ہو تو حسبِ توفیق دو رکعت یا چار رکعت نفل ادا کر کے اپنے ارادے اور نیت کو پاک صاف کر لیں۔ یہی سوچیں کہ مَیں تو اپنے رب کا بلایا ہُوا وہاں جا رہا ہوں، نہ سفر میں کسی سے جھگڑا کروں گا اور نہ کسی کو جھگڑا کرنے دوں گا اور تقویٰ کو اپنا مقصد بناؤں گا۔ قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اسے خبردار رہنا چاہیئے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔ اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔ سفرِ حج کے لئے زادِ راہ ساتھ لے جاؤ، اور سب سے بہتر زادِ راہ پرہیزگاری ہے۔ پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔" (سُورۃ البقرہ ۱۹۷)

حج کا مقصد تو تقویٰ اور صرف تقویٰ ہے۔ کیونکہ اصل حاجی تو وہی کہلاتا ہے جو تقویٰ کے ساتھ حج کر کے آتا ہے۔ دعا کے بعد صبح کے وقت حکومت کی طرف سے جو بھی انتظام کیا گیا ہے اس کے مطابق آپ کی یہاں سے روانگی ہوگی۔

حاجی کیمپ کے دوران آپ کی روانگی کے وقت کی اطلاع آپ کا گروپ لیڈر یا پارٹی لیڈر پی آئی اے / سعودی ائیر لائنز سے حاصل کر کے آپ کو بتا دے گا آپ اپنا سامان لے کر بریفنگ ہال میں پہنچ جائیں۔ اسے کسٹم سے چیک کروائیں۔ آپ کا سامان پی آئی اے کی بسوں سے ائیرپورٹ پہنچا دیا جائے گا، صرف دستی سامان اپنے ساتھ رکھیں۔ جس میں ٹکٹ۔ پاسپورٹ۔ ٹریولر چیک۔ بین الاقوامی ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور آپ کی چند ضروری اشیاء رکھی ہوتی ہیں۔ اس کی چیکنگ ائیرپورٹ پر ہوگی، ائیرپورٹ پر جانے کے لیے مقررہ وقت پر بس میں سوار ہوں۔ ائیرپورٹ پر جانچ پڑتال کے بعد عازمین حج کو ہوائی جہاز میں سوار کرا دیا جاتا ہے۔ ائیرپورٹ پر جانچ پڑتال اور روانگی سے پہلے درمیانی وقت میں آپ کو احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کرنی چاہیئے اور تلبیہ کا ورد شروع کر دینا چاہیئے کیونکہ ہوائی جہاز سیدھا جدہ لے جا کر اتار دیتا ہے اور مقامِ میقات جہاں سے حاجی پر احرام کی پابندی عائد ہوتی ہے۔ وہ جدّہ سے بہت پہلے گزر جاتا ہے اور ہوائی سفر میں راستہ میں احرام کا موقع نہیں مل سکتا۔

بحری جہاز سے روانگی بحری جہاز عام طور پر دن کے ایک بجے روانہ ہوتا ہے عازمینِ حج کو علی الصبح ہی بندرگاہ پر پہنچنا چاہیے تاکہ جانچ پڑتال کے ضابطے بآسانی مکمل ہو سکیں (عازمینِ حج کو حاجی کیمپ کراچی سے مناسب کرایہ پر بندرگاہ پہنچایا جاتا ہے، شہر میں رہائش رکھنے والے اصحاب براہِ راست بندرگاہ پہنچنے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ تاخیر کی صورت میں خود ہی نتائج بھگتنا پڑیں گے۔)

سامان ٹرکوں سے جائے گا۔ اپنا سامان یعنی ٹرنک اور بستر وغیرہ ٹرک پر بھجوا دیں۔ دستاویزات کا تھیلا جس میں پاسپورٹ، ٹریولر چیک / بنک ڈرافٹ، بین الاقوامی ہیلتھ سرٹیفکیٹ۔ حمائل شریف اور ذاتی استعمال

کی چند ضروری اشیاء رکھی ہوتی ہیں۔ گلے میں ڈال لیں۔ ہلکی پھلکی اور دورانِ سفر استعمال کی چیزیں اور احرام کی چادریں بھی الگ بڑے تھیلے میں رکھ لیں۔

جہاز پر کھانے اور چائے کی تقسیم مقررّہ اوقات پر ہوتی ہے ان اوقات کا خیال رکھیں۔ کھانے اور چائے کی قیمت کرائے میں شامل ہوتی ہے۔ کھانا اچھی طرح اور چبا کر کھائیں۔ کھانے کے ساتھ چٹنی کا استعمال کریں۔

سمندری سفر میں ابتدا میں معمولی چکرّ آئیں گے، گھبرائیں نہیں بلکہ بیٹھ جائیں یا لیٹ جائیں مبادا چکرا کر گر پڑیں اور خطرناک چوٹ لگ جائے۔ اگر بیمار ہو جائیں تو ڈاکٹر سے رابطہ قائم کریں اور اس کی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں۔ اگر کوئی بھی شکایت ہو تو اپنے گروپ یا پارٹی لیڈر کو بتائیں وہ آپ کی مدد کرے گا۔

عام حالات میں کراچی تا جدّہ براستہ عدن بحری جہاز کا سفر تقریباً چھ سات دن کا ہے۔ اس لئے کراچی سے عام کپڑوں میں ہی سوار ہوں، اور حدُودِ میقات پر پہنچ کر احرام باندھیں۔ پاکستانی عازمین حج کے لیے میقات یَلَمْلَمْ ہے جو جدّہ سے ۷۰ کلومیٹر پہلے ہے۔ اس جگہ پہنچ کر جہاز سائرن بجاتا ہے اور لاؤڈ سپیکر سے بھی اعلان کیا جاتا ہے، یہاں وضو کر کے احرام باندھ لیں۔

عمرہ کی نیّت کرنے سے پہلے آپ کو مکّہ معظمہ، خانہ کعبہ، حج کی اصطلاحات، وہ مقدس مقامات جہاں جہاں آپ جائیں گے اور حج کے اقسام اِن سب کے بارے میں جاننا نہایت ضروری ہے تاکہ آپ اپنے آپ کو ارضِ مقدس میں اجنبی محسوس نہ کریں۔

مکّہ مکرّمہ

"بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لئے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی اور تمام جہان والوں کے لئے مرکزِ ہدایت بنایا گیا۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیمؑ کا مقامِ عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا"

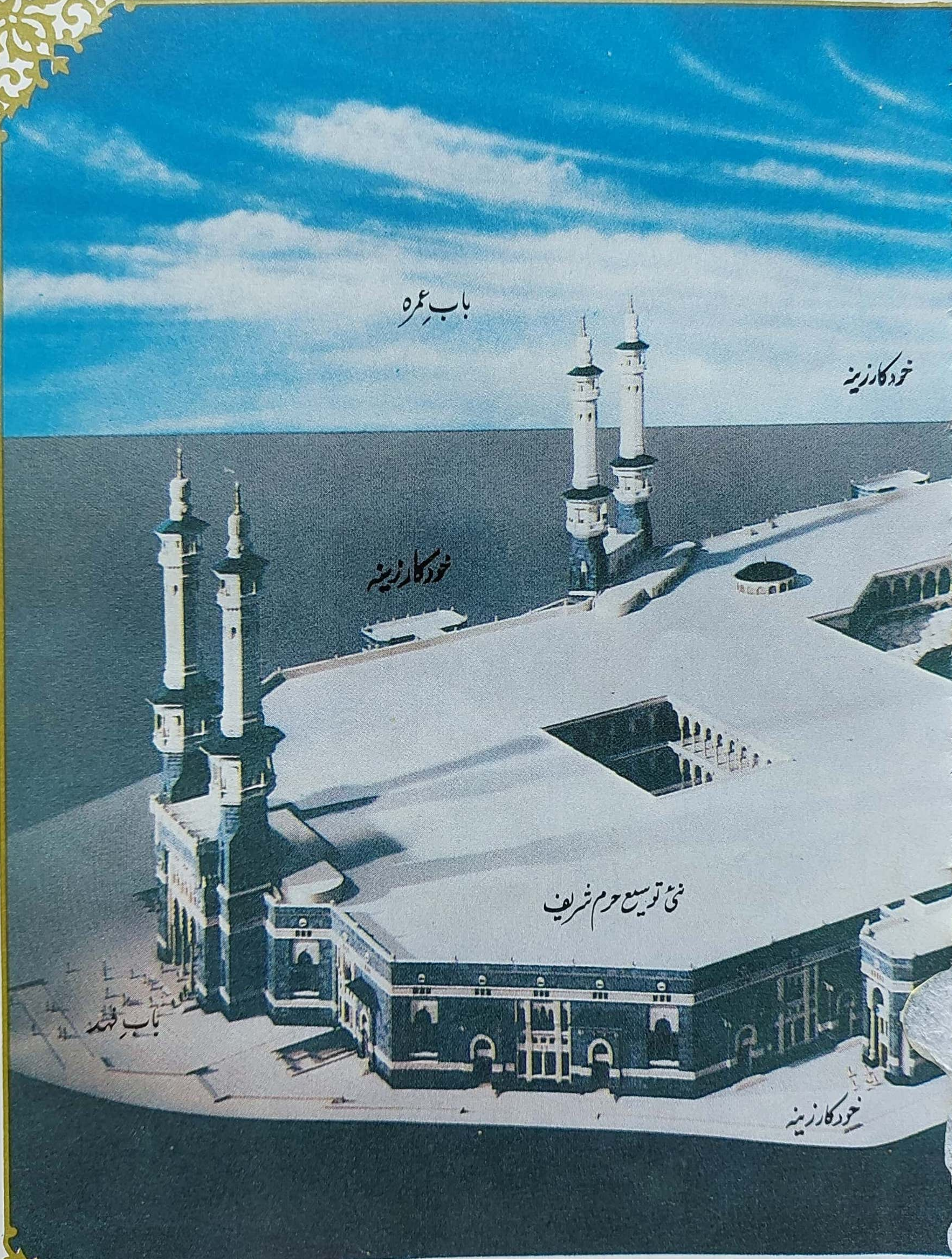
(سورۃ آل عمران : ۹۶ تا ۹۷)

مکّہ مکرّمہ اسلامی شان و شوکت اور سطوت کا مظہر ہے اور اللہ کا پہلا گھر "کعبہ" اس کے جاہ و جلال اور فضل و کرم کا مرکز ہے۔ نماز کے وقت تمام دنیا کے مسلمان کعبے کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ چار دانگِ عالم میں یہی وہ جگہ ہے جہاں تقریباً ۲۰ لاکھ مسلمان حج کے لئے ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ مکّہ شہر کو قرآن کریم میں "اُمّ القریٰ" کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یہ قرآنِ عربی ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے تاکہ تم بستیوں کے مرکز (شہرِ مکّہ) اور اس کے گرد و پیش رہنے والوں کو خبردار کر دو"۔ (سورۃ الشوریٰ : ۷)



توسیع کے بعد مکہ معظمہ میں حرم شریف کا ماڈل' باب عبدالعزیز نمایاں ہے



ماڈل میں باب فہد نمایاں ہے

تاریخِ کعبہ کعبہ کی تعمیر کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔
کعبے کو سب سے پہلے فرشتوں نے تعمیر کیا۔ اس کے بعد حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تعمیر کیا۔ اُن کے بعد ان کے بیٹے شیث علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اور پھر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ ازسرِنو اس کو تعمیر کیا۔ اس تعمیر کا ذکر تو خود قرآن مجید نے کیا ہے۔

"اور یاد کرو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ جب اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے، تو دعا کرتے جاتے تھے"۔ اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے، تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔" (سورۃ البقرۃ : ۱۲۷)

حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے زمانے میں کعبے کے ابتدائی آثار تو مٹ چکے تھے مگر فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو وہ مقام بتا دیا تھا جہاں تعمیر ہوئی تھی۔ ہزاروں سال کے حوادث نے عرصہ ہوا اس کو بے نشان کر دیا تھا، البتہ اب بھی وہ ایک ٹیلہ یا ابھری ہوئی زمین کی شکل میں موجود تھا۔ انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مدد سے اس کو کھودنا شروع کیا تو سابقہ تعمیر کی بنیادیں نظر آنے لگیں، انہی بنیادوں پر ازسرِنو بیت اللہ کی تعمیر کی گئی۔ مگر قرآنِ حکیم نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کا معاملہ حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے شروع کیا ہے اور اس سے پہلے کی حالت کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

"یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے ابراہیمؑ کے لئے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اس ہدایت کے ساتھ کہ "میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، اور میرے

شمال

باب عثمان

باب المروة

باب الحجون

باب بنی شیبة

باب السلام

باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب العباس

باب علی

باب ہاشم

باب مراد

باب عرفة

باب منیٰ

باب الفتح

باب ابن زبیر

باب عمر الفاروق

باب الندوة

باب الشامیة

باب المدینة المنورة

باب الحدیبیة

باب العمرة

باب الفهد

باب الملک عبدالعزیز

باب اجیاد

باب بلال

باب حسین

مقام ابراہیم

چاہ زمزم

حجر اسود

خانہ کعبہ

رکن یمانی

حرم شریف کے دروازوں کا نقشہ

گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھو اور لوگوں کو حج کے لئے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دُور دراز مقام سے پیدل اور دبلے پتلے اونٹوں پر سوار آئیں"۔ (سورۃ الحج ۲۶ تا ۲۷)

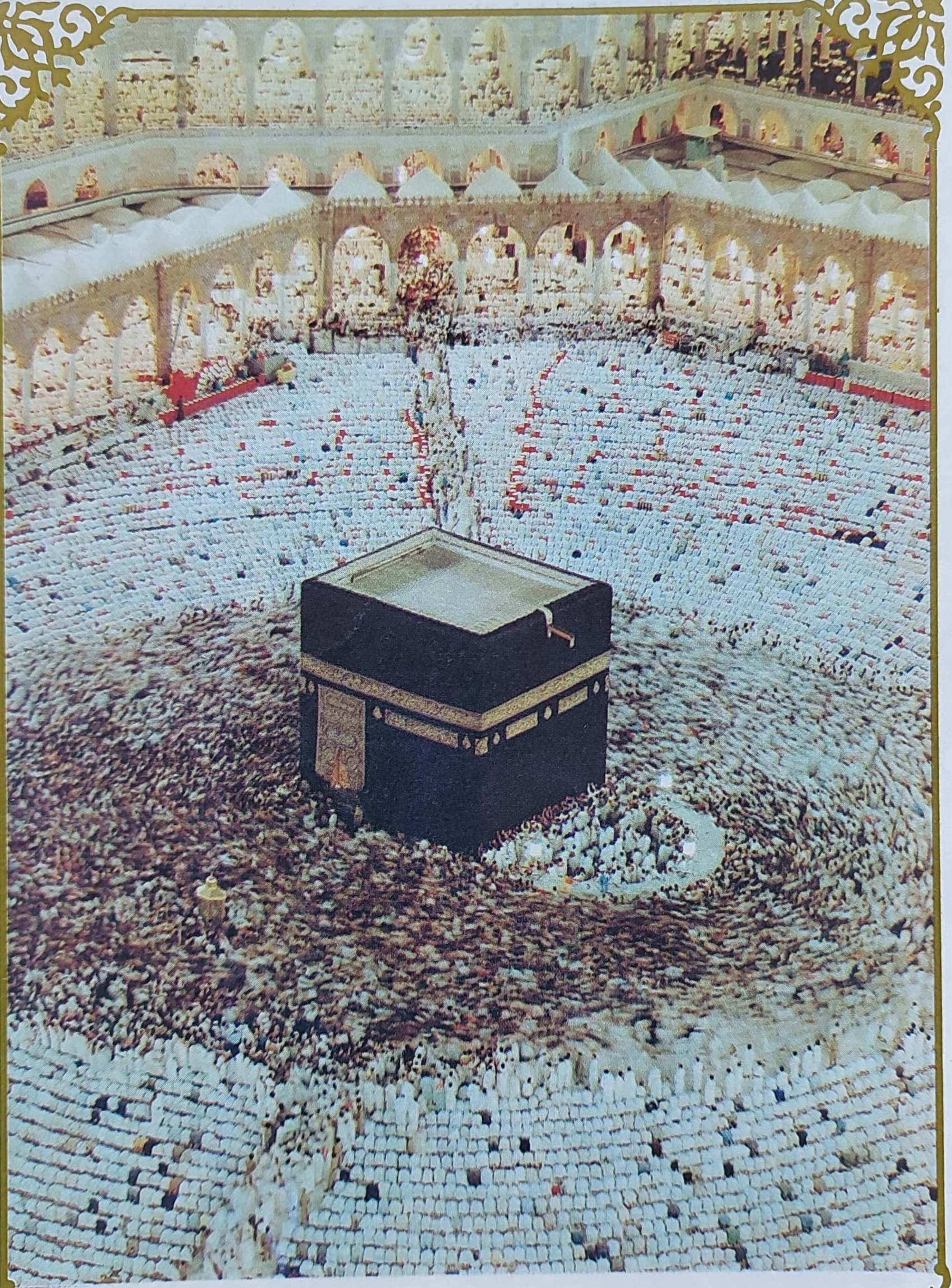
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جدّ الانبیاءؑ تھے۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بھی آپؑ ہی کی ملّت کی پیروی کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرتِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دینِ اسلام ہی کے داعی تھے۔

۵۷۰ئ یا ۵۷۱ئ میں جب یمن کا حاکم ابرہہ کعبے کو ڈھانے کے لئے مکّہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت خود فرمائی اور اس کی فوج کو نیست و نابود کر دیا۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی "سورۃ الفیل" میں ملتا ہے۔

جس سال یہ واقعہ پیش آیا۔ اہلِ عرب اسے عام الفیل کہتے ہیں اسی سال رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ آپؐ جس زمانہ میں پیدا ہوئے مکّہ بُت پرستی کا مرکز تھا۔ خود کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے تھے۔ دیگر رسومِ جاہلیت بھی عام تھیں۔ لوگ عُریاں ہو کر کعبے کا طواف کرتے تھے۔

سنہ ۲ ھ میں تحویلِ قبلہ کے ذریعے بیت المقدس کی بجائے کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم آیا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک بلکہ قیامت تک مسلمان اسی رُخ منہ کر کے نماز پڑھتے رہیں گے انشاءاللہ

سنہ ۸ ھ میں آپؐ نے اللہ کے حکم سے جنگ و جدال کے بغیر مکّہ فتح کیا۔ اس سے اسلام میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ کفر و شرک کے تمام انبار جو کعبے کے گرد جمع ہو گئے تھے اب صاف کر دیے گئے۔ خود رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی چھڑی سے انہیں گراتے جاتے



خانہ کعبہ - رات کے وقت کا ایک دلکش منظر

اور پڑھنے جاتے تھے۔

"حق آگیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو مٹنے ہی والا ہے"۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۸۱)

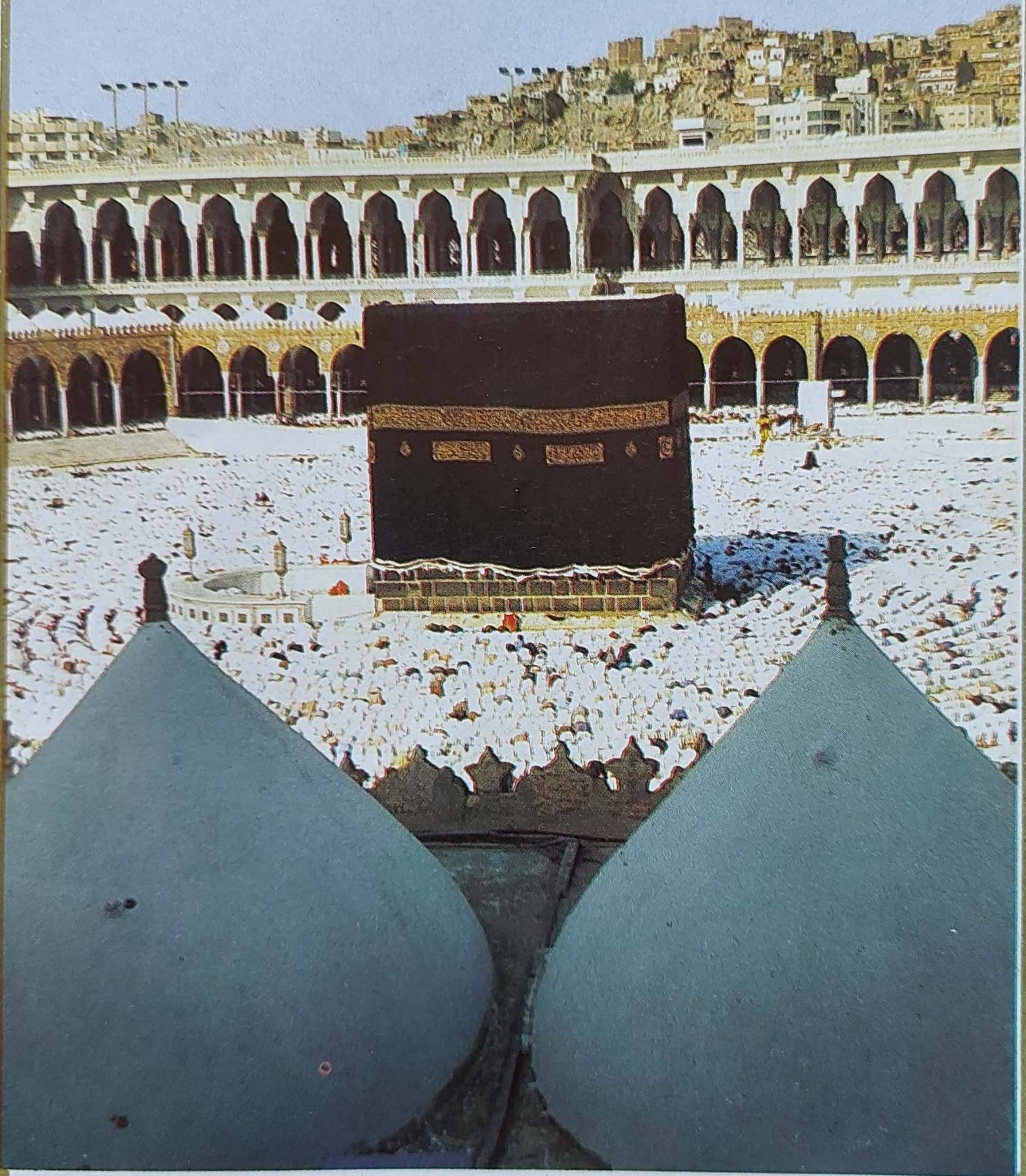
۹ھ کے حج کے موقع پر مکّہ مکرّمہ پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا عملی تسلط پہلی دفعہ ہوا۔ جب کہ اس موقع پر آپؐ خود شریک نہیں تھے بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر الحج کے فرائض انجام دیئے اور نئے انتظامات کا اعلان کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے سُورۃ توبہ کی آیات پڑھ کر اعلان کیا" اس سال کے بعد مشرکین کو بیتُ اللہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں کیونکہ وہ ناپاک (نجس) ہیں"۔

۱۰ھ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود حج کی قیادت فرمائی۔ یہی حجۃ الوداع تھا اس موقع پر ایک بھی مشرک موجود نہ تھا۔ کعبہ بلاشرکتِ غیرے مسلمانوں کا مقدس حرم بن گیا۔ حج کے اکثر مناسک میں بنیادی حیثیت کعبہ ہی کو حاصل ہے۔

مکّہ معظّمہ میں اب حرم کعبہ کی توسیع کے بعد ایک اور باب کا اضافہ کیا گیا ہے اور وہ بابِ فہد ہے۔ بابِ عبدالعزیز اور بابِ عمرہ کے درمیان حرم میں توسیع کی گئی ہے اور یہ بابِ فہد اسی توسیع شدہ حصّہ میں واقع ہے۔ اس طرح اب حرمِ کعبہ کے بڑے چار باب ہو گئے ہیں۔ یعنی بابِ عبدالعزیز۔ بابِ فہد بابِ عمرہ اور بابِ فتح۔ اِس توسیع سے مسجدالحرام اب اور بھی زیادہ جاذبِ نظر اور عظیم الشان نظر آتی ہے۔ اِس کے علاوہ اب چھت پر بھی نماز پڑھنے کی کافی جگہ بنا دی گئی ہے اور اوپر جانے کے لیے جدید خود کار زینے یعنی ایکسیلیٹرز لگا دیئے گئے ہیں تاکہ حاجیوں کو اوپر جانے میں کوئی دشواری نہ ہو۔



حرم شریف کا نیا باب - بابِ فہد



خانہ کعبہ کے سامنے سجدہ کی حالت میں

کعبۃ اللہ

"اور یہ کہ ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کے لئے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا تھا اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ابراہیمؑ جہاں عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اس مقام کو مستقل جائے نماز بنالو (یعنی حرم پاک کو) اور ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو تاکید کی تھی کہ میرے اس گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھو"

(سورۃ البقرۃ : ۱۲۵)

کعبۃ اللہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا قبلہ ہے جدھر رُخ کر کے وہ نماز ادا کرتے ہیں، یہ اُمّتِ مسلمہ کی وحدت کی علامت ہے۔ ہر مسلمان خواہ دنیا میں کہیں بھی ہو، نماز کے لئے کعبۃ اللہ کی طرف رُخ کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"تمہارا گزر جس مقام سے بھی ہو وہیں سے اپنا رخ (نماز کے وقت) مسجد الحرام کی طرف پھیر دو، کیونکہ یہ تمہارے رَب کا بالکل برحق فیصلہ ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے اور جہاں سے بھی تمہارا گزر ہو، اپنا رخ مسجد الحرام ہی کی طرف پھیرا کرو، اور جہاں بھی تم ہو، اُسی کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھو

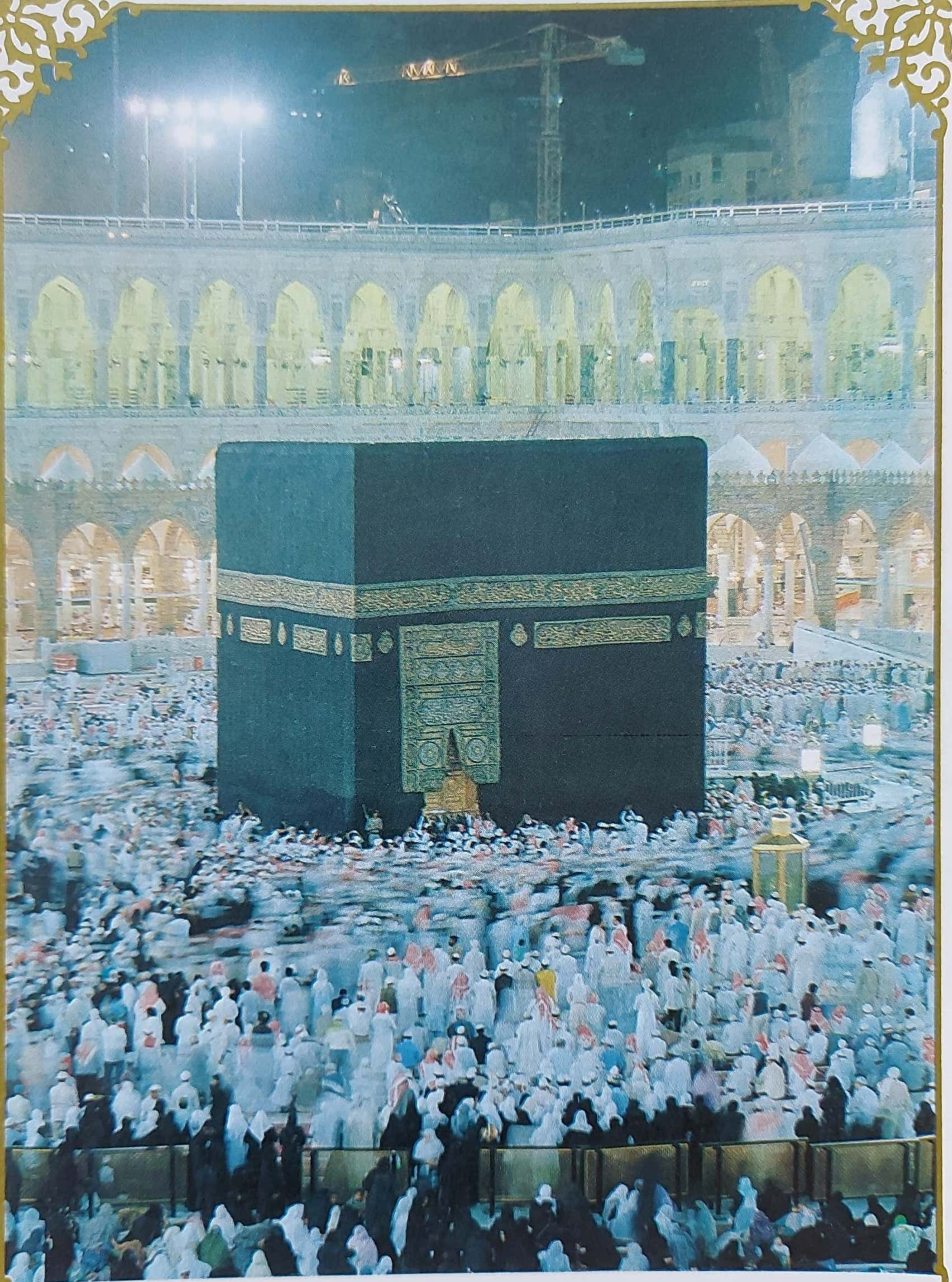
تاکہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حُجّت نہ ملے"۔ (سورۃ البقرۃ : ۱۴۹ تا ۱۵۰)

مسلمان اسلام کے ابتدائی دور میں بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ جب سنہ ۲ھ میں تحویلِ قبلہ کا حکم آیا (سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۴) اُس وقت سے آج تک بلکہ رہتی دنیا تک مسلمان اُسی رُخ مُنہ کر کے نماز پڑھتے رہیں گے۔ انشا اللہ کعبۃ اللہ کا حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رُکن ہے اور زندگی میں ایک مرتبہ ہر آزاد، ذی ہوش، بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے جو مکہ معظّمہ تک سفر کرنے کی جسمانی اہلیت بھی رکھتا ہو۔ حج ہر مسلمان کی تمنا اور زندگی کا بلند ترین نصب العین ہے۔ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والوں کے حق میں ارشاد فرمایا :

"جو شخص زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو جس سے بیتُ اللہ تک پہنچ سکے اور پھر بھی حج نہ کرے تو اِس کا اِس حالت میں مرنا یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا برابر ہے" (بخاری)

چودہ سو برس سے ساری دنیا کے مسلمان ہر سال کعبۃ اللہ کا حج کرنے آتے رہتے ہیں۔ دُنیا کی تمام قوموں کے لوگوں کا ایک مرکز پر عظیم الشان اجتماع اور وہ بھی ایسا کہ ان کے لباس بھی ایک، اُن کے جذبات اور تمنائیں بھی ایک، احساس بھی ایک، مقاصد بھی مقدس اور خیالات بھی نیک، سب کی زبانوں سے یہی کلمات ادا ہوتے ہیں۔

"میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں"



خانہ کعبہ - رات کے وقت کا ایک دلکش منظر

حج کی سعادت درحقیقت اتنی عظیم نعمت ہے جو اسلام کے سوا کسی مذہب کے پیروؤں کو نہیں دی گئی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ہر سال تقریباً ۲۰ لاکھ مسلمان فریضۂ حج ادا کرتے ہیں اور تقریباً اتنے ہی مسلمان سال بھر عُمرہ کے لئے آتے رہتے ہیں۔

کعبۃ اللہ دنیا کا وہ واحد مقام ہے جہاں کبھی عبادت نہیں رُکتی۔ چوبیس گھنٹے مسلسل جاری رہتی ہے طواف کی شکل میں زائر کو کعبۃ اللہ کے گرد سات چکر مکمل کرنے ہوتے ہیں جنھیں طواف کہا جاتا ہے۔ ہر طواف مکمل ہونا چاہیئے۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے تھے۔ "مجھ سے سیکھو کہ مناسک کس طرح صحیح طور پر ادا کیئے جاتے ہیں" اور آپؐ طواف میں رُکتے نہیں تھے۔ یہی طواف کا صحیح طریقہ ہے۔ تاہم اگر نماز کا وقت آجائے یا مسجد الحرام میں نمازِ جنازہ ہو رہی ہو تو ان نمازوں میں شرکت کے بعد طواف جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے یا حجرِ اسود سے دوبارہ شروع کر دینا چاہیے۔

کعبۃ اللہ کے گرد طواف حجرِ اسود سے شروع کیا جاتا ہے اور اُسی پر ایک چکر مکمل ہوتا ہے۔ کعبۃ اللہ کے جنوب مشرقی گوشہ کی دیوار میں تقریباً ۴ فٹ کی بلندی پر ایک قدیم مقدس پتھر نصب ہے۔ جس کے گرد چاندی کا چوکھٹا ہے۔ یہی حجرِ اسود کہلاتا ہے۔ زائر کے لئے حجرِ اسود طواف کے ابتدا کی نشانی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت فرمایا تھا:

"مَیں یقیناً یہ جانتا ہوں کہ تُو محض ایک پتھر ہے جو نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر مَیں نے رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ چومتا۔"



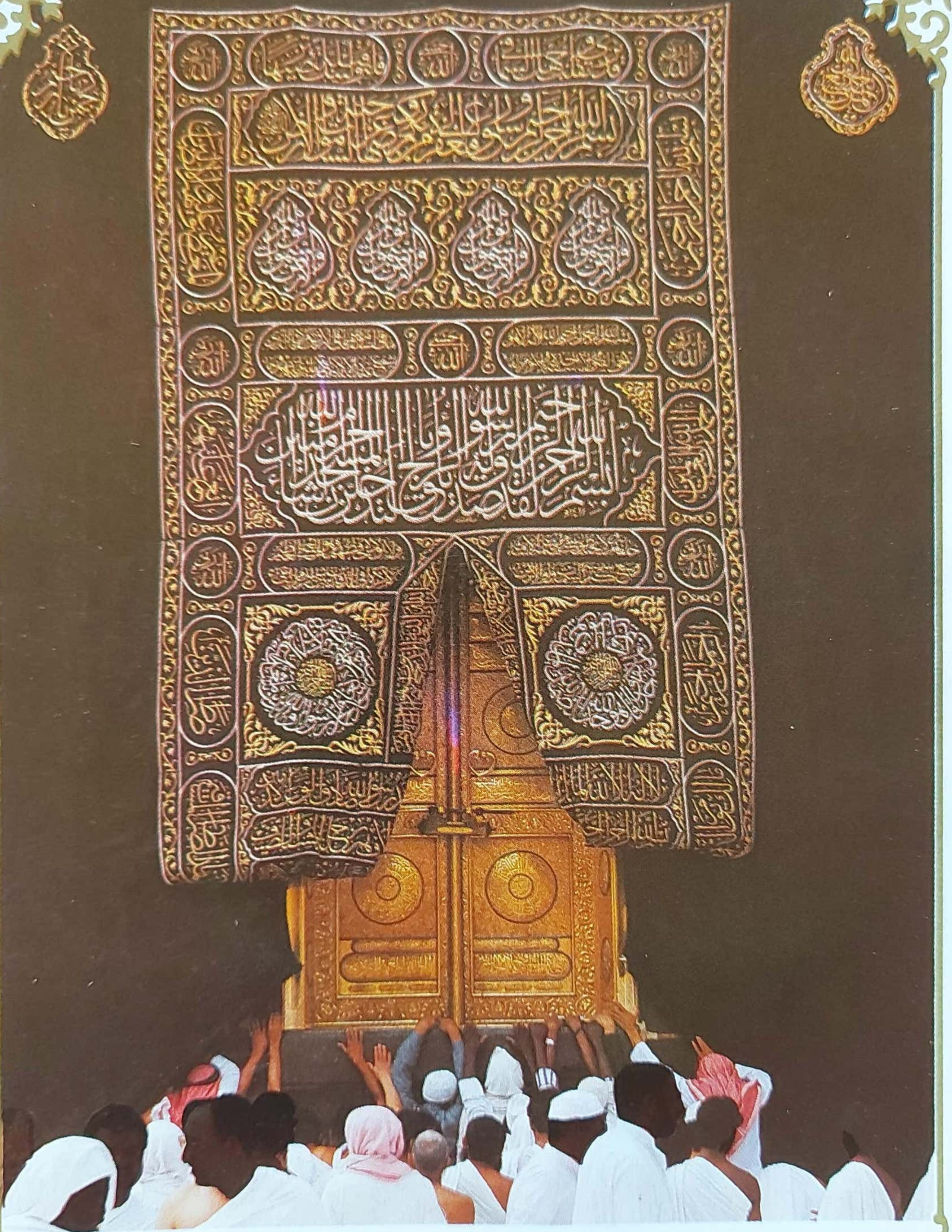
حجرِ اسود

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ سے یہ بات صاف اور مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمان صرف اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کسی کی نہیں۔ مسلمان حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں تو اتباعِ سنتِ رسولؐ کرتے ہیں۔

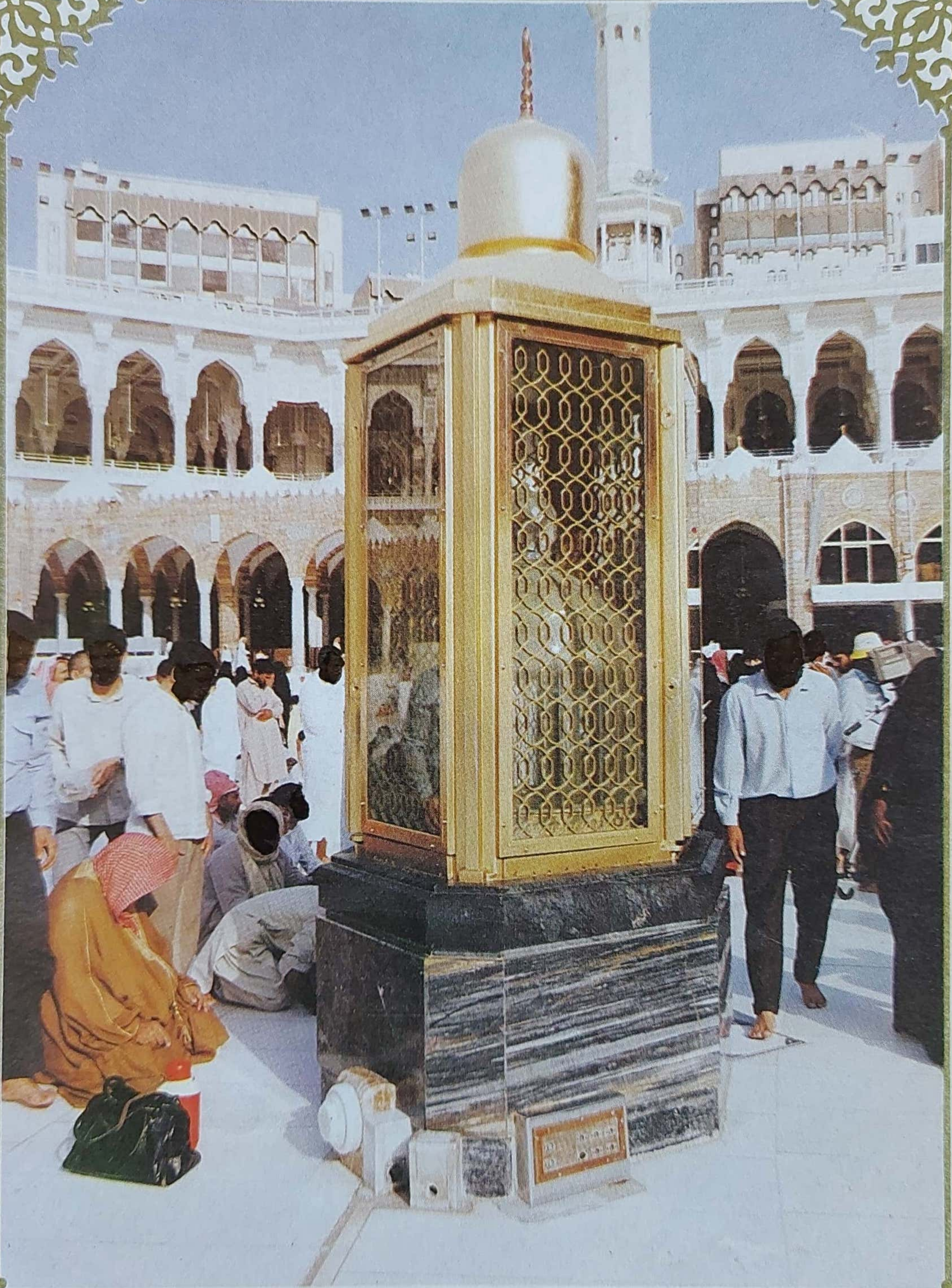
ملتزم

بیت اللہ شریف کا وہ حصہ جو حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے۔ اس مقام پر دعا خاص طور سے قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس جگہ دونوں ہاتھ سر کے اوپر سیدھے بچھا کر، اپنا سینہ مبارک دیوار سے ملا کر اور رخسارِ مبارک بھی دیوار پر رکھ کر رو رو کر دعائیں مانگی تھیں۔

یہ انتہائی متبرک مقام ہے اور بہت ہی زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ دوسروں کو کوئی تکلیف پہنچائے بغیر جب بھی آپ کو موقع ملے مقامِ ملتزم سے چمٹ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر نہایت عاجزی سے دعا مانگئے اگر عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو جو بھی دل میں آئے مانگیے۔ جس زبان میں جی چاہے مانگیے اور یہ سمجھ کر مانگیے کہ میں ربِّ کریم کے آستانے پر پہنچ گیا ہوں۔ ربِّ کریم خود تو اس سے بالاتر ہے کہ ہم اس کا دامن تھام سکیں، ہماری نارسائی پر ترس کھا کر اس نے یہ گھر ہمارے لئے بنا دیا تاکہ اس کے دامن سے لپٹ کر اپنی آرزوئیں پیش کرنے کی جو تمنا ہمارے دل میں ہے۔ اسے ہم اس کے گھر کی چوکھٹ سے لپٹ کر پورا کریں۔



حرم شریف میں مقام ملتزم کا ایک منظر



حرم شریف میں خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے مقامِ ابراہیمؑ

مقامِ ابراھیمؑ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مقامِ ابراہیمؑ کا دو جگہ ذکر فرمایا ہے (اور مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بنالیا کرو) (البقرہ ۱۲۵) (اس (خانہ کعبہ) میں کھلی نشانیاں ہیں۔ جن میں سے ایک مقام ابراہیمؑ ہے۔)

(آلِ عمران: ۹۷)

کعبۃ اللہ کے دروازے کے کچھ ہی فاصلے پر ایک شیشے کا خانہ رکھا ہوا ہے جس میں چاندی کے طشت سے ڈھکا ہوا ایک پتھر ہے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پائے مبارک کا نقش ثبت ہے۔ آپؑ نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیرِ کعبہ فرمائی تھی۔ اس جگہ کو مقامِ ابراہیمؑ کہا جاتا ہے۔ یہ وہ متبرک مقام ہے جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ طواف مکمل کرنے کے بعد زائر مقامِ ابراہیمؑ پر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کرتا ہے۔ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد الحرام میں کہیں بھی نماز ادا کرسکتا ہے۔

میزابِ رحمت

خانہ کعبہ کا پرنالہ میزابِ رحمت کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے دُعا قبول ہوتی ہے۔

حطیم

پرنالہ والی بیت اللہ کی دیوار کے سامنے جو گول دیوار ہے۔ اس کی اندرونی جگہ حطیم کہلاتی ہے، یہ حصہ خانۂ کعبہ میں شامل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانۂ مبارک میں تعمیرِ کعبہ کے وقت کسی وجہ سے یہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی۔ اس لیے اس میں نماز ادا کرنا خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی طرح ہے۔

اصطلاحات

حج کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل اصطلاحات کا ذہن نشین ہونا ضروری ہے۔ ان کی مزید تشریح اپنی اپنی جگہ پر آئے گی۔

حج

اللہ تعالیٰ کے گھر کی مقرّرہ دنوں میں مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا۔

عُمرہ

حِل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کی مخصوص عبادتوں کے ساتھ زیارت کرنا۔

حج کی تین قسمیں ھیں :-

(۱) اِفراد :- جو حج بالکل اکیلا کیا جائے، عُمرہ ساتھ نہ ہو۔

(۲) قِران :- حج اور عمرہ دونوں کو ملا کر کیا جائے۔ دونوں کی اکٹھی نیت کر کے پہلے عمرہ اور پھر حج بغیر احرام کھولے کیا جائے۔

(۳) تَمَتُّع : حج کے ساتھ عمرے کا فائدہ اٹھانا، یعنی حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کیا جائے۔ اس کے بعد احرام کھول دیا جائے، پھر اسی سال حج کا احرام باندھ کر مقررہ ایام میں حج ادا کیا جائے۔

اَشہرِ حج

حج کے مہینے یعنی شوال اور ذیقعد مکمّل اور ذی الحجہ کے اوّل دس یوم۔

ایّامِ تشریق : جن دنوں میں تکبیرِ تشریق پڑھی جاتی ہے یعنی ۹ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک جس میں تکبیرِ تشریق پڑھی جاتی ہے۔

یوم الترویہ : جس روز حج کی عبادات شروع ہوتی ہیں، یعنی ۸ ذی الحجہ

یومِ عرفہ : جس روز میدان عرفات میں حج ہوتا ہے، یعنی ۹ ذی الحجہ

یومِ نحر : جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے۔ یعنی ۱۰ ذی الحجہ

میقات

مکّہ معظّمہ کے چاروں طرف وہ مقامات جہاں سے مکّہ جانے والوں کے لئے باقاعدہ عمرہ یا حج کا احرام باندھنا واجب ہے جو شخص ان حدود کے اندر رہتا ہے وہ "میقاتی" کہلاتا ہے اور جو باہر رہتا ہے اسے "آفاقی" کہتے ہیں۔

حرم

مکّہ معظّمہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین حُرمت و تقدّس کی وجہ سے "حرم" کہلاتی ہے۔ اس کی حدود پر نشان لگے ہیں۔ اور اس میں شکار کرنا نیز درخت و گھاس کاٹنا منع ہے جو شخص حدودِ حرم میں رہتا ہو اسے حَرَمِی یا اہلِ حرم کہتے ہیں۔

حِلّ

حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حِل کہتے ہیں اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام ہیں جو شخص زمین حِل کا رہنے والا ہے اسے "حِلّی" کہتے ہیں۔

اِحرام

دو رکعت نماز نفل ادا کر کے جس وقت حج یا عمرہ یا دونوں کی پختہ نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں تو چند

حلال اور مباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں اور مجازاً اُن بغیر سلی چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو احرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

تَلبِیَہ

وہ وِرد جو عمرہ اور حج کے دوران حالتِ احرام میں کیا جاتا ہے یعنی "لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ" آخر تک پوری پڑھنا

اضطباع

احرام کی اُوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر اس کے دونوں پلے بائیں کندھے پر ڈالنا۔

طواف

خانہ کعبہ کے گرد مخصوص طریقہ سے سات چکر یا پھیرے لگانا ایک چکّر کو "شوط" کہتے ہیں۔ جس جگہ طواف کیا جاتا ہے اسے مَطاف کہتے ہیں۔ طواف کی سات قسمیں ہیں۔

طوافِ قدوم

مکّہ معظمّہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف ہے۔ افراد یا قِران کی نیت سے حج کرنیوالوں کے لئے مسنون ہے۔

طوافِ زیارت

دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے بارہ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہو سکتا ہے مگر دس ذی الحجہ کو کرنا بہتر ہے۔ یہ حج کا رُکن ہے، جو وقوفِ عرفات کے بعد کیا جاتا ہے۔

طوافِ وداع

بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ یہ ہر آفاقی پر واجب ہے۔

طوافِ عمرہ

یہ عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔ اس کے علاوہ طوافِ نذر۔ طوافِ تحیّۃ اور طوافِ نفل۔

رَمَل

طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنا۔

اِستلام اور اشارہ

حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی سے اشارہ کرنا اور رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

سَعی

صفا اور مروہ پہاڑیوں کے مابین سات پھیرے لگانا۔ (صفا سے مروہ ایک پھیرا) یوں مروہ پر سات چکّر پورے ہوں گے۔

رَمی

جمرات (شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

ھَدیٰ

وہ جانور جو حاجی حرم میں قربانی کرنے کو ساتھ لے جاتا ہے۔

قصر یا حلق

احرام سے نکلنے کے لئے سر منڈوانا یا بال کتروانا۔

جنایت

خطا اور قصور کو کہا جاتا ہے، اور حج کے بیان میں جنایت ہر اُس فعل کو کہتے ہیں۔ جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہو، جنایت کی جزاء میں کبھی دَم، کبھی صدقہ اور بدنہ واجب ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل بڑی کتابوں اور معتبر علمائے کرام سے پوچھی جاسکتی ہے۔

مقامات

حج کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مقامات سے واقفیت ضروری ہے مزید تشریح اپنی اپنی جگہ پر آئے گی۔

کعبہ یا بیت اللہ: اللہ تعالیٰ کا گھر جس کا حج اور طواف کیا جاتا ہے، وہ مسجد جس میں بیت اللہ واقع ہے اُسے "مسجدِ حرام" کہتے ہیں۔ بیت اللہ کے مختلف کونوں کے نام یہ ہیں:۔

رُکنِ یمانی: بیت اللہ کا جنوبی مغربی گوشہ۔ جو یمن کی سمت واقع ہے۔

رُکنِ عراقی: بیت اللہ کا شمالی مشرقی گوشہ۔ جو عراق کی جانب ہے۔

رُکنِ شامی: بیت اللہ کا مغربی شمالی گوشہ جو شام کی جانب ہے۔

حجرِ اَسوَد: سیاہ پتھر، یہ جنّت کا پتھر ہے، جنّت سے آنے کے وقت یہ دودھ کی طرح سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ یہ بیت اللہ کے مشرقی، جنوبی کونہ میں گڑا ہوا ہے۔ اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے

مُلتَزَم : حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے مابین دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حَطیم : بیتُ اللہ سے متصّل شمالی جانب زمین کا وہ حصّہ جو دیوار سے گھِرا ہوا ہے، اس کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔

میزابِ رحمت : حطیم میں کعبہ کے اوپر سے گرنے والا پرنالہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

مقامِ ابراھیمؑ : وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

بابُ السّلام : مسجدِ حرام کا وہ دروازہ جس سے اوّل مرتبہ داخل ہونا افضل ہے (اس کا موجودہ نام باب الفتح ہے۔)

تَنعِیم : وہ جگہ جہاں سے مکّہ مکرّمہ کے قیام کے دوران عمرے کے لیے احرام باندھتے ہیں یہ جگہ حرم سے باہر "حِل" میں ہے۔ یہاں مسجدِ عائشہؓ سے احرام باندھتے ہیں۔

حدُودِ میقات : وہ جگہیں جہاں سے حج اور عمرے کے لئے احرام باندھا جاتا ہے وہ یہ ہیں :-

ذوالحلیفہ : مدینے سے مکّہ کی طرف تقریباً ۱۰ کلومیٹر پر ہے، جو مدینہ سے آنے والوں کیلئے میقات ہے۔

ذاتِ عِرق : مکّہ سے عراق کی طرف تقریباً تین روز کی مسافت پر ہے۔ جو عراق سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

یَلَمْلَمْ : مکّہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے، یہ پاکستانیوں کے لئے میقات ہے۔ (بحری جہاز سے جانے والوں کے لئے)

جُحْفَہ : شام کی طرف مکّہ سے تین منزل پر ہے جو شامیوں کے لئے میقات ہے

قَرْنُ الْمَنَازِلْ : نجد کی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

صَفَا : کعبہ کے قریب جنوب میں ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

مَرْوَہْ : کعبہ کے شمال مشرقی گوشے کے قریب ایک پہاڑی جہاں سعی ختم ہوتی ہے۔

مَسْعیٰ : صفا اور مروہ کے مابین سعی کرنے کی جگہ۔

مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْنِ : دو سبز ستون جن کے درمیان صفا اور مروہ کی سعی کرتے ہوئے مردوں کو دوڑ کر گزرنا سنّت ہے۔

مِنیٰ : مکّہ سے ۵ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حجّاج قیام کرتے ہیں۔

جَمَرات : منیٰ میں وہ تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں پہلے کو جمرۃ الاولیٰ دوسرے کو جمرۃ الوسطیٰ اور تیسرے کو جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں۔

عَرَفات : منیٰ سے تقریباً ۱۱ کلومیٹر دور میدان جہاں ۹ ذی الحجہ کو وقوف کیا جاتا ہے

جبلِ رحمت : عرفات میں وہ پہاڑ جس کے دامن میں آنحضورؐ نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا

مُزدلِفہ : منیٰ سے عرفات کی طرف تقریباً ۵ کلومیٹر پر واقع میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں۔

بَطنِ عرفہ : بطنِ عرفہ جہاں وقوف درست نہیں۔ یہ حدِ عرفات سے فارغ ہے۔

زمزم : مسجدِ حرام میں بیت اللہ کے قریب وہ کنواں جس کا پانی پینا ثواب اور بہت سی بیماریوں کے لیے باعثِ شفا ہے۔

حج کے اقسام

حج کے اقسام تین ہیں :

۱ : اِفراد : اس طریقے کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔ عازمِ حج اس میں عمرہ نہیں کرتا بلکہ وہ صرف حج ہی کرتا ہے۔ احرام باندھنے سے حلق یا قصر کرانے تک عازمِ حج کو احرام کی شرائط کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔

۲ : قِرانِ : وہ طریقہ ہے جس میں عازمِ حج عمرہ اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور مکّہ معظمہ پہنچ کر پہلے عمرہ کرتا ہے۔ جس میں وہ صرف طواف اور سعی کرتا ہے اور سر کے بال ابھی نہیں منڈائیے گا بلکہ حج سے فارغ ہونے کے بعد منڈائیے گا۔ تاہم اس طرح وہ حج تک احرام کی حالت میں رہتا ہے اور اسی احرام سے وہ حج کرتا ہے اس کا مطلب یہ کہ اگر حج کرنے میں مہینہ یا پندرہ دن کی دیر ہو اور اس دوران احرام کا کپڑا گندہ ہو جائے، میلا ہو جائے یا ناپاک ہو جائے تو احرام کو تبدیل تو کر سکتا ہے مگر اس پر احرام کی تمام پابندیاں حج کرنے تک برقرار رہتی ہیں۔

تمتّع :

وہ طریقہ ہے جس میں میقات سے یا پہلے احرام باندھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھا جاتا ہے۔ عمرہ ادا کر کے حلق یا قصر کرا کے احرام کی حالت سے باہر آجائیں اور روزمرہ کے کپڑے پہن لیں، اس طرح احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر حج کے ایّام شروع ہونے سے پہلے یا ۸ ذی الحجہ کو جب حج کرنے جاتے ہیں تو اس سے پہلے حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور بجائے عمرہ کے حج کی نیت کرتے ہیں اور حلق یا قصر کرانے تک احرام کی پابندیاں عائد رہتی ہیں۔ اس میں عمرہ اور حج ایک ہی سفر میں کرنا ضروری ہے۔

ان تینوں اقسام میں سے "تمتّع" کا طریقہ آسان ترین طریقہ ہے۔ اکثر حجاج تمتّع ہی کرتے ہیں۔

احرام

احرام : احرام کے معنیٰ حرام کرنے کے ہیں۔ عازمِ حج جب میقات سے یا اس سے پہلے حج یا عمرہ کی نیت کر لیتا اور تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال اور مُباح چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس کو احرام کہتے ہیں اور مجازاً اُن چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں، جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتے ہیں۔

احرام کے لئے دو عدد سفید چادریں یا تولیے بغیر سلے ہوئے ترجیحاً سوتی ہر ایک ڈھائی گز لمبا، سوا گز چوڑا اور اگر ممکن ہو سکے تو چار چادریں یا تولیے ہونے چاہیئں کیونکہ حالتِ احرام میں انہیں پاک صاف کرنے کی ضرورت پیش آجانے پر ان کے دُھلنے اور خشک ہونے تک کے عرصے میں شرعاً صرف اسی طرح کی احرام والی چادروں کے استعمال کی اجازت ہے۔

عورتوں کا احرام:

عورتوں کے لئے صرف سوا گز لمبا، سوا گز چوڑا کسی بھی رنگ کا بالوں کو باندھنے کا ایک رومال (اگر سفید رنگ کا ہو تو بہتر ہے) ایک بڑی چادر اور باقی لباس وہی جو روزمرّہ والا ہوتا ہے ——— صرف اتنی بات ہے کہ چہرہ پر کپڑا نہ لگنے دیں۔ البتہ سر پر برقعہ یا بڑی چادر رکھیں اور نامحرم مردوں سے شرعی پردہ رکھیں اور پردہ کے دوران کپڑا بھی چہرہ سے نہ لگنے دیں۔ اس کے لئے جو مناسب تدبیر چاہیں اختیار کریں ——— عورتوں کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ سلے ہوئے کپڑے پہنے رہیں البتہ اپنے سر کے بالوں کو ایک رومال سے باندھ لیں، کوئی بال ننگا نہ ہو، یہ ان کا احرام ہے۔ اس کے علاوہ عبا ضرور استعمال کریں۔ چہرے کو کھلا رکھیں۔ اگر پردہ کرنا ہو تو اس طرح کپڑا لٹکائیں کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے اگر احرام کے وقت عورت ناپاک حالت میں ہو گئی تو وہ غسل کرے اور احرام باندھ لے اور ہر وہ عمل کرے جو دوسرے حاجی کرتے ہیں البتہ وہ خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو اور نہ نماز پڑھے اور طواف اس وقت تک نہ کرے جب تک وہ پاک نہ ہو جائے۔ یہی حکم رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دیا تھا پاک ہونے پر نہا دھو کر دوسرے کپڑے پہن کر احرام کو بدستور رکھیں اور عبادت میں لگ جائیں ان کا پہلا احرام ٹوٹا نہیں تھا۔

عُمرہ مکہ معظمہ پہنچ کر سب سے پہلے آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے۔

فرائض عمرہ

(۱) میقات یا حل (حدودِ حرم سے باہر کی جگہ) سے احرام باندھنا۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

(احرام کے لیے تلبیہ اور نیت دونوں فرض ہیں اور طواف کے لیے صرف نیت فرض ہے)

واجباتِ عُمرہ

(۱) صفا و مروہ کے درمیان ۷ چکرّوں سے سعی کرنا۔

(۲) سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا، باقی شرائط اور احرام کے احکام وہی ہیں جو حج کے ہیں۔

عُمرہ کی نیت

عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا افضل ہے۔ ورنہ وضو کرلیں اور اس غسل میں نیت احرام کی کرلیں۔ اس کے بعد ایک چادر لنگی کی طرح باندھ لیں اور دوسری سر پہ چادر کی طرح اوڑھ لیں پھر دو رکعت نماز نفل برائے عمرہ ادا کریں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور سلام پھیرتے ہی سر کھول دیں اور پھر عمرہ کی نیّت کریں۔

نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَةَ ط فَیَسِّرۡهَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡهَا مِنِّیۡ ط وَ اَعِنِّیۡ عَلَیۡهَا وَ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهَا نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَةَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی

ترجمہ: "اے اللہ میں نے ارادہ کیا عمرہ کا اس کو میرے لئے آسان کردے اور قبول کرلے مجھ سے اور اس کے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اس کو میرے لئے بابرکت فرما۔ نیت کی میں نے عمرہ کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔"

اس کے بعد اس طرح تلبیہ کہیں (تین مرتبہ)

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

"میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں"

تلبیہ کو زبانی یاد کرلینا نہایت ضروری ہے (جتنے دن مکّہ معظّمہ میں حج ہونے تک آپ رہیں۔ ذکراللہ کرتے رہیں) اللہ ربُّ العزّت کو احرام کی حالت میں آپ کا تلبیہ پڑھنا بہت پسند ہے اور "تلبیہ" کے اندر آپ کی پوری دعائیں ہیں اس لئے خوب دل لگا کر پڑھیں اور جتنا خلوص اور انہماک آپ کی تلبیہ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی کشش آپ کی طرف اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

اس کے بعد خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے فریضۂ حج کی کامیابی اور بہتر ادائیگی کی دعا مانگیں تلبیہ اور دعا کے درمیان درود شریف پڑھیں۔ جب آپ حالتِ احرام میں آجاتے ہیں تو اس کی پابندیاں بھی جاننا ضروری ہیں۔ وہ پابندیاں مندرجہ ذیل ہیں :۔

احرام کی پابندیاں

اس حالت میں نہ تو آپ شکار کر سکتے ہیں نہ شکاری کی مدد کر سکتے ہیں، نہ شکار کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں، نہ درخت گھاس پودے وغیرہ کاٹ سکتے ہیں، یہ ممنوعاتِ حرم ہیں، نہ جوں وغیرہ

مار سکتے ہیں۔ نہ ناخن تراش سکتے ہیں نہ جسم سے کوئی بال توڑ سکتے ہیں۔ نہ انہیں کاٹ سکتے ہیں۔ کسی خوشبو کا استعمال نہیں کر سکتے۔ سِلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، عمامہ نہیں باندھ سکتے۔ موزے نہیں پہن سکتے۔ سر اور چہرہ نہیں ڈھانپ سکتے۔ میاں بیوی بوس و کنار اور ازدواجی تعلقات ادا نہیں کر سکتے۔

یہ سب حالتِ احرام سے قبل کی جائز باتیں حالتِ احرام میں حرام کر دی گئی ہیں۔ ان کی خلاف ورزی گناہ ہے جس کے کفارہ کے لئے کسی صورت میں بُدنہ اور بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

احکامِ جنایت

احکامِ حج کی قصداً یا سہواً خلاف ورزی یا کوتاہی کو جنایت کہتے ہیں۔ یہ دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک حالتِ احرام کی کسی پابندی کو توڑنا یعنی جو باتیں منع ہیں، ان میں سے کسی کو کرنا اور حج کے کسی واجب کو ترک کرنا یا کوتاہی کرنا دوسرے حرم کی وجہ سے جو کام ممنوع ہو اس کو کرنا اور جنایت کے ارتکاب سے تین قسم کی جزا لازم ہوتی ہے۔

دَم، بُدنہ اور صدقہ

دم سے مُراد پوری بکری، بھیڑ (یا اونٹ / گائے کا ساتواں حصّہ) لازماً حدودِ حرم میں ذبح کر کے صدقہ کر دینا، خود یا غنی شخص بالکل نہ کھائے۔ حرم کی حدود سے باہر ذبح کرنا یا قیمتِ صدقہ دے دینا کافی نہیں ہے۔

دَم:۔ جن باتوں کی جزا میں دم لازم آتا ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) حالتِ احرام میں خوشبو کا استعمال، لیکن اس میں دم واجب ہونے میں کافی تفصیل ہے جو کسی

معتبر عالم ومفتی سے دریافت کرلیں۔

② اچار، چٹنی وغیرہ کھانے کی اشیاء میں خوشبو ملا کر پھر پکائی نہ گئی ہو اور خوشبو غالب ہو، اسی طرح پینے کے مشروبات میں بھی خوشبو غالب ہو تو دم واجب ہوگا۔

③ زمانۂ احرام میں سر یا ڈاڑھی کو مہندی لگانا ہتیلی لگانے سے ایک دَم اور گاڑھی لگانے سے دو دم مگر عورت کے لئے ہر صورت ایک ہی دَم۔

④ خوشبودار تمباکو اور پان میں الائچی، بمطابق کتب فقہ بالاتفاق مکروہ اور دم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ احتیاط لازم ہے۔

⑤ حالتِ احرام میں بدن کی ہیئت پر پورا دن یا پوری رات سِلا ہوا کپڑا استعمال کرنا۔ اسی طرح ایک دن یا ایک رات موزے پہننا یا قدم کے درمیان اوپر کی طرف ابھری ہڈی کو ڈھکا رکھنے والا جوتا پہننا۔

⑥ مرد کا چہرہ یا سر اور عورت کا صرف چہرہ ایک دن یا ایک رات کپڑے سے ڈھانپنا۔

⑦ چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی یا اس سے زیادہ کے بال اختیار سے یا بلا اختیار مونڈھنا، کتروانا، اکھاڑنا، دُور کرنا یا کسی دوا سے علیٰحدہ کرنا یا کسی دوسرے سے کرانا، یا پوری بغل یا زیرناف یا گردن کے بال صاف کرنا یا کروانا۔ چاروں ہاتھ پاؤں کے یا صرف ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پورے ناخن کاٹنا۔

⑧ طوافِ زیارت سے قبل کسی مرد یا عورت کا شہوت سے بوسہ لینے، ہاتھ لگانے یا لپٹانے سے صرف دَم واجب ہوتا ہے۔ حج فاسد نہ ہوگا۔ وقوف عرفات اور سر منڈانے کے بعد طواف زیارت سے قبل جماع کرلیا تو اس صورت میں حج فاسد نہ ہوگا، لیکن جزاء میں ایک دم واجب ہوگا اور بعض حضرات نے اس صورت میں بھی بُدنہ ہی واجب کہا ہے (غنیہ)

⑨ حدودِ حرم میں بلا احرام داخل ہونا لیکن میقات واپس جاکر احرام باندھ لیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔

⑩ پورا یا زیادہ تر طوافِ زیارت بے وضو کرنا۔ وضو کرکے طواف دہرا لینے سے دم ساقط ہوجائے گا۔

⑪ پورا یا کم زیادہ، خواہ ایک ہی چکر طوافِ عمرہ، حیض و نفاس کی حالت میں یا بے وضو کرنا۔

⑫ طوافِ قدوم یا وداع کا اکثر حصہ چھوڑ دیا یا طواف وداع بالکل چھوڑ دیا تو دَم واجب ہوگا، البتہ حائضہ سے یہ طواف ساقط ہوجاتا ہے اور طواف قدوم بالکل چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ مگر دَم واجب نہیں۔

⑬ پوری سعی یا اکثر پھیرے ترک کرنا یا سوار ہوکر کرنا بلا عذر۔ اور پیدل اعادہ کرنے سے دم ساقط ہوجائے گا۔

⑭ عرفات سے غروبِ آفتاب سے پہلے نکل جانا لیکن قبل غروب واپس آکر بعد غروب نکلنے سے دم ساقط ہوجائے گا۔

⑮ بلا عذر وقوفِ مزدلفہ ترک کرنا۔

(۱۶) ایک دن کی پوری یا اکثر کنکریاں چھوڑنا۔

(۱۷) تیرھویں ذی الحجہ کی رمی ترک کرنا جب کہ تیرھویں کی صبح صادق منیٰ میں ہو جائے تو دم واجب ہو گا۔

بدنہ: بدنہ یعنی پوری گائے یا اونٹ حسبِ طریق مذکورہ ذبح کر کے صدقہ کر دینا جو صرف دو صورتوں میں واجب ہے۔

۱: حیض و نفاس یا جنابت کی حالت میں طوافِ زیارت کرنا۔

۲: وقوفِ عرفہ کے بعد حلق سے پہلے جماع کرنا۔

صدقہ

یعنی کچھ گیہوں وغیرہ کسی مسکین کو دینا۔ یہ کفارہ کا صدقہ صدقۂ عید الفطر کے برابر یعنی پونے دو سیر گیہوں۔ بعض صورتوں میں اس سے کم ہے۔ اس کی تفصیل بڑی طویل ہے۔ جیسے طوافِ قدوم، طوافِ صدر یا نفلی طواف بے وضو کرے تو ہر غلطی کے لئے ایک صدقہ ہے، بڑی کتب مثلاً "شرح زبدۃ المناسک" اور "معلم الحجاج" وغیرہ میں اس کی پوری تفصیل مل سکتی ہے۔

جہاز میں سوار ہوتے وقت کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا لِلۡاِسۡلَامِ ط وَعَلَّمَنَا الۡقُرۡاٰنَ وَمَنَّ عَلَیۡنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ط اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَنِیۡ فِیۡ خَیۡرِ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ ط سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ط وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ط

ترجمہ ”میں سوار ہونا اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب تعریف ثابت ہے واسطے اس اللہ کے جس نے ہمیں اسلام کے لئے ہدایت فرمائی اور ہمیں قرآن مجید سکھایا اور ہم پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر احسان فرمایا۔ شکر ہے اس ذات کا کہ جس نے مجھے بہترین امت میں پیدا فرمایا جو لوگوں کی (ہدایت اور بھلائی) کے لئے نکالی گئی ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے مسخر کیا ہمارے لئے اِس (جانور) کو اور نہیں تھے ہم اس کے (قابو) کرنے کے لئے طاقت رکھنے والے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں اور ہر طرح کی تعریف ثابت واسطے اللہ تعالیٰ کے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔“

پاکستان سے جدّہ تک کا سفر انشاءاللہ آپ تقریباً ۴/۵ گھنٹے میں طے کرلیں گے، سفر کے دوران دل ہی دل میں یا باآواز بلند تلبیہ، درود شریف، استغفار پڑھتے ہوئے جایئے اور اپنی لَو اللہ تعالیٰ سے لگایئے اور اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یاد رکھیے، آپ کی حاضری ایسی جگہ ہو رہی ہے جہاں نصیب والے ہی جاتے ہیں۔ جہاں جانا تو درکنار، وہاں کا خیال بھی آپ کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر نہیں آسکتا۔

جدّہ ائیر پورٹ سے مکّہ معظّمہ کو روانگی

جدّہ ائیر پورٹ پر پہنچ کر اپنے کاغذات والا ہینڈ بیگ اور اپنا ہلکا پھلکا سامان ہوائی جہاز سے لے کر اتریں اور سب کے ساتھ کسٹم شیڈ سے ملحق ہیلتھ اور پاسپورٹ کے کاؤنٹروں پر قطار بنا کر ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور پاسپورٹ چیک کرائیں۔ اس کے بعد شیڈ میں جہاں ہوائی جہاز سے تمام مسافروں کا مجموعی سامان آکر جمع ہو چکا ہوگا۔ اپنا سامان شناخت کر کے علیحدہ کرلیں اور شیڈ میں کسٹم کے چیکنگ کرنے والے سعودی عملے سے اپنی باری پر اپنے سامان کی چیکنگ کرائیں اور پھر فارغ ہو کر اپنا سامان، پاسپورٹ، کاغذات وغیرہ لے کر عازمینِ حج معلّم کی بسیں آنے کا انتظار کریں اور اپنی باری پر بس آنے پر سامان احتیاط سے اپنے سامنے رکھوائیں اور اُن میں سوار ہو کر مکّہ مکرّمہ کے لیے روانہ ہو جائیں، اگر کوئی پریشانی پیش آئے یا بس وغیرہ دیر سے آئے تو صبر وتحمّل سے کام لیں۔ چونکہ گرمی کا موسم ہوگا اور راستے میں خطِ سریع کی چوکی پر طویل انتظار کرنا ہوگا اس لیے جدّہ سے روانہ ہونے سے پہلے خوب پانی پی لیں اور اپنے ساتھ ٹھنڈے پانی کی بوتل لے لیں جو کہ آپ کو ایک یا دو ریال میں مل جائے گی۔

حدودِ حرم

مکّہ معظّمہ سے تقریباً ۲۳ کلومیٹر پہلے پولیس کی چوکی آتی ہے۔ یہاں سڑک کے اوپر بورڈ پر انگریزی میں بڑا بڑا لکھا ہے:

"صرف مسلمانوں کے لئے"۔

یہیں سے مکّہ معظّمہ کی حدود شروع ہو جاتی ہیں۔ اس جگہ سے آگے غیر مسلموں کا داخلہ بند ہے۔ اسلام میں حج ۹ ھ میں فرض ہوا۔ اسی سال نبی کریمؐ نے حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو صحابہ کرامؓ کے ساتھ امیر الحج مقرر کر کے مکّہ معظّمہ روانہ کیا تھا تاکہ سب کو حج کرائیں، اس دوران سورۃ توبہ (اس کو سورۃ برائت بھی کہتے ہیں) کی ابتدائی ۴۰ آیات نازل ہوئیں۔ اس کا زمانہ نزول ذیقعد ۹ ھ یا اس سے لگ بھگ ہے۔

آپؐ نے فوراً حضرت علیؓ کو اس خدمت پر مامور کیا اور مکّہ معظّمہ روانہ کیا کہ وہ سورۃ برائت کا اعلان کریں۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ نے لوگوں کو حج کرایا اور حضرت علی مرتضیٰؓ نے سورۃ برائت کی پہلی چالیس آیتوں کو مع ان احکام کے حاجیوں کے مجمع عام میں پڑھ کر سنایا: "اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کے اندر داخل نہیں ہوگا، اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کرے گا"۔

ان ہی چالیس آیات میں سے سورۃ توبہ کی ۲۸ ویں آیت یہ ہے:

ترجمہ "اے ایمان لانے والو مشرکین ناپاک ہیں لہٰذا اس سال کے بعد یہ مسجدِ حرام



مکّہ مُعظّمہ کے راستے میں حدودِ حرم

کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔اور اگر تمہیں تنگ دستی کا خوف ہے تو بعید نہیں کہ اللہ چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے، اللہ علیم و حکیم ہے"

(سورۃ توبہ : ۲۸)

یعنی آئندہ کے لئے ان کا حج اور ان کی زیارت ہی بند نہیں بلکہ مسجدِ حرام کی حدود میں ان کا داخلہ بھی بند ہے تاکہ شرک و جاہلیت کے اعادہ کا کوئی امکان باقی نہ رہے ۔ "ناپاک" ہونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ بذاتِ خود ناپاک ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اعتقادات، ان کے اخلاق، ان کے اعمال اور ان کے جاہلانہ طریقِ زندگی ناپاک ہیں اور اسی نجاست کی بنا پر حدودِ حرم میں ان کا داخلہ بند کیا گیا ہے۔اس جگہ پر یہ جان لینا بھی فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ فتح مکّہ کے بعد دورِ اسلامی کا پہلا حج ۸ھ میں قدیم طریقے پر ہوا پھر ۹ھ میں یہ دوسرا حج مسلمانوں نے اپنے طریقے پر کیا اور مشرکین نے اپنے طریقے پر۔اس کے بعد تیسرا حج ۱۰ھ میں خالص اسلامی طریقہ پر ہوا اور یہی وہ مشہور حج ہے جسے حجتہ الوداع کہتے ہیں۔نبی کریمؐ پہلے دو سال حج کے لئے تشریف نہیں لے گئے۔تیسرے سال جب بالکل شرک کا خاتمہ ہو گیا تب آپؐ نے حج فرمایا۔

اب آپ مکّہ معظّمہ کی طرف بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا گھر قریب آرہا ہے۔اس دوران تلبیہ پڑھیں۔منزل جتنی قریب آتی ہے۔شوق اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔اسی طرح جوں جوں مکّہ معظّمہ قریب آتا جائے، خوب "تلبیہ" پڑھیے۔زور زور سے "تلبیہ" پڑھیے اور دل میں بھی یہ خیال کیجیے ۔

شہر مکّہ معظّمہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ۔ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ۔ وَتُبْ عَلَيَّ۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

"اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسولِ پاک صلعم کا حرم ہے۔ پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کردے، اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامل کردے اور میری طرف توجہ فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کے گھر کے مسافر اس شان سے مکّہ شہر، شہرِ امن میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اس گھر کا رخ کرتے ہیں جس کی طرف انہیں بلایا گیا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس شہر کو شہرِ امن بنانے کی دعا کی تھی، اللہ نے یہ دعا پوری کی۔

اور یہ کہ ابراہیمؑ نے دعا کی: "اے میرے رب، اس شہر کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور آخرت کو مانیں، انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے"۔ جواب میں اس کے رب نے فرمایا:

"اور جو نہ مانے گا دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان تو میں اُسے بھی دوں گا مگر آخر کار اُسے عذابِ جہنم کی طرف گھسیٹوں گا اور وہ بدترین ٹھکانا ہے"۔ (البقرۃ ۱۲۶)

شہر میں داخل ہونے کے بعد جہاں آپ کی رہائش کی جگہ طے ہو دہاں یا معلّم کے ہاں سامان رکھ کر کچھ دیر آرام کریں پھر اگر ممکن ہو تو غسل کریں یا وضو کر کے معلّم کے ہمراہ یا جیسے آپ نے طے کیا ہو عمرہ کے لیے حرم شریف میں تلبیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور کتاب میں دیئے ہوئے طریقہ کے مطابق عمرہ ادا کریں۔ حرم شریف میں داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پاؤں پہلے بڑھائیں۔

کعبۃ اللہ پر پہلی نظر

حرم شریف میں آپ باب الفتح یا کسی بھی دروازے سے داخل ہوں تو خشوع و خضوع کے ساتھ کعبۃُ اللہ کی عظمت و جلال کا دھیان کرتے ہوئے داخل ہوں اور جونہی کعبۃ اللہ پر نظر پڑے تو اپنی نظر وہیں جما دیجئے اور ٹھہر جائیے اور پھر جی بھر کر بصد ادب و شکر اپنی خوش قسمتی پر نازاں نہایت عجز و نیاز سے دین و دنیا کی ساری جائز اور نیک خواہشات کی دعا مانگئے۔ دعا کے قبول کرنے والے کا گھر آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ اختیار تو اسی کو ہے لیکن یہ ساعت مقبولیتِ دعا کی ساعت مانی جاتی ہے۔ اس وقت جو بھی مانگنا ہے مانگ لیجئے۔ اللہ رب العزّت اس وقت مانگی ہوئی دعا رد نہیں کرتا۔ اس لئے آپ کو پہلے ہی سے تیاری کر لینی چاہیئے کہ جب میری پہلی نظر کعبۃ اللہ پر پڑے گی تو مجھے اپنے رب سے کیا مانگنا ہے۔ جب تک آپ کی نظر بند نہ ہوگی۔ یعنی پہلی

نظر کا سلسلہ قائم رہے گا۔ جب تک اس ساعت کی مانگی ہوئی دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔ یوں تو اللہ آپ کی دعائیں ہر وقت ہی قبول کرے گا۔ مگر پہلی نظر کی دعا کی لذّت اور اس کا مزہ ہی کچھ اور ہے جب تک آنکھ کھلی رہتی ہے۔ دعائیں قبول ہوتی رہتی ہیں۔ پہلی دفعہ جب انسان کعبۃ اللہ کو دیکھتا ہے تو ایک عجیب ہیبت سی طاری ہو جاتی ہے اور آنکھ جلدی ہی جھپک جاتی ہے۔ اس لئے جو بھی دعا مانگنی ہو، اسے پہلے ہی سے یاد کر لیں۔ دنیا کی، آخرت کی، عافیت کی دعا مانگیں اور یہ دُعا بھی مانگ لیں۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٥ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ط

"اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

اے اللہ ربّ العزّت! میں زندگی میں جو بھی جائز دعا مانگوں اسے قبول کیجیو۔

اللہ تعالیٰ ہی دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے یہ تو اللہ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے اور یہی اس کی شان کریمی ہے۔ ہم اس کے ساتھ جو گمان کریں گے ویسا ہی معاملہ وہ ہمارے ساتھ کرے گا۔

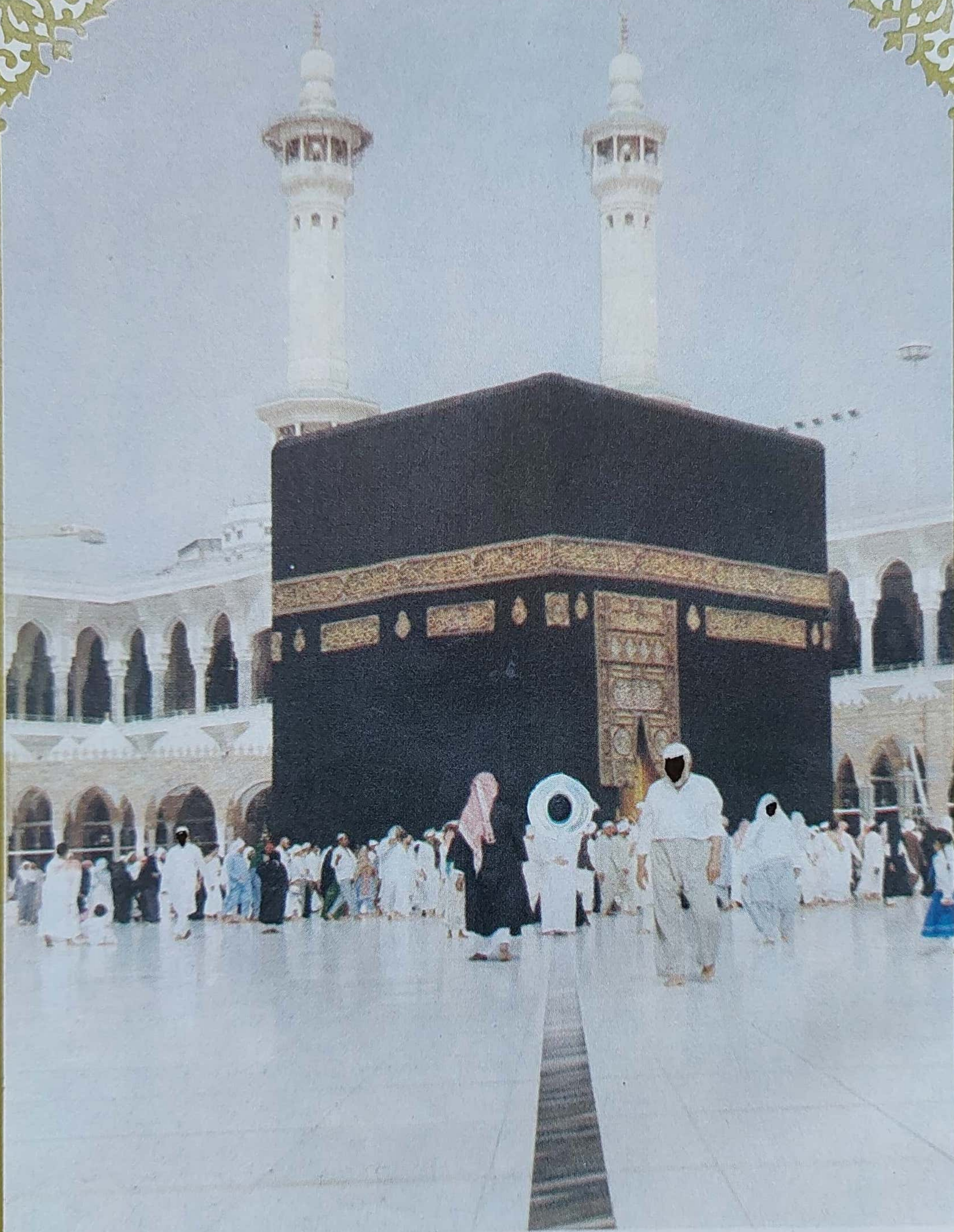
دعا سے فارغ ہونے کے بعد اب آپ تلبیہ پڑھتے ہوئے کعبۃ اللہ کی طرف بڑھیں

حرم شریف کے چاروں طرف اونچی محرابوں والے دو منزلہ دالان ہیں اور ان کے درمیان مسجد الحرام کا صحن ہے اور صحن کے وسط میں خانہ کعبہ ہے۔ خانہ کعبہ کے

ساتھ ہی مقام ابراہیمؑ اور حطیم ہیں۔ حطیم بیت اللہ کے شمالی جانب متّصل زمین کا وہ حصّہ ہے جسے طواف میں شامل کرنا واجب ہے۔ کعبۃ اللہ کے چار کونے ہیں۔ اس کے ایک کونے میں حجرِ اسود نصب ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جسے جنّت سے دنیا میں بھیجا گیا تھا اور اسے کعبۃ اللہ یعنی اللہ کے گھر میں لگا دیا گیا تھا۔



احرام	یہ عمرہ کی شرط ہے
طوافِ کعبہ	یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔ طوافِ کعبہ عمرہ کا خاص عمل ہے جو عمرہ کا فرض کہلاتا ہے۔
صَفا مَروہ کی سعی	ضروری عمل: صفا مروہ یعنی دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات چکّر لگانا۔ یہ ضروری عمل عمرہ کا واجب ہے۔
حلق (سَر منڈانا) یا پھر **قصر** تمام سَر کے بال کتروانا	ضروری عمل: یہ ضروری عمل عمرہ کا دوسرا واجب ہے۔



تصویر میں جو لائن نظر آرہی ہے۔ یہ حجرِ اسود کے بالکل سامنے ہے۔
اگر ہجوم کی وجہ سے حجرِ اسود کی جگہ کا صحیح اندازہ نہ ہوسکے
تو اِس لائن کو دیکھ کر حجرِ اسود کی صحیح جگہ کا اندازہ کر لیجیے۔

عمرہ کرنے کا آسان طریقہ

طواف شروع کرنے سے پہلے آپ کعبتہ اللہ کے اُس کونے میں آئیں گے جہاں حجرِ اسود نصب ہے اور جسے بوسہ دے کر یا چھو کر یا اس کی طرف استلام کا اشارہ کر کے طواف کا ہر چکر شروع کیا جاتا ہے۔ اس کونے پر پہنچ کر آپ سیدھا شانہ کھلا رکھیں گے۔ اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کی بغل میں سے احرام کا کپڑا نکال کر بائیں ہاتھ کے کندھے پر ڈال لیں گے۔ اس کو اِضطباع کہتے ہیں۔ حجرِ اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اسود آپ کے دائیں جانب ہو جائے۔ یعنی حجرِ اسود آپ کے دائیں جانب اس طرح سے ہو جائے کہ آپ کا دایاں کندھا حجرِ اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو جائے۔ پھر طواف کی نیت کریں۔

طواف کی نیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِكَ
الۡحَرَامِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ
سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ "(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی تیرے مقدس گھر کا، پس تو اسے آسان فرما دے مجھ پر اور انہیں میری طرف سے قبول فرما، ان سات چکّروں کو (طواف) جو محض یکتا عزّ وجل کی خوشنودی کے لیے (اختیار کرتا ہوں)" اور تلبیہ بند کر دیں۔

طواف کرنے کی نیت کرنے کے بعد ذرا سا دائیں جانب اتنا چلیں کہ دونوں پاؤں پٹی کے اوپر ہوں اور حجرِ اسود آپ کے بالکل مقابل ہو جائے۔ اگر موقع ملے تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھ یا چھڑی سے چھو کر اُسے چوم لیں اسے استلام کہتے ہیں۔ اگر ہجوم زیادہ ہو تو حجرِ اسود کی طرف دونوں ہاتھوں سے استلام کا اشارہ کر کے اسے چوم لیں۔ حجرِ اسود پر خوشبو لگی ہو یا ہجوم زیادہ ہو تو دور ہی سے کھڑے ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں (جیسے نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت اُٹھاتے ہیں) اور یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

یہ کہہ کر ہاتھ نیچے کر لیں، پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے حجرِ اسود کی طرف استلام کا اشارہ کریں اور ہاتھوں کو چوم لیں، اس کے بعد طواف شروع کریں۔ یعنی دائیں طرف کعبۃ اللہ کے دروازے کی جانب چلیں اور کعبۃ اللہ آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف ہو، پہلے تین چکروں میں رمل کرنا چاہیئے اور یہ ہمارے نبیؐ کی سُنّت ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ ——— تیزی سے جلدی جلدی قدم اُٹھا کر اکڑتا ہوا دونوں مونڈھوں کو ہلاتا ہوا چلے اور قدم قریب قریب ڈالے اور اضطباع سب چکروں میں کرے۔ (رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لئے ایسے طواف میں سنّت ہیں جس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کرنا ہو)

معلّم یا اس کے آدمی عموماً ایسا کرتے ہیں کہ اپنے قافلے کے آدمیوں کو لے کر طواف شروع کر دیتے ہیں، بے شک وہ دعا بھی پڑھتے ہیں مگر طواف کرنے والوں کے پلّے کچھ نہیں پڑتا اور وہ بس یونہی سات چکّر لگا لیتے ہیں۔ اس طرح طواف تو ہو جاتا ہے

(ساتوں چکر کی دعائیں صفحہ ۶۷ سے صفحہ ۹۰ پر ملاحظہ فرمائیں) لیکن طواف کرنے والا اگر خود دعائیں پڑھے تب وہ طواف کی حقیقی لذّت محسوس کر سکتا ہے۔ اگر آپ یہ دعائیں نہ پڑھ سکیں تو آپ ایسا کریں کہ اس دُعاء مبارک کا وِرد رکھیں، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے

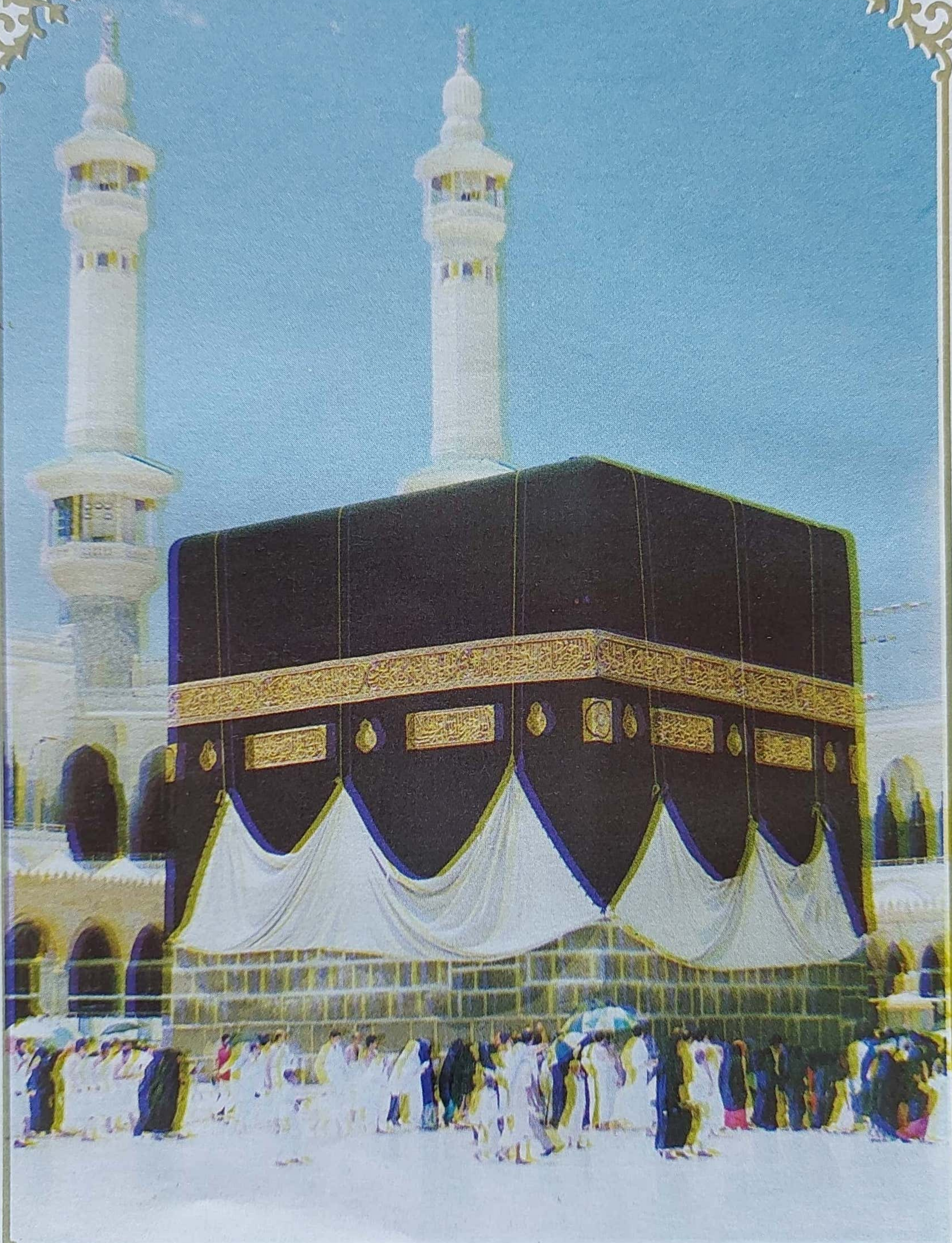
لیکن یاد رکھیں طواف میں یہ دعا یا کوئی وِرد ضروری نہیں ہے۔ آپ کچھ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

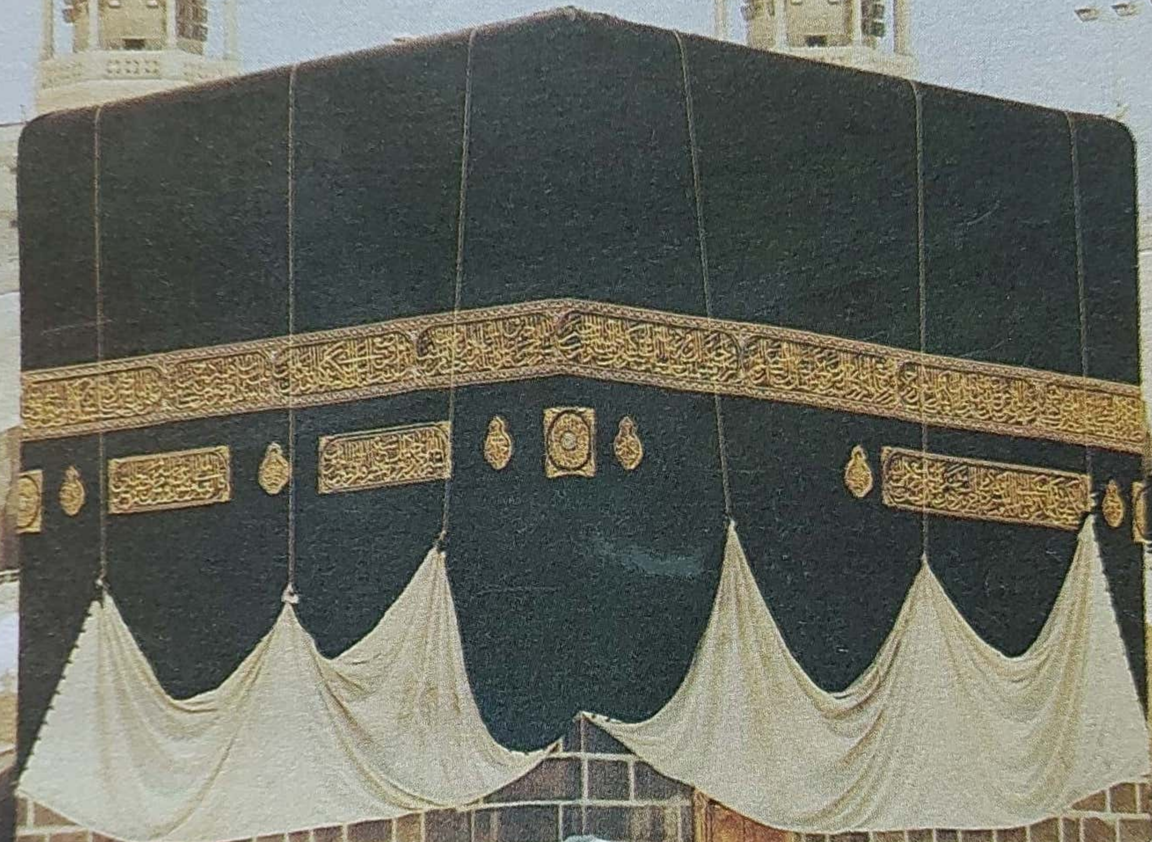
"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی مگر سوائے اللہ کی مدد سے جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔"

اگر یہ کلمات یاد نہ کر سکیں یا اُس وقت یاد نہ ہوں تو

پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ ط، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کا ورد زبان پر رکھیں اور اپنے دل میں اپنی زبان سے جو بھی دعا مانگنا چاہتے ہوں، وہ مانگتے رہیں۔



خانۂ کعبہ - رکن یمانی کی جانب سے ایک منظر



خانہ کعبہ کا ایک دلکش منظر - حجرِ اسود کی جانب سے

حجرِ اسود والے کونے سے جو طواف آپ نے شروع کیا ہے تو وہ یہیں آ کر ختم بھی ہوگا۔ جب آپ کعبۃ اللہ کے تین کونوں کے چکر لگا کر چوتھے کونے پر پہنچیں گے اس کونے کا نام رکنِ یمانی ہے۔ رکنِ یمانی تک پہنچتے پہنچتے آپ تین کونوں کا طواف کر چکتے ہیں۔ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک چکر پورا کرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں :۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

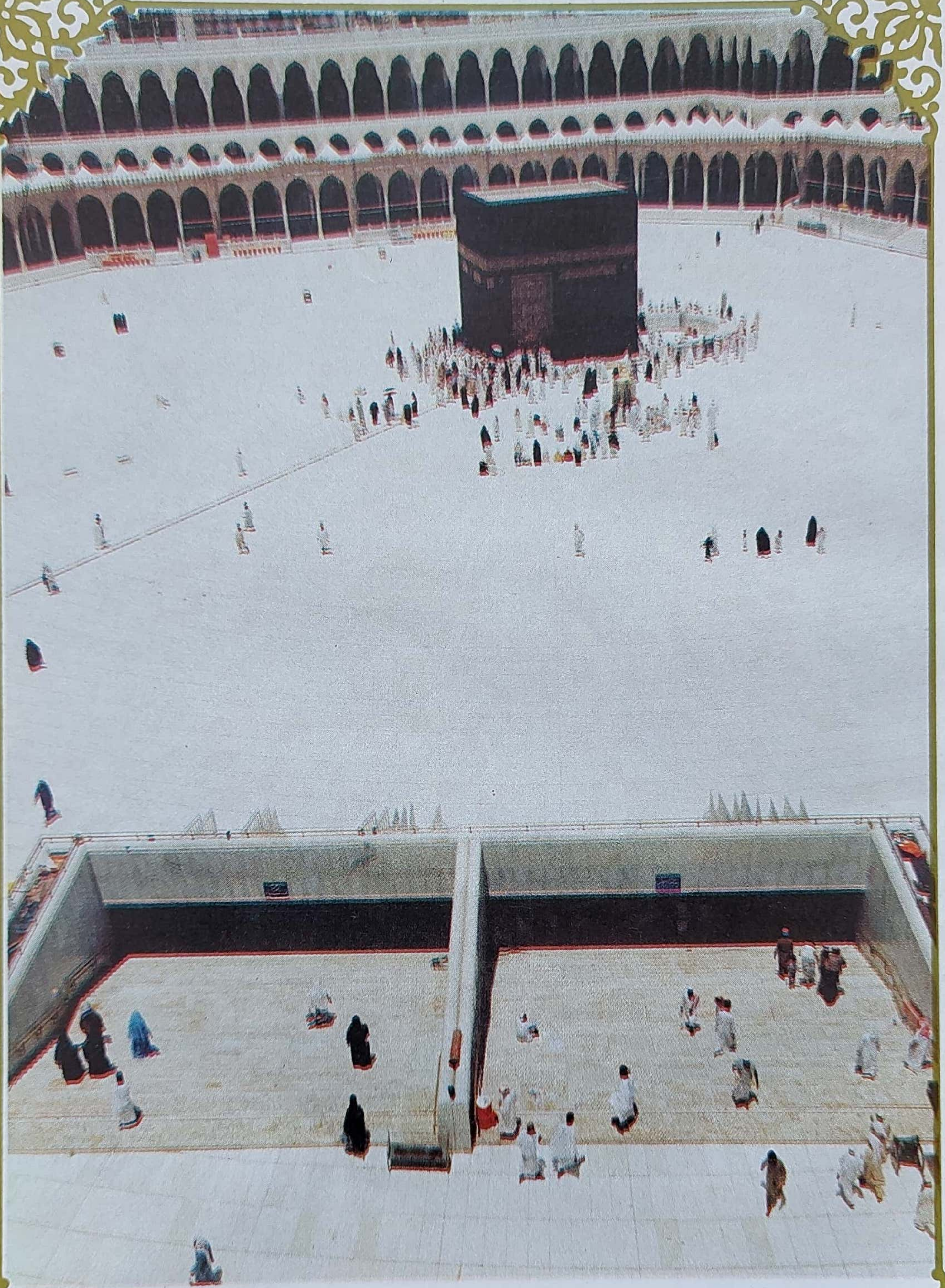
اس دعا کو رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کثرت سے پڑھا ہے۔ حجرِ اسود تک پہنچ کر اس طرح آپ کا ایک چکر مکمّل ہو گیا۔ نیچے پاؤں کے پاس پٹی کو دیکھ کر اطمینان کر لیں کہ آپ حجرِ اسود کے بالکل سامنے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں، ورنہ ہجوم کے باعث وہیں سے استلام کا اشارہ کریں۔ جس کا ذکر پہلے چکر کے بیان میں ہو چکا ہے۔ اس بات کا بھی خیال رہے کہ اگر حجرِ اسود پر خوشبو لگی ہو تو جب تک وہ

خوشبو باقی رہے، حالتِ احرام میں طواف کرنے والے حجاج حجرِ اَسود کو ہاتھ یا منہ لگا کر بوسہ نہ دیں، ویسے حالتِ احرام میں نہ ہونے کی صورت میں ہاتھ وغیرہ لگانا جائز ہے، تاہم آپ بالکل اسی طرح بقیہ چھ چکر مکمل کریں گے جس طرح پہلا کیا تھا۔ دوسرا چکر شروع کرنے سے پہلے حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دور ہی سے حجرِ اسود کی طرف دونوں ہاتھوں سے استلام کا اشارہ کریں اور یہ پڑھیں

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں"۔

اور پھر دونوں ہاتھوں کو بوسہ دے کر دونوں ہاتھ گرا دیں اور دوسرا چکر شروع کر دیں۔ اس طرح جب آپ سات چکر پورے کر لیں تو ایک بار پھر استلام کریں۔ یہ استلام سنّتِ مؤکدہ ہے اس کے بعد آپ نے یہ ایک طواف مکمل کر لیا۔ اب دونوں کندھے ڈھانک لیں اب آپ ملتزم کی جانب آجایئے، حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کے درمیان ۵-۶ فٹ کی جو جگہ ہے، اسے ملتزم کہتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں یہ بڑا اعلیٰ مقام ہے اور دعا قبول ہونے کی جگہ ہے۔ بہت سے انبیا علیہ السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس ملتزم پر اپنا سینہ لگا کر اور رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں۔ لاکھوں آدمیوں کے ہجوم میں آپ کو یہ موقع مشکل ہی سے نصیب



خانہ کعبہ کا زم زم کی جانب سے ایک منظر۔ زم زم کا کنواں نیچے تہ خانے میں ہے

ہو سکتا ہے۔ مگر کسی وقت بھی رات کو جب بھیڑ کم ہو تو ایک موقع نکال ہی لیں اور اگر کسی طرح بھی یہ موقع نصیب نہ ہو تو اپنا منہ اور اپنی نگاہ ملتزم کی طرف کر کے دور کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔

دعا ختم کر کے مقامِ ابراہیمؑ کے پاس آکر دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے۔ یہ نماز اسی وقت پڑھ لیں۔ بشرطیکہ وہ نوافل کا مکروہ وقت نہ ہو۔ ایسی صورت میں یہ وقت ——— گذر جانے کے بعد پڑھیں، یہ دو رکعت نماز اگر مقامِ ابراہیمؑ پر پڑھی جائے تو بہتر ہے جہاں اکثر اور بھی لوگ یہ نفل ادا کر رہے ہوں گے۔ اگر ہجوم زیادہ ہو تو مسجد کے صحن میں اور مسجد الحرام میں کسی جگہ بھی یہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

سلام پھیر کر دل کے خشوع سے جو دعائیں جس زبان میں مانگنا چاہتے ہوں مانگئے۔

زَم زَم : دعا سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رُخ کھڑے ہو کر تین سانسوں میں پیٹ بھر کر زم زم پیجئے اور یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ط

"اے اللہ میں تجھ سے نفع رساں علم اور وسیع رزق اور ہر ایک بیماری سے شفاء کا طلبگار ہوں۔"

اگر طواف احرام کی حالت میں عمرے کا کیا ہو اور اگر موقع مل جائے تو آبِ زم زم پینے کے بعد حجرِ اسود کا نواں استلام کریں۔ یہ استلام مسنون ہے۔

زمزم پینے کے بعد جب چند قدم ہی چلیں گے تو آپ محسوس کریں گے کہ زمزم ہضم ہوگیا یہ زمزم کی خصوصیت ہے۔

آبِ زم زم کا کنواں حرم شریف کے صحن میں نیچے تہ خانہ میں ہے (جب آپ خانہ کعبہ کے دروازے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں گے تو زم زم کا کنواں آپ کی پشت کی جانب ہوگا۔ خانہ کعبہ کے دروازے سے اس کا فاصلہ تقریباً ۲۰۰ فٹ ہے) یہاں عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پینے کی جگہ بنا دی گئی ہے اور حجاج کی سہولت کے لیے حرم شریف میں کافی تعداد میں آبِ زم زم سے بھرے ہوئے گہرے پیلے رنگ کے کولر بھی رکھ دیئے گئے ہیں۔

سعی صفا و مروہ

صفا اور مروہ کی سعی کے لیے مسجد الحرام ہی میں حجرِ اسود کے بالکل مقابل کافی فاصلے پر ایک گنبد اور مینار نظر آئے گا یہ صفا کی پہاڑی کے اوپر ہے۔ صفا اور مروہ دراصل دو پہاڑیاں تھیں جن کی چوٹیاں مسجد الحرام کے شمالی دالان کے دونوں کونوں میں اٹھی ہوئی تھیں اس کے قریب ہی وہ جگہ تھی جہاں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اپنی نیک بی بی حضرت ہاجرہ اور شیر خوار فرزند حضرت اسماعیلؑ کو چھوڑ گئے تھے۔ پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ نے صفا مروہ کے درمیان سات چکّر لگائے تھے، ان پہاڑیوں کا درمیانی ——— حصہ نشیب میں تھا، لہٰذا بی بی ہاجرہ ننھے اسماعیلؑ کے نظر سے اوجھل ہو جانے کے سبب اس جگہ سے دوڑ کر گزرتی تھیں۔ بی بی ہاجرہ کی اس سعی کو اللہ تعالیٰ نے بے حد

پسند اور مقبول فرما کر ننھے اسماعیلؑ کی ایڑیوں کی رگڑ کی جگہ نہ رُک سکنے والا پانی جاری فرما دیا تھا۔ جس کو بی بی ہاجرہ نے مٹی اور پتھر سے گھیر کر زم زم (ٹھہر جا) کہا تھا، جو زمین پر بہنے سے تو رُک گیا، مگر ایسے خشک ریگستان میں لامحدود مقدار میں جاری وساری ہے، چنانچہ ہر حاجی اور عمرہ کرنے والے کو بی بی ہاجرہ کی پریشانی اور پانی کی سعی کی اتباع میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکّر لگانے کا حکم ہے، اب صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سنگِ مرمر کا دو منزلہ برآمدہ بنا دیا گیا ہے۔ عموماً نیچے کی منزل میں سعی کی جاتی ہے، مگر حج کے زمانے میں حجاج کے ہجوم کے باعث اوپر کی منزل میں بھی سعی کی جا سکتی ہے۔

اگر آپ نے طواف احرام کی حالت میں عمرے کا کیا ہے تو دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کرنے اور آبِ زم زم پینے کے بعد اگر موقع مل جائے تو حجرِ اسود کا نواں استلام کریں۔ یہ استلام مسنون ہے اور اللہ اکبر اور کلمہ شریف پڑھتے ہوئے باب الصفا سے نکل کر صفا کی پہاڑی پر پہنچ جائیں۔ دوسرے دروازوں سے بھی جانا جائز ہے۔ یہاں پہنچ کر کعبۃُ اللہ کی طرف منہ کر کے سعی کی نیت کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ۔ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ؕ

"اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکّروں سے سعی کرتا ہوں محض تیری بزرگ ذات کے لئے پس میرے لئے اُسے آسان کر دے۔ اور مجھ سے وہ قبول کر لے۔"



صفامروہ کے درمیان کا ایک منظر۔ اوپر کی جانب سبز ستون صاف نظر آ رہے ہیں

قرآن کریم میں سورۃ بقرہ کی ۱۵۸ ویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے :

یقیناً صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیتُ اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ اِن دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرلے اور جو برضا و رغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔ (سُورۃ بقرہ - ۱۵۸)

سعی کا طریقہ : سب سے پہلے صفا پر چڑھیں اور کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک آسمان کی طرف اس طرح اٹھائیں جس طرح دعا میں اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں تکبیر و کلمہ بلند آواز سے پڑھیں اور پھر درود شریف آہستہ پڑھ کر خوب دل لگا کر دعا کریں کیونکہ یہ بھی دعا کے قبول ہونے کا موقع ہے۔ اب یہ دعا پڑھتے ہوئے صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ : اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی کی اور گناہ سے بچنے کی مگر سوائے اللہ کی مدد سے جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

صفا سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے چند قدموں کے فاصلے پر سعی کے راستے میں دو سبز ستون ہیں۔ جن کے درمیان کچھ فاصلہ ہے۔ جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو ان کے درمیان مرد حضرات متوسط طریق سے دوڑ کر چلیں لیکن خواتین نہ دوڑیں اور یہ دعا کریں۔

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ"

یہ وہی جگہ ہے جو بی بی ہاجرہ کے زمانے میں نشیب میں تھی اور بی بی ہاجرہ ننھے اسماعیلؑ کی نظر سے اوٹ میں ہو جانے کے سبب اس حصہ سے دوڑ کر گزرتی تھیں۔ اس کی پیروی میں اس حصے سے صرف مرد حاجیوں کو ذرا دوڑ کر چلنے کا حکم ہے۔ پھر جب مروہ پر پہنچ جائیں تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعا

بالکل اُسی طرح کریں جس طرح صفا پر کی تھی اور پھر مَروہ سے صَفا کی طرف آتے ہوئے وہی پڑھیں جو صفا سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے پڑھا تھا۔ یاد رکھیں مروہ سے صفا کی طرف آتے ہوئے بھی صفا سے کچھ پہلے جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو اُن کے درمیان وہی دُعا پڑھیں جو صفا سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے ان ستونوں کے درمیان پڑھی تھی۔

صفا اور مروہ کے چکّروں کے بارے میں ایک بات اچھّی طرح ذہن نشین کرلیں کہ صفا سے مَروہ تک جانے کو ایک چکّر کہتے ہیں اور پھر مَروہ سے صَفا تک آنے کو دوسرا چکّر — پھر صفا سے مروہ تک جائیں گے تو تیسرا چکّر — اور پھر مَروہ سے صفا تک آئیں گے تو چوتھا چکّر — اس طرح ساتواں چکّر مَروہ پر ختم ہوگا۔ ساتویں چکر کے بعد مروہ پر آپ کی سعی مکمل ہوجائے گی۔ اب آپ سر کے بال منڈوالیں یا کٹوالیں چوتھائی سر کا حلق یا بال چھوٹے کروانا واجب ہے۔ مگر منڈوانا افضل ہے۔ بعض لوگ چند بال کٹوا لیتے ہیں، یہ غلط ہے۔ عورتوں کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ صرف انگلی کے ایک پور کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ ساری چوٹی پکڑ کر یا چوٹی کے دائیں بائیں اور پیچھے تین حصّے کر کے ہر حصّے سے انگلی کے ایک پور کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ اپنے بال کٹوائیں۔ اس کے بعد اگر ہو سکے تو دو نفل مسجد الحرام میں کسی جگہ پڑھ لیں۔ مروہ پر پڑھنا مکروہ ہے۔ لیجیے اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ احرام اور احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو گئے۔ اب نہا دھو کر معمول کے مطابق کپڑے پہننے کی آزادی ہوگی اور ۸ ذی الحجہ کو مکّہ مکرمہ سے منیٰ روانگی کے لیے پھر احرام باندھنے کی ضرورت ہوگی۔

طواف کی مکمّل دعائیں اور نیّت

ہدایت: واضح رہے کہ طواف کی جو دعائیں آگے آرہی ہیں، وہ طواف میں ضروری اور لازمی نہیں ہیں اور ہرگز طواف کا لازمی حصّہ نہیں اگر کسی کو یہ دعائیں نہ آتی ہوں یا وہ جان بوجھ کر بھی نہ پڑھے تو کوئی فکر کی بات نہیں اُس کے طواف میں کوئی خلل نہ آئے گا، لیکن اگر کوئی یہ دعائیں مانگنا چاہے تو اُن کے واسطے لکھی جارہی ہیں، کوئی عربی میں نہ مانگ سکے تو اُردو میں مانگ لے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اُس کے طواف میں کوئی خلل نہ آئے گا۔ طواف کی نیت کرنے سے پہلے حجرِ اسود کے سامنے بالکل اسی طرح کھڑے ہوں جس تفصیل سے صفحہ ۶۲ اور ۶۳ پر بتایا گیا ہے۔

نیت :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ "(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی تیرے مقدس گھر کا پس تو اسے آسان فرما دے مجھ پر اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔ ان سات چکرّوں کو (طواف) جو محض تجھ یکتا عزّوجل کی خوشنودی کے لئے، (اختیار کرتا ہوں)"

اب حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے اور بھیڑ یا ہجوم زیادہ ہو تو جہاں بھی آپ حجرِ اسو کے بالمقابل کھڑے ہوں وہیں کھڑے ہو کر استلام کا اشارہ کردیں اور کہیں

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں"۔

اور خانہ کعبہ کا پہلا چکر شروع کیجیے اور یہ دعا پڑھیے۔



سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکَلِمَاتِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ط

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور (گناہوں سے بچنے کی) طاقت اور (عبادت کی طرف راغب ہونے کی)

قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام (نازل ہو) اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر، اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے حبیب محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سنّت کی پیروی کرتے ہوئے (مَیں طواف شروع کرتا ہوں)

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں (گناہوں سے) معافی کا اور (ہر بلا سے) سلامتی کا اور (ہر تکلیف سے) دائمی حفاظت کا، دین اور دنیا اور آخرت میں اور جنّت کے متمتّع ہونے اور دوزخ سے نجات پانے کا۔“

رُکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔“

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دُور ہی سے اشارہ کیجیے اور :۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

(شُروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

پڑھتے ہوئے آگے بڑھیے اور دوسرے چکّر کی دعا شروع کیجیے۔



اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ترجمہ: "یا اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور (یہاں کا) امن و امان تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندہ کا بیٹا ہوں اور یہ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ پکڑنے والوں کی جگہ ہے سو تو ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کر دے، اے اللہ ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اس کو آراستہ کر دے اور ہمارے لئے کفر، بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنا دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر لے، اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے، مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔ اے اللہ مجھے بغیر حساب کے جنّت عطا فرما۔"

رُکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط
وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ

جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے"۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دُور ہی سے اشارہ کیجیے اور :۔ بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ ط

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں"۔

پڑھتے ہوئے آگے بڑھیے اور تیسرے چکّر کی دعا شروع کیجیے



اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرۡكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوۡءِ الۡاَخۡلَاقِ وَسُوۡءِ الۡمَنۡظَرِ وَالۡمُنۡقَلَبِ فِی الۡمَالِ وَالۡاَهۡلِ وَالۡوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ رِضَاكَ وَالۡجَنَّةَ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَالۡمَمَاتِ ط

ترجمہ: "اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں (تیرے احکام میں) شک سے اور (تیری ذات وصفات میں) شرک سے اور اختلاف ونفاق سے اور بُرے

اخلاق سے اور بُرے حال اور بُرے انجام سے مال میں اور اہل و عیال میں اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی کی بھیک مانگتا ہوں اور جنّت کی۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے غضب سے اور دوزخ سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کی آزمائش سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے"۔

رُکنِ یمانی پر پہنچنے تک یہ دعا ختم کر دیجیے اور آگے بڑھتے ہُوئے یہ دعا پڑھیے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے"۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دُور ہی سے اشارہ کیجیے اور:-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں
اللہ ہی کے لئے ہیں۔"
پڑھتے ہوئے آگے بڑھئے اور چوتھے چکر کی دعا پڑھتے ہوئے چوتھا چکر شروع کر دیجئے



اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ
عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ
اَخْرِجْنِيْ يَا اَللهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ
كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ
النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ
وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ۔

ترجمہ: "اے اللہ! بنا دے میرے اس حج کو حجِ مقبول اور کامیاب کوشش
اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اور مقبول نیک عمل اور بے نقصان تجارت۔
اے دلوں کے حال کو جاننے والے، اے اللہ مجھے (گناہ کی) اندھیریوں سے
(ایمان و عمل صالح کی) روشنی کی طرف نکال۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال

کرتا ہوں تیری رحمت (کے حاصل ہونے) کے لازمی ذریعوں کا اور ان اسباب کا جو تیری مغفرت کو (میرے لئے) لازمی بنا دیں اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا، اور جنّت سے بہرہ ور ہونے کا، اور دوزخ سے نجات پانے کا۔ اور اے میرے پروردگار تونے جو کچھ مجھے رزق دیا ہے اس پر قناعت بھی عطا کر اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں ان میں برکت بھی دے اور میری ہر غائب چیز پر تو میرا قائم مقام بن جا (اور حفاظت فرما)"

رُکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط
وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دُور ہی سے اشارہ کیجیے اور:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں''۔

پڑھتے ہوئے آگے بڑھیے۔ اور پانچویں چکّر کی دعا پڑھتے ہوئے پانچواں چکّر شروع کیجیے۔



اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلَّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً مَّرِیْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ ط وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ۔

ترجمہ: ''اے اللہ جس روز سوائے تیرے عرش کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ

کے نیچے جگہ دینا اور اپنے نبی سیّدنا محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حوض (کوثر) سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلانا کہ اس کے بعد کبھی ہمیں پیاس نہ لگے۔ اے اللہ مَیں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو تیرے نبی سیّدنا مُحمّدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تجھ سے طلب کیا اور ان چیزوں کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی سیّدنا مُحمّدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پناہ مانگی۔ اے اللہ میں تجھ سے جنّت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل (کی توفیق) کا جو مجھے جنّت سے قریب کر دے، اور میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل سے جو مجھے دوزخ سے قریب کر دے۔"

رُکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوتے یہ دعا پڑھیے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط
وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ط یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب

جہانوں کے پالنے والے"۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دُور ہی سے اشارہ کیجیے اور:۔

بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں"۔

پڑھتے ہوئے آگے بڑھیے اور چھٹے چکّر کی دعا پڑھتے ہوئے چھٹا چکّر شروع کر دیجیے

☆☆☆☆☆☆☆

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوقًا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ وَحُقُوقًا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّي وَاَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيمٌ وَّاَنْتَ يَا اَللهُ حَلِيمٌ كَرِيمٌ عَظِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔

ترجمہ: "اے اللہ! مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں ان معاملات میں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق ہیں ان معاملات میں جو

میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں ۔ اے اللہ! ان میں سے جن کا تعلق صرف تیری ذات سے ہو ان (کی کوتاہی) کی مجھے معافی دے اور جن کا تعلق مخلوق سے (بھی) ہو ان (کی فروگذاشت کی معافی) کا تو ذمہ دار بن جا۔ اے اللہ مجھے (رزق) حلال عطا فرما کر حرام سے اور فرمانبرداری کی توفیق عطا فرما کر نافرمانی سے اور اپنے فضل سے بہرہ مند فرما کر اپنے سوا دوسروں سے مجھے مستغنی کر دے، اے وسیع مغفرت والے، اے اللہ، بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی عزت والی ہے اور تو اے اللہ بڑا باوقار ہے بڑا کرم والا ہے اور بڑی عظمت والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے، سو میری خطاؤں کو بھی معاف فرما دے۔"

رُکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دُور ہی سے اشارہ کیجیے اور :-

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ ؕ

"(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

پڑھتے ہوئے آگے بڑھیئے اور ساتویں چکّر کی دعا پڑھتے ہوئے ساتواں چکّر شروع کر دیجے



اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسۡئَلُكَ اِیۡمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیۡنًا صَادِقًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّقَلۡبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزۡقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا وَّتَوۡبَۃً قَبۡلَ الۡمَوۡتِ وَرَاحَۃً عِنۡدَ الۡمَوۡتِ وَمَغۡفِرَۃً وَّرَحۡمَۃً بَعۡدَ الۡمَوۡتِ وَالۡعَفۡوَ عِنۡدَ الۡحِسَابِ وَالۡفَوۡزَ بِالۡجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ بِرَحۡمَتِكَ یَا عَزِیۡزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ؕ

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، کامل ایمان اور سچّا یقین اور کشادہ رزق اور عاجزی کرنے والا دل اور (تیرا) ذکر کرنے والی زبان اور حلال اور پاک روزی اور سچے دل کی توبہ اور موت سے پہلے

کی توبہ اور موت کے وقت کا آرام اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنّت کا حصول اور دوزخ سے نجات (یہ سب کچھ میں مانگتا ہوں) تیری رحمت کے وسیلہ سے، اے بڑی عزت والے، اے بڑی مغفرت والے اے پروردگار میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما دے"۔

رکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجیے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ وَادْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے"۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجیے ورنہ دُور ہی سے اشارہ کیجیے اور:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۞

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں"۔

پڑھتے ہوئے اب ملتزم کے پاس آجائیے۔ حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان جو جگہ ہے اُسے ملتزم کہتے ہیں یہاں چمٹ کر رو رو کر دعائیں کی جاتی ہیں یہ دُعا کی قبولیت کا مقام ہے۔

رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس کے ساتھ چمٹ کر دعائیں مانگی تھیں۔

یہاں کھڑے ہو کر دعائیں خوب رو رو کر کیجیے جو بھی دل میں آئے مانگیے جس زبان میں جی چاہے مانگیے اور یہ سمجھ کر مانگیے کہ ربِّ کریم کے گھر پر پہنچ گیا ہوں اور اس کی چوکھٹ سے لگا کھڑا ہوں اور وہ میرے حال کو دیکھ رہا ہے اور یہ دعا دل کے حضور سے معنی سمجھ کر پڑھیے۔

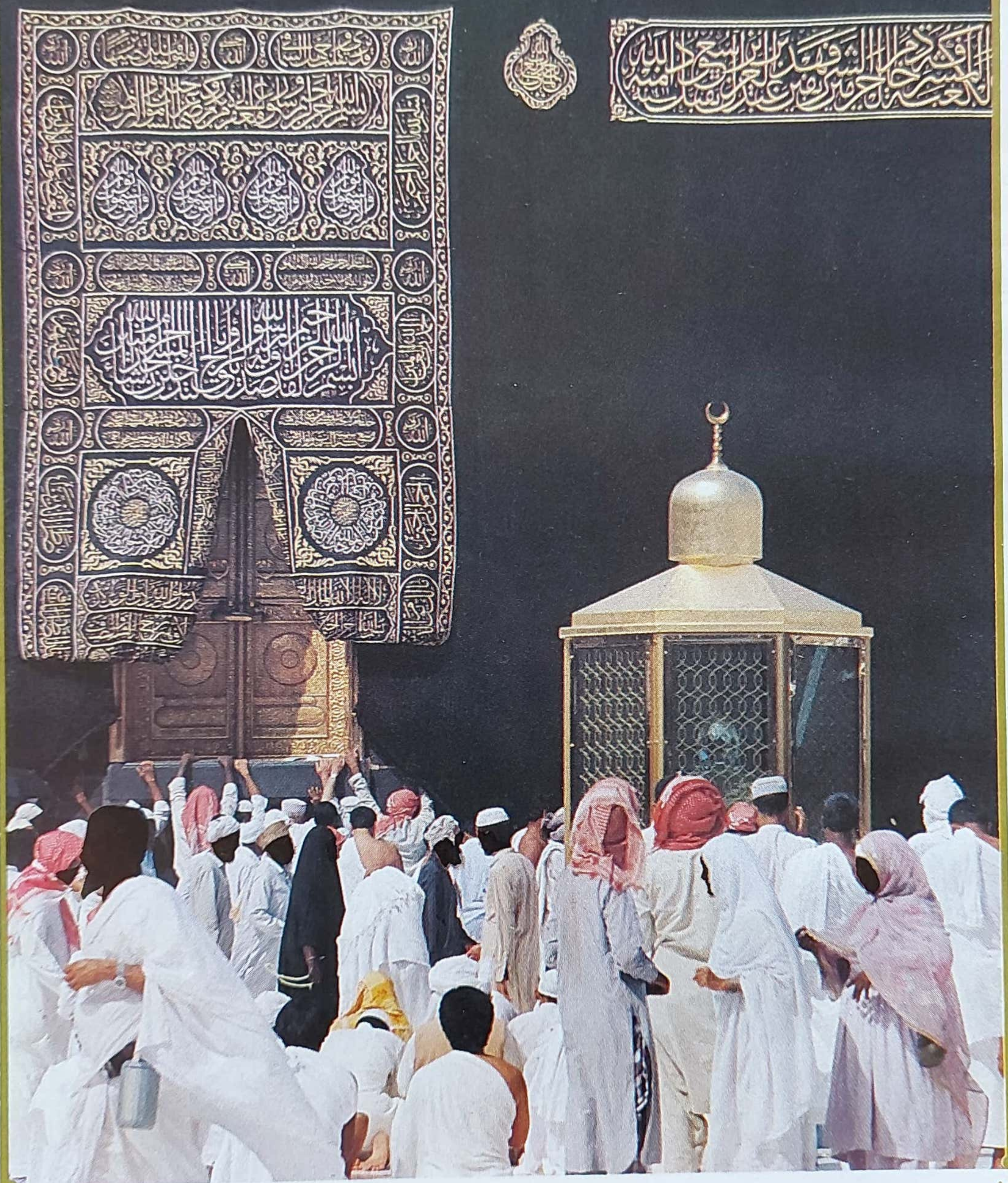
مقامِ ملتزم پر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ ط یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْاِحْسَانِ ط اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِکَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِکَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عَذَابَکَ مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَلِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ ط

ترجمہ: ''اے اللہ! اے اس قدیم گھر کے مالک، ہماری گردنوں کو ہمارے باپ

داداؤں، ماؤں (بہنوں) بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو دوزخ سے آزاد کردے اے بخشش والے، کرم والے فضل والے احسان والے، عطا والے، اے اللہ تمام معاملات میں ہمارا انجام بخیر فرما، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور بندہ زاد ہوں تیرے (مقدس گھر کے) دروازے کے نیچے کھڑا ہوں اور تیرے دروازہ کی چوکھٹوں سے لپٹا ہوا ہوں، تیرے سامنے عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں اور تیرے دوزخ کے عذاب سے ڈر رہا ہوں، اے ہمیشہ کے محسن (اب بھی احسان فرما) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے ذِکر کو بلندی عطا فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر اور میرے کاموں کو درست فرما اور میرے دل کو پاک کر اور میرے لئے قبر میں روشنی فرما اور میرے گناہ معاف فرما اور میں تجھ سے جنّت کے اونچے درجوں کی بھیک مانگتا ہوں۔ آمین"۔

یہ دعا ختم کر کے مقام ابراہیمؑ کے پاس آکر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجیے۔ ورنہ کچھ دیر انتظار کر لیجیے، اگر وہاں ہجوم کی وجہ سے پڑھنے کا موقع نہ ہو تو اس کے قریب کہیں پڑھ لیجیے۔ ورنہ حطیم میں جا کر یا مطاف میں یا مسجد حرام میں کہیں بھی پڑھ لیجیے اور سلام پھیر کر دل کے خشوع سے جو دعائیں جس زبان میں مانگنا چاہتے ہوں مانگئے اور ساتھ ہی یہ دعا پڑھیئے۔



مقامِ ابراہیمؑ پر نفل ادا کیے جا رہے ہیں - سامنے ملتزم ہے

مقامِ ابراہیمؑ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعلَمُ سِرِّی وَعَلَانِیَتِی فَاقبَل مَعذِرَتِی وَتَعلَمُ

حَاجَتِی فَاَعطِنِی سُؤلِی وَتَعلَمُ مَا فِی نَفسِی فَاغفِر لِی ذُنُوبِی ط

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ اِیمَانًا یُّبَاشِرُ قَلبِی وَیَقِینًا صَادِقًا حَتّٰی

اَعلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیبُنِی اِلَّا مَا کَتَبتَ لِی وَرِضًا مِّنکَ بِمَا قَسَمتَ

لِی اَنتَ وَلِیِّ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِی مُسلِمًا وَّاَلحِقنِی بِالصّٰلِحِینَ ط

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَع لَنَا فِی مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنبًا اِلَّا غَفَرتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا

فَرَّجتَہٗ وَلَا حَاجَۃً اِلَّا قَضَیتَھَا وَیَسَّرتَھَا فَیَسِّر اُمُورَنَا وَ

اشرَح صُدُورَنَا وَنَوِّر قُلُوبَنَا وَاختِم بِالصَّالِحَاتِ اَعمَالَنَا۔

اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسلِمِینَ وَاَلحِقنَا بِالصّٰلِحِینَ غَیرَ خَزَایَا وَلَا

مَفتُونِینَ اٰمِینَ یَارَبَّ العٰلَمِینَ ط ”

ترجمہ: ”اے اللہ تو میری سب چھپی اور کھلی باتیں جانتا ہے لہٰذا میری معذرت کو قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے، لہٰذا میری خواہش کو پورا کر اور تو میرے دل کو جانتا ہے، لہٰذا میرے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا یقین کہ میں جان لوں کہ جو کچھ تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی مجھے

پہنچے گا اور تیری طرف سے اپنی قسمت پر رضامندی تو ہی میرا مددگار ہے دُنیا اور آخرت میں مجھے اسلام کی حالت میں وفات دے اور نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما۔ اے اللہ اس مقدس مقام (کی حاضری کے موقع) پر کوئی ہمارا گناہ بغیر معاف کیے نہ چھوڑنا اور کوئی پریشانی دُور کیے بغیر نہ چھوڑنا اور کوئی ضرورت پوری کیے بغیر اور سہل کیے بغیر نہ چھوڑنا۔ سو ہمارے تمام کام آسان کر دے اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے دلوں کو روشن کر دے اور ہمارے اعمال کو نیکیوں کے ساتھ ختم فرما۔ اے اللہ ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل فرما کہ نہ ہم رسوا ہوں اور نہ آزمائش میں پڑیں۔ آمین اے رب العالمین"۔

اس کے بعد زم زم پر آیئے اور قبلہ رُخ کھڑے ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب ڈٹ کر آبِ زم زم پیجیے۔ اور الحمد للہ کہہ کر یہ دعا مانگیے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ط

"اے اللہ میں تجھ سے نفع رساں علم اور وسیع رزق اور ہر ایک بیماری سے شفاء کا طلبگار ہوں۔"

یہ تمام دعائیں عام فہم ترجمہ کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں۔ تاکہ آپ کی سمجھ میں آئے کہ آپ کیا مانگ رہے ہیں، لیکن آپ اپنی زبان میں یا اُردو زبان میں گریہ زاری کریں یا دعا مانگیں، تو بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے انشاءاللہ مگر عربی زبان میں مانگنا یا پڑھنا افضل ہے اور کارِ ثواب ہے کیونکہ یہ زبان قرآن پاک کی ہے اور ہمارے پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ ربّ العزت ہر زبان میں دعا قبول کرنے والا ہے۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

سعی کا طریقہ: آبِ زم زم سے فارغ ہونے کے بعد اگر طواف احرام کی حالت میں عمرے کا کیا ہو تو حجرِ اسود کا نواں استلام کریں۔ یہ استلام مسنون ہے۔ اگر استلام نہ کر سکیں یا بہت زیادہ ہجوم ہو تو دونوں ہاتھوں سے دُور ہی سے استلام کا اشارہ کیجیے جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ پھر صفا کی طرف چلیں۔

کوہِ صفا کی طرف یہ کہتے ہوئے جائیں

اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ط وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ط

ترجمہ: "میں ابتدا کرتا ہوں ساتھ اس کے جس کے ساتھ ابتدا کی ہے، اللہ تعالیٰ نے (اپنے اس فرمان میں) تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے، پس اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں کا طواف کرے اور جو خوشی سے بھلائی کرے پس بیشک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے۔"

کوہ صفا پر چڑھیں تو سعی کی نیت دل میں کریں اور منہ سے اس طرح پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ. فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ط

"اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکروں سے سعی کرتا ہوں محض تیری بزرگ ذات کے لئے۔ پس میرے لئے اسے آسان کر دے، اور مجھ سے وہ قبول کر لے۔"

خیال رہے صفا پر اتنا چڑھیں کہ وہاں سے کعبۃ اللہ نظر آسکے۔ پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر درود شریف پڑھیں، ہر ایک کے لئے دعا مانگیں ۔ مسلمانوں کے حق میں دعا کریں اور اپنے ملک کی سلامتی اور بقا کے لئے دعا کریں، کیونکہ یہ مقام اور وقت قبولِ دُعا کا ہے۔

دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
ھَدَانَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدَانَا
اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ
الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ
لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ
عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ
الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَاتُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ- وَاِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ- اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ
اَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں راستہ بتایا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں نعمت دی۔ سب تعریف اللہ

کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں الہام کیا، سب تعریف اس اللہ کی جس نے
ہمیں راہ بتائی اگر وہ ہم کو راستہ نہ بتاتا تو ہمیں راستہ نہ ملتا، اللہ کے سوا اور کوئی
عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے
(سب) ملک ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے۔ جلاتا ہے اور مارتا
ہے اور وہ زندہ ہے جو نہیں مرے گا بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو ایک ہے اور اس کا وعدہ
سچّا ہے۔ مدد کی اس نے اپنے بندے کی اور اس کے لشکر کو غالب کیا اور
اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے
اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر خاص اسی کی خالص کرتے ہوئے، اس کے لئے
دین اگرچہ کافر بُرا منائیں، اے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے مجھ سے
دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا اور بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسا تو نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی ہے، نہ
چھین لے مجھ سے وہ ہدایت یہاں تک کہ تو مجھے وفات دے ایسے حال میں
کہ میں مسلمان ہوں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے
اور نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے
اور نہیں ہے طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے
جو بلند شان اور عظمت والا ہے، اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلّم پر رحمت اور سلامتی بھیج اور ان کی آل اور اصحابوں اور پیرودں پر قیامت کے روز تک اے اللہ مجھے اور میرے والدین اور میرے بزرگوں اور سب مسلمانوں کو بخش دے اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا"۔

سعی صفا سے شروع کرنی چاہیئے کہ سات پھیروں کے بعد مروہ پر ختم کریں صفا/مروہ سے اُترتے ہُوئے یہ دعا پڑھیئے:

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

"اے اللہ مجھے اپنے نبیؐ کی سنّت کا تابع بنا دے اور مجھے اسی کے دین پر مار اور مجھے پناہ دے گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے"۔

میلین اخضرین کے درمیان دوڑ کر چلیں مگر صفا سے اپنی رفتار سے اتریں اور مروہ تک اپنی چال سے چڑھیں۔

(الف) میلین کے درمیان ساتوں پھیروں میں مردوں کو دوڑنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایسا ہی کیا ہے۔

(ب) میلین کے درمیان سعی میں عورتوں کو نہ دوڑنا چاہیئے۔

(ج) میلین کے درمیان دوڑنے میں رمل کی نسبت ذرا تیز چلیں اور سواری پر ہوں تو سواری کو تیز کریں۔

میلین کے درمیان یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَمْ نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

"اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور درگذر کر اس سے جسے تو جانتا ہے بیشک تو جانتا ہے وہ جو ہم نہیں جانتے بیشک تو زبردست بزرگی والا ہے اور دکھا مجھے وہ راہ جو بہت سیدھی ہے۔ اے اللہ اس کو مقبول حج گردان اور میری

کوشش کو مشکور اور میرے گناہوں کو بخشا ہُوا۔ اے اللہ مجھے اور میرے ماں باپ اور سب مومن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے، اے دعاؤں کو قبول کرنے والے اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کی آگ سے بچا۔"

مروہ پر پہنچیں تو یہاں سب عمل اسی طرح کریں۔ جس طرح صفا پر کیئے تھے اور وہی دعا پڑھیں جو صفا پر پڑھی جاتی ہے اور اسی طرح تمام عمل کریں۔ صفا پہاڑی پر اتنا چڑھنا چاہیئے کہ بیت اللہ نظر آنے لگے۔ زیادہ اوپر چڑھنا خلاف سنّت ہے اور مروہ پر بھی زیادہ اوپر نہیں چڑھنا چاہیئے (صرف اتنا چڑھنا کافی ہے کہ اگر سامنے مکانات نہ ہوتے تو وہاں سے بیت اللہ نظر آنے لگتا۔)

جس وقت نماز کی اقامت ہو تو سعی کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اسی طرح جب نمازِ جنازہ تیاّر ہو تو سعی کو چھوڑ دینا چاہیئے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد جس قدر سعی باقی ہو، اس کو ادا کریں

صفا و مَروہ کی سعی کے بعد عمرہ کے کل افعال ختم ہو چکے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو شکرانے کے دو نفل حرم شریف میں ادا کریں اور پھر چاہیئے کہ مسجدِ حرام سے باہر آئیں تمام سر منڈوائیں یا اُنگلی کے ایک پَورے کے برابر بلکہ اس سے کچھ زیادہ تمام سر کے بال کترائیں، مگر منڈوانا افضل ہے اور احرام اُتار دیں۔

۸ ذی الحجہ کا انتظار

اب ۸ ذی الحجہ تک کے فارغ وقت کا مصرف اس کی اصل قدر و قیمت کے لحاظ سے کریں۔ بازار میں شوقیہ ضروریات زندگی کی چیزیں خریدنے، گھومنے پھرنے اور ملنے ملانے میں یہ بیش قیمت وقت جیسا کہ پہلے بھی تاکید کی گئی ہے ضائع نہ کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ طواف اور طویل حاضری حرم شریف میں دیں اور وِرد و وظائف، دعائیں مانگنے اور عبادتوں میں مشغول رہیں۔ آپ کا زیادہ تر وقت ذکر اللہ اور قرآن پاک کی تلاوت میں گزرنا چاہیئے۔

حج کی تاریخوں سے پہلے مسجدِ حرام میں بیٹھ کر کم از کم ایک قرآن شریف ختم کریں۔ جتنی مرتبہ زیادہ کر سکیں بہتر ہے۔ اور نہ کر سکیں تو کوئی حرج بھی نہیں۔

جس قدر نیکی ہو سکے کریں، کیونکہ یہاں ایک نیکی کا ثواب لاکھ گنا ہوتا ہے اور اسی طرح گناہ کرنے سے بہت پرہیز کریں کہ ایک گناہ کا عذاب بھی بہت سخت ہے۔

مسجد حرام میں جائیں تو اکثر حطیم میں داخل ہوا کریں اور وہاں عبادت بھی کیا کریں اور نفل نمازیں زیادہ تر وہیں پڑھیں اور خانہ کعبہ پر اکثر نگاہ ڈالتے رہیں کہ یہ بھی عبادت ہے۔ جو شخص بیٹھے بیٹھے بھی خانہ کعبہ کو دیکھتا رہتا ہے، اُس کو اللہ تعالیٰ بیس نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔ مگر افسوس ہمارے بہت سے بھائی فضول باتوں میں اپنا حرم شریف کا ثواب بلاوجہ ضائع کرتے رہتے ہیں۔ اس موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم جتنی عبادت کریں کم ہے۔

حجّاج کرام اور عُمرہ کرنے والے

حضرات کو ایک پُردرد مخلصانہ مشورہ

جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا احسان ہم پر ہمارے والدین سے بھی زیادہ ہے اِس لیے کہ والدین ہماری اس دُنیا کی صحت وسلامتی کے لیے جدوجہد فرماتے ہیں جو بالکل عارضی وفانی ہے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہماری آخرت کے لیے جدوجہد فرمائی جو یقینی اور جاودانی ہے۔ جس طرح اس دنیا اور فانی گھر کو بہتر بنانے پر والدین کی خدمت ہم پر فرض کر دی گئی تو آخرت اور ہمیشہ کی زندگی کو بہتر بنانے والے کی خدمت ہم پر کیوں فرض اور ضروری نہیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حج اور عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ کم از کم ایک عُمرہ اور روزانہ کئی طواف کرتے ہوں تو ایک طواف روزانہ اپنے آقا و مولیٰ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف سے ضرور کر لیا کریں بلکہ محبّت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اگر ایک ہی طواف روزانہ کرتے ہوں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف سے ہی کریں۔

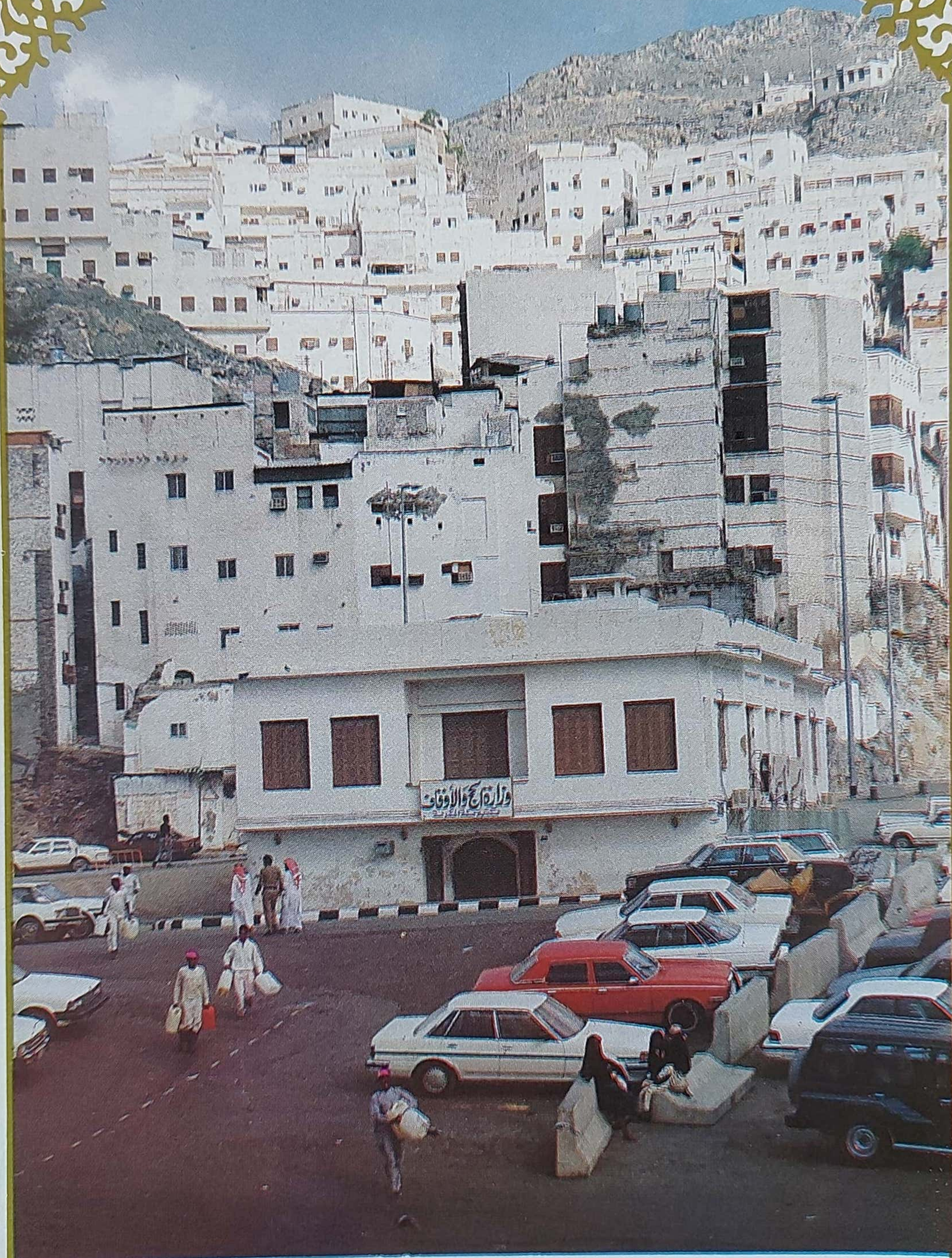
بعض بزرگوں نے تو پچاس پچاس حج کیے اور سب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف سے کیے۔ الحمدُللہ اس سعادت کو ضرور حاصل کریں اور آخرت میں اپنے نامۂ اعمال میں اس کو ضرور ضرور بہت عمدہ طریقے سے پائیں گے اور انشاء اللہ حضورؐ کا قرب نصیب ہوگا۔

مولد الرسولؐ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش)

"درحقیقت اہلِ ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُن کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اُس کی آیات انہیں سناتا ہے اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔" (آل عمران ۱۶۴)

مکہ معظمہ کی پہاڑی بوقبیس کے دامن میں یہ مکان واقع ہے۔ اس مکان میں بنی نوع انسان کی اُس عظیم ہستی نے ولادتِ باسعادت پائی جو بنی آدم کے لیے رحمتِ الٰہی ثابت ہوئے۔ اب یہ عمارت تو اصلی حالت میں باقی نہیں ہے۔ جو آج سے ۱۴۰۰ سو سال پہلے تھی۔ تاہم یہ مکان اُسی جگہ پر واقع ہے جہاں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد جناب عبداللہ کا مکان تھا۔ اور جس جگہ آپؐ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۲۳ اپریل ۵۷۱ء کو رحمتِ عالم بن کر دنیا میں تشریف لائے۔

آج کل اس عمارت میں ایک کتب خانہ قائم ہے۔ یہاں تک پہنچنے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ صفا کی پہاڑی کے قریب کسی بھی دروازے سے باہر آئیں۔ اور محل کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے جائیں۔ تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر سیدھے ہاتھ کو میدان میں یہ مکان آپ کو نظر آئے گا یا قریب ہی کسی سے پوچھ لیجیے۔ مولد الرسولؐ کہاں ہے۔



مکہ معظمہ میں بوقبیس کی پہاڑی کے دامن میں مولد الرسولؐ

فضائلِ درُود شریف

رحمتِ مجسّم سرکارِ دوعالم آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذات گرامی سے محبّت رضاءِ الٰہی کے حصول اور اُخروی نجات کا بڑا سرمایہ ہے۔ یہ نعمتِ عظمیٰ آپ کی اتباع کے علاوہ آپ پر درود وسلام بھیجنے سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ درود شریف کے ورد سے آپ کی شفاعت کا استحقاق ہوگا۔ آپ کے یہاں قرب ومنزلت سے سرفرازی ہوگی گناہوں کے دفتر خاکستر ہوں گے۔ دین ودنیا کی کامرانیاں نصیب ہوں گی۔

ہر قسم کی مشکلات کے حل اور قضاء حوائج کے لیے درود شریف کی کثرت بہت ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے گا اللہ تعالےٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مُسلم)

نیز آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ہر ایک بار درُود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا اُس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور اُس کے دس درجے بلُند ہوں گے۔ (نسائی)

نیز حضرت عبدُاللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگوں سے بڑھ کر میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درُود پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی)

الغرض درود شریف کے فضائل، فوائد۔ اور برکات بے شمار ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے وصل و تعلق اور حصول محبت کا بڑا وسیلہ ہے۔

گو سب سے افضل و اشرف وہ درود ہیں جس کے الفاظ بھی خود آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہوں۔ تاہم ایک اُمتی کو اپنی زبان اور اپنے الفاظ میں رسالت مآب کے حضور اپنے عشق و محبّت کا اظہار اور ہدیۂ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کی پُوری اجازت ہے۔ دُرود شریف کی کثرت رکھیے مکّہ معظمہ اور مدینہ منوّرہ میں بھی۔

مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

جَنّتُ المُعلّیٰ

مکّہ شریف کا مشہور اور تاریخی قبرستان ہے، یہاں پر متعدد صحابہ کرام ؓ، تابعین، اولیا اللہ اور بزرگوں کی قبریں ہیں، یہاں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پہلی بیوی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ بھی آرام فرما ہیں۔ فی الحال اس قبرستان کے دو حصّے کر دیئے گئے ہیں اور ان دونوں کے درمیان سڑک نکالی گئی ہے۔ شمال میں ایک چھوٹے احاطہ میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور ؐ کے اجداد کی قبریں ہیں اس میں داخل ہونے کے لئے ایک چھوٹا سا دروازہ ہے۔ یہ دروازہ پہلے بند رہتا تھا اور اس کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن اب کھلا رہتا ہے اور لوگ اطمینان سے حضرت ام المومنین ؓ کی قبر پر فاتحہ خوانی کر سکتے ہیں۔ اس حصّے میں اور بہت سے صحابہ کرام ؓ کی بھی قبریں ہیں۔ جن میں حضرت اسمأ بنتِ ابی بکر ؓ الصدیق، حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن ابی بکر الصدیق، حضور ؐ کے دادا جناب عبدالمطلب اور چچا محترم جناب ابوطالب، حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ، حضرت فضیل بن عباس ؓ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اور رسول ؐ اللہ کے صاحبزادگان قاسم ؓ، طاہر ؓ اور طیب ؓ کے مزارات ہیں، ان کے علاوہ اور بے شمار تابعین ؓ اور اولیائے کرام دفن ہیں۔ یہ قبرستان شارع غزہ پر مسجدِ جن کے قریب ہے۔ یہی سڑک آگے کی طرف منیٰ کو جاتی ہے، اور منی بسیں وہاں سے ہو کر گزرتی ہیں۔



مکہ معظمہ کا تاریخی قبرستان - جنّتُ المُعلّیٰ

جبلِ ثور

مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل دور وہ پہاڑی "جبلِ ثور" ہے جس کے ایک غار میں رسولِ اکرمؐ نے ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔ اس پر چڑھتے وقت تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ کمزور دل، ضعیف اور بیمار و لاچار آدمی پہاڑ پر نہ چڑھیں

مسجدِ عائشہؓ : یہ مسجد تنعیم میں ہے جہاں سے عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں۔ یہ مسجد حرم کی حدود سے باہر تقریباً ۸ کلومیٹر دور مدینہ روڈ پر واقع ہے۔ وہاں تک جانے کے لیے ہر وقت اومنی بسیں اور ٹیکسیاں حرم شریف کے پاس سے باآسانی مل جاتی ہیں۔ اگر آپ مکہ میں قیام کے دوران عمرہ ادا کرنا چاہتے ہوں تو اپنی رہائش گاہ سے احرام کی چادریں ساتھ لے کر یہاں آئیں۔ حاجیوں کی سہولت کے لیے مسجدِ عائشہؓ سے متصل کافی تعداد میں نہایت عمدہ اور صاف ستھرے غسل خانے بنے ہوئے ہیں تاکہ جو لوگ یہاں غسل یا وضو کر کے عمرہ کا احرام باندھیں اُن کو آسانی ہو۔ عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا افضل ہے، ورنہ وضو کرلیں اور اس غسل میں نیت احرام کی کریں۔ اس کے بعد ایک چادر لُنگی کی طرح باندھ لیں اور دوسری سر پر چادر کی طرح اوڑھ لیں پھر دو رکعت نماز نفل برائے عمرہ مسجدِ عائشہؓ میں ادا کریں۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور سلام پھیرتے ہی سر کھول دیں اور پھر عمرہ کی نیت یہاں سے کر کے تلبیہ پکارتے ہوئے واپس مکہ جا کر عمرہ ادا کریں۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ احرام کی چادریں مکہ سے اپنی رہائش ہی سے باندھ کر آتے ہیں (کیونکہ جب تک عمرہ کی نیت نہیں کریں گے اُس وقت تک آپ احرام کی حالت میں نہیں ہوں گے چاہے احرام کی چادریں بندھی ہوئی ہوں) اور دو نفل برائے عمرہ مسجدِ عائشہؓ میں ادا کر کے احرام کی نیت کرتے ہیں اور پھر تلبیہ پکارتے ہوئے واپس مکہ جا کر عمرہ ادا کرتے ہیں۔

▲ جبلِ ثور

مسجدِ عائشہ رضؓ ▼



پاکستان ہاؤس: اس میں پاکستانی ہسپتال، حج آفس واقع ہیں۔ حرم شریف کے دروازے باب عبدالعزیز سے باہر آئیں اور اُلٹے ہاتھ مڑ کر جیاد اسٹریٹ پر چلیں، تقریباً دو فرلانگ چلنے کے بعد سرنگ آئے گی جس پر "محبس الجن العزیزیہ منیٰ" لکھا ہوا ہے، سرنگ سے پہلے سیدھے ہاتھ پر سڑک کے کنارے سات منزلہ عمارت ہے یہی "پاکستان ہاؤس" ہے۔ حج کے دنوں میں پی آئی اے کا دفتر بھی یہیں منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کو قیامِ مکہ کے دوران خدانخواستہ کوئی بیماری یا کسی قسم کی کوئی پریشانی پیش آئے تو پاکستان ہاؤس سے رجوع کریں۔

باب عبدالعزیز سے باہر آکر (تیر کے ←) نشان کی طرف چلیں۔



پاکستان ہاؤس کی عمارت

مسجدِ الرایۃ

مسجد جن کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کو مسجد الرایۃ ہے، رایۃ کے معنی عربی میں "جھنڈے" کے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسولِ پاک نے فتح مکّہ کے موقع پر اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔ فتح مکّہ کے بعد آج اُس قوم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو پورا اختیار حاصل تھا جو مسلمانوں کے خون کی پیاسی تھی لیکن اپنے قاتلوں، ستانے والوں اور بربادی چاہنے والوں کو پوری طرح غلبہ پانے کے بعد کسی ملامت کے بغیر معاف کر دینا یہ محمد عربی ہی کی شان تھی۔

پوری دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ ایک ایک ورق کئی کئی دفعہ پڑھ ڈالئے، پھر پڑھیے۔ ایسی مثال کہیں نہیں ملے گی کہ وہ لوگ جو کہ حقیقی معنی میں سزا کے مستحق تھے، ان کو سزا دینے کے بجائے کھلے دل سے معاف کر دیا گیا۔ عفو و درگذر کا اس قدر روشن باب اسلام کی تاریخ کے سوا اور کہیں نہیں ملتا اور یہ کس نے کیا، یہ مثال اُس ہستی نے قائم کی جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں فرمایا۔

"ہم نے آپ کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔" (الانبیاء۔ ۱۰۷)

ہاں یہ آقائے نامدار سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہی تو تھے، قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے
(الاحزاب۔ ۲۱)

مسجدِ رایتہ



مسجدِ جنّ

یہ تمام واقعات جان کر ہر مسلمان کو یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ بھی رسول اللہؐ کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے اپنے لئے ان کی تعلیمات کو بہترین نمونے کی زندگی سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی سیرت و کردار کو ڈھالیں تاکہ دوسری اقوام یہ کہہ سکیں ہاں یہ اس عظیم ہستیؐ کے پیروکار ہیں۔ جو تاریخ میں ایسی زندہ جاوید مثال چھوڑ گئے ہیں کہ لوگ مسلمانوں پر فخر کر سکیں۔

مسجدِ جن

یہ مسجد سوقِ معلیٰ میں جنت المعلیٰ کے قبرستان کے قریب ہے۔ اس کا نام مسجدِ بیعت اور مسجدِ حرس بھی ہے۔ یہیں نبی کریمؐ نے جنوں سے بیعت لی تھی۔ اس وقت کھلا میدان تھا۔ اب خوبصورت مسجد بنا دی گئی ہے۔ دیگر مقاماتِ مقدسہ کی طرح یہ مسجد بھی سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کرم سے فضیلتوں کا مرکز بن گئی ہے۔

غارِ حراؑ

مکہ معظّمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر جبل النّور واقع ہے۔ یہ تقریباً دو ہزار فٹ بُلند ہے۔ اس کی چوٹی پر وہ مقدس غار واقع ہے جو غارِ حرا کے نام سے مشہور ہے اور تاریخ اسلام میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ ہدایتِ الٰہی کا نور یہیں سے ساری کائنات میں پھیلا اور جس کے انوار سے تاریکیاں دُور ہوگئیں۔ کائنات کے سربستہ راز بھی اسی غار میں جنابِ رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر منکشف ہوتے۔ یہیں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم منصبِ رسالت پر فائز ہوتے

منیٰ کے راستہ میں "جبلِ نور"

منیٰ میں مسجدِ خیف

جنابِ رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب عمرِ عزیز کے اکتالیسویں برس میں داخل ہوئے تو آپؐ تنہائی پسند ہو گئے۔ آپؐ کا زیادہ تر وقت غارِ حرا میں یادِ الٰہی اور غور و فکر میں گزرتا اور کئی کئی شب غارِ حرا میں رہ کر عبادت کرتے۔ یہیں ماہِ رمضان المبارک کی ایک مقدس شب کو قرآن کریم کی ابتدائی آیات وحی کے ذریعے آپؐ کے قلبِ اطہر پر نازل ہوئیں۔

حضرت جبریل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے آپؐ سے فرمایا۔

"پڑھیئے (اے نبیؐ) اپنے رَب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔

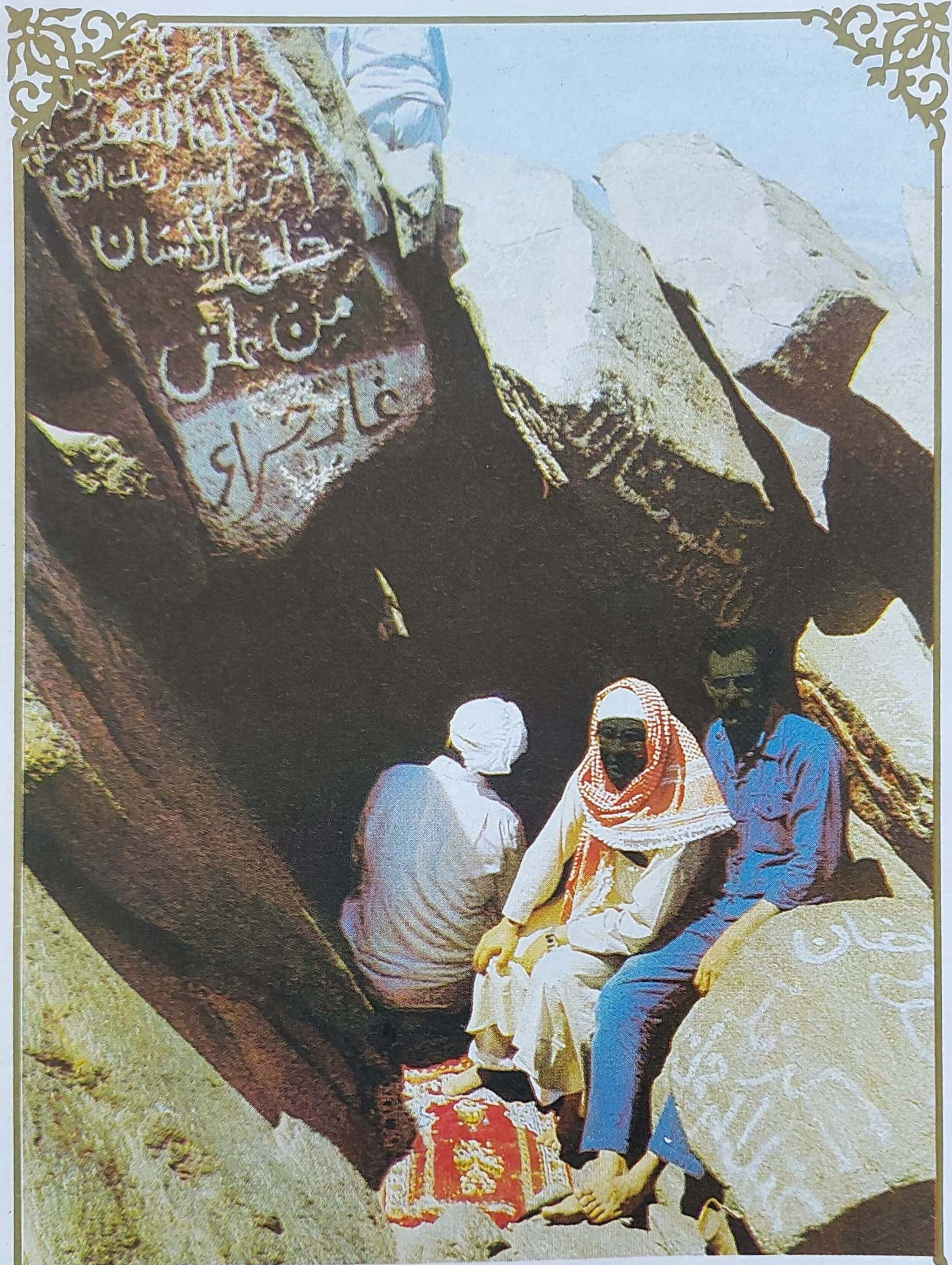
جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔

پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔

جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔

انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا نہ تھا۔"

یہی وہ سورۃ العلق کی ابتدائی ۵ آیات ہیں جو سب سے پہلے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قلبِ اطہر پر نازل کی گئیں اور قرآن کریم کی وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔



جبلِ نور پر واقع "غارِ حرا" کے سامنے عقیدت مند نفل ادا کر رہے ہیں

مناسکِ حج

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

مکہ سے منیٰ کو روانگی

منیٰ میں آج کے دن

ظہر

عصر

مغرب

عشاء پڑھنی ہیں

رات منیٰ میں قیام

حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ

فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرکے عرفات کو روانگی

ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے

وقوفِ عرفات

عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے

مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی

مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مُزدلفہ میں ادا کرنی ہیں

رات مُزدلفہ میں قیام کرنا ہے

ایک نظر میں

حج کا تیسرا دن
۱۰ ذی الحجہ

مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ کو روانگی

پہلے

بڑے شیطان کی رمی

پھر

قربانی کرنا

پھر

سر کے بال منڈانا یا کتروانا

پھر

طوافِ زیارت کو مکہ جانا

رات منیٰ میں قیام

حج کا چوتھا دن
۱۱ ذی الحجہ

منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے صبح صادق تک

پہلے

چھوٹے شیطان کی

پھر

درمیانے شیطان کی

پھر

بڑے شیطان کی

رمی کرنا ہے

طوافِ زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کریں

رات منیٰ میں قیام

حج کا پانچواں دن
۱۲ ذی الحجہ

منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے صبح صادق تک

پہلے

چھوٹے شیطان کی

پھر

درمیانے شیطان کی

پھر

بڑے شیطان کی

رمی کرنا ہے

طوافِ زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کرلیں

۱۳ ذی الحجہ کو اگر قیام کا ارادہ ہے تو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاسکتی ہیں مگر مکروہ ہے

نوٹ:۔ اس کے علاوہ حج کے بقیہ دنوں میں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں۔
طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۲ ذی الحجہ کی غروبِ آفتاب یعنی مغرب تک ہے۔
طوافِ زیارت سے، رات کے کسی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کے لئے منیٰ چلے جائیں۔

ایامِ حج

۸ رذی الحجہ سے ۱۲رذی الحجہ کے دن حج کے دن کہلاتے ہیں۔ یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں اور انہیں دنوں میں اسلام کا اہم رکن مکمل ہوتا ہے۔ ۷رذی الحجہ مغرب کے بعد ۸ رذی الحجہ کی رات شروع ہو جائے گی ۔ رات ہی کو منیٰ کے لئے روانگی کی سب تیاری کرلیں۔ سنّت کے مطابق پہلے غسل کریں تو افضل ہے، ورنہ وضو کریں اور اس غسل میں نیت احرام کی کریں۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو احرام کی چادریں باندھ کر سر ڈھک کر دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد جائے نماز پر ہی پہلے اپنا سر کھول لیں اور پھر دل میں حج کی نیّت کریں۔ زبان سے کہہ لینا بھی افضل ہے۔

حج کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ط وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ ط نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: "اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کرلے اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لئے برکت ڈال۔ نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔"

اس کے فوراً بعد قدرے بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ کہیں، آہستہ آواز سے درود شریف پڑھیں اور دعا بھی مانگیں اب آپ پر ایک دفعہ پھر احرام کی تمام پابندیاں لازم ہو گئیں، احتیاطاً ایک دفعہ یہ پابندیاں کتاب میں پھر دیکھ لیں۔ اگر آسانی سے ممکن ہو تو حرم شریف میں جا کر بیتُ اللہ کا طواف کریں اور واجب الطواف کی ۲ رکعت پڑھ کر پھر احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھ لیں اور حج کی نیت وہاں کریں، یہ افضل ہے، مگر لازمی اور ضروری ہرگز نہیں، اگر معلّم کی یا دوسری جس سواری سے آپ منیٰ جا رہے ہیں۔ اس کے جانے تک وقت اجازت دے تو ضرور جائیں کیونکہ آپ کو اپنی سواری جو منیٰ حاجیوں کو لے جا رہی ہے۔ اس کا خیال رکھنا ہے کہ کہیں آپ رہ نہ جائیں اور بعد میں پریشان ہوتے پھریں۔ اس لئے احتیاط لازم ہے۔ منیٰ کو روانگی ۸ ذی الحجہ کو فجر سے پہلے رات میں بھی کسی وقت ہو سکتی ہے۔ روانگی سے قبل احرام کی فاضل چادریں یا تولئے اگر ہیں، لوٹا، گلاس، کھانے اور چائے کے دو چار برتن اور چمچے، قربانی اور سفر کے دوران اخراجات کی رقم ساتھ لے لیں۔

اپنی ساری رقم ساتھ لئے پھرنا کسی طور مناسب نہیں۔ رقم کو اپنی رہائش گاہ پر کسی محفوظ الماری یا بکس میں مقفّل اور محفوظ کرنا ممکن نہ ہو تو کسی بینک یا معتبر اور مستند امانت دار کے پاس وقفے وقفے سے حسبِ ضرورت لے کر خرچ کرنے کے لئے رکھنا بھی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔ ایسے امانت دار کے طور پر مدرسہ صولتیہ جو پچھلے ایک سو دس سال سے حاجیوں کی خدمت کر رہا ہے۔ آپ بلا خوف و خطر یہاں اپنی رقم جمع کرا کے رسید حاصل کر لیں (مدرسہ صولتیہ، شارع جبل کعبہ، محلہ حارۃ الباب، حرم شریف کے مشہور دروازے باب العمرہ



منیٰ میں خیموں کی ایک بستی

سے پانچ چھ منٹ کے فاصلے پر واقع ہے۔)

۸ ذی الحجہ۔ حج کا پہلا دن

منیٰ کو روانگی

۸ ذی الحجہ کی صبح فجر کی نماز سے فارغ ہو کر منیٰ کی جانب کوچ ہو گا۔ اس سفر میں تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کو آپ کے یہ کلمات بہت پسند ہیں۔ جتنی کثرت سے حاجی اس کو پڑھیں گے، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا قرب حضور پاکؐ کے طفیل آپ کے ساتھ ہو گا۔ ساتھ ساتھ استغفار پڑھتے رہیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں۔ ظہر سے پہلے پہلے آپ انشاءاللہ منیٰ پہنچ جائیں گے، آپ کے معلّم نے آپ کے لئے خیمہ میں یا جہاں بھی قیام کی جگہ کا انتظام کیا ہے، وہاں آپ آرام کریں۔ یہاں کے مناسکِ حج میں آج ظہر، عصر، مغرب اور عشاء تک چار اور ۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنا شامل ہے۔ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی پانچ نمازیں منیٰ میں ادا فرمائی تھیں۔ منیٰ میں یہ دُعا پڑھیں :-

سُبحَانَ الَّذِی فِی السَّمَاءِ عَرشُہٗ۔ سُبحَان الَّذِی فِی الاَرضِ مَوطِئُہٗ۔ سُبحَانَ الَّذِی

فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ
فِی الْقَبْرِ قَضَائُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ
الْاَرْضَ ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ اِلَّا اِلَیْهِ ؕ

ترجمہ: "پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا ٹھکانا زمین میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا راستہ سمندر میں ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی حکمرانی آگ پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت جنّت میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا حکم آخری قبر میں ظاہر ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا حکم ہوا پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلند کیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو بچھایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا نہ کوئی سہارا ہے اور نہ جائے پناہ ہے"۔

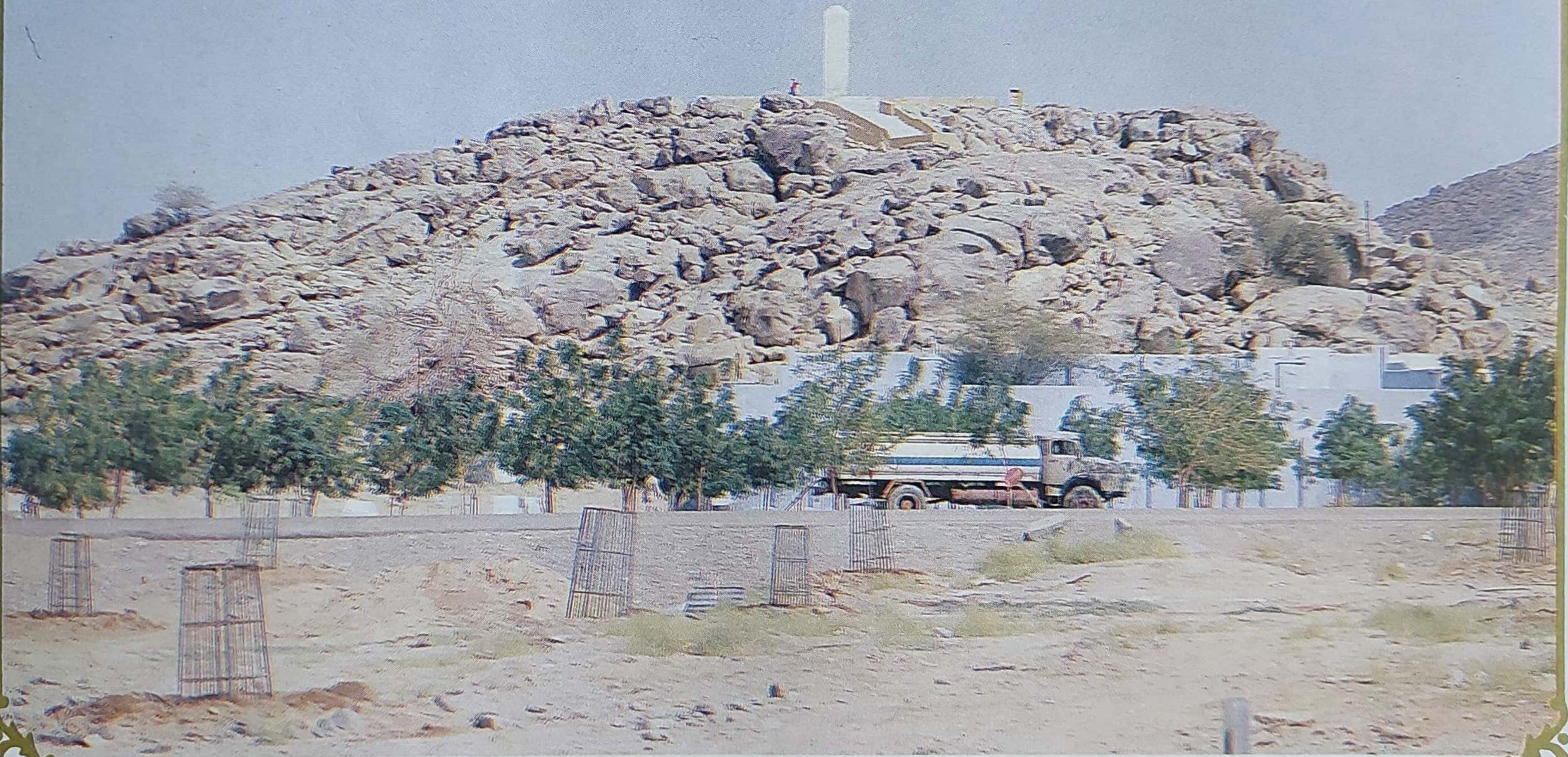
منیٰ کو دیکھ کر ذہن پھر ۴۵ صدیوں پیچھے چلا جاتا ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے ارادے سے منیٰ میں لاتے تھے اور انہیں ماتھے کے بل گرا دیا تھا تو اس وقت ان کی قربانی اس طرح قبول فرمائی گئی۔

"اور ہم نے ندا دی کہ "اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی" اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیہ میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا۔ اور اس کی تعریف و توصیف ہمیشہ کے لئے بعد کی نسلوں میں چھوڑ دی۔ سلام ہے ابراہیمؑ پر۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔" (الصّٰفّٰت ۱۰۴-۱۱۰)

آج کا سارا دن اور ساری رات منیٰ ہی میں بسر ہوگی۔ یہ عبادتوں کے دن ہیں، عبادتوں کی راتیں ہیں اور لوگ اس مالک کو یاد کرتے ہیں جو ان سب کا آقا ہے۔ رات اس کے حضور اس کی عبادت اور اس کی جناب میں گریہ زاری میں بسر ہوتی ہے۔ اللہ کا بندہ سب سے الگ اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ مانگتا ہے۔ شب کے ان تاریک لمحوں میں ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے جو اپنے پشیمان بندے کو دیکھتی ہے۔ رات میں استغفار پڑھتے رہیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں۔

۹۔ ذی الحجہ۔ حج کا دوسرا دن

فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کے بعد سورج نکل کر دھوپ جبلِ ثبیر پر پھیل جائے تو عرفات جانا اولیٰ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد فجر تشریف لے گئے تھے۔ آج مغفرت کا دن ہے آج یومِ عرفہ ہے۔ حج کا رکنِ اعظم، مسلکہ کی رو سے میدانِ عرفات میں ۹ ذی الحجہ کی دوپہر سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کچھ دیر کا قیام حج کا رکنِ اعظم ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔



عرفات کے میدان میں تاریخی پہاڑی - جبلِ رحمت۔

عرفات کو روانگی

آپ کو مکّہ معظّمہ سے منیٰ لانے والی گاڑی یہاں سے عرفات لے جائے گی۔ عرفات کی طرف جاتے ہوئے ان لمحات میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں مانگیں :

"اے اللہ! تیرے پیارے حبیبؐ نے جس میدانِ عرفات میں جاکر اُمّت کیلئے دعائیں مانگی تھیں، اسی میدان میں ہم تیرے پاس آرہے ہیں، اے اللہ تو ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رہنے میں ہماری مدد فرما۔"

قافلے فجر کی نماز کے بعد سے عرفات پہنچنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں انسانوں کا ایک سمندر آپ کو نظر آئے گا جس میں آپ بھی شامل ہیں۔ اس سمندر کی موجیں ایک دوسرے کے ساتھ لہراتی آگے بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ اب نہ قومیت کی پرواہ نہ زبان کا خیال، نہ رنگ کی پرواہ نہ نسل کا خیال، سب ایک دوسرے کے کندھے سے کندھے ملائے بڑھتے چلے جارہے ہیں، عرفات کی جانب۔ یہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ سب اللہ کے مہمان ہیں۔ ان سب کو اللہ نے بلایا ہے، یہ سب اللہ کی طلبی پر یہاں آئے ہیں اور پھر جس قدر ہو سکے، تلبیہ، درود شریف اور کلمہ چہارم جو حضور پاکؐ نے اس جگہ پڑھا اور پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ خوب پڑھیں، اور عرفات کے راستے میں یہ بھی پڑھتے ہوئے جائیں :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا خَیْرَ غَدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا قَطُّ۔ وَاَقْرِبْھَا مِنْ رِضْوَانِكَ۔ وَابْعَدْھَا مِنْ سَخَطِكَ



عرفات کے میدان میں مسجدِ نمرہ کا ایک اور منظر

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ۔ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ط

ترجمہ: ”اے اللہ میری تمام صبحوں سے اس صبح کو بہترین کر دے، اپنی رضامندی سے زیادہ قریب کر دے اور اپنے غصے سے زیادہ دُور کر دے

اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ذات کو چاہتا ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے اور حج کو قبول کر اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے محروم نہ کر اور میرے سفر میں برکت ڈال اور عرفات میں میری حاجت پوری کر۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے“۔

انسانوں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ظہر سے پہلے پہلے میدان عرفات پہنچ جائے گا۔ میدان عرفات میں پہنچ کر جبلِ رحمت پر نظر پڑتی ہے۔ یہی وہ پہاڑ ہے جس پر سرکارِ دوعالم جناب رسالتمآبؐ نے آخری حج کے موقع پر خطاب فرمایا تھا۔ حضور پاکؐ کے خطبہ حجۃ الوداع میں بیان کیا ہوا انسانیت کا منشور یاد آنے لگتا ہے، آپؐ نے فرمایا تھا۔

"نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر نہ کالا گورے سے افضل ہے اور نہ گورا کالے سے ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ "تقویٰ" ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔ عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کرسکتیں میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ "اللہ" کی کتاب ہے اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ ان ہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے تھے۔"

اور پھر ذہنوں میں قرآن پاک کی وہ آیت گونجنے لگتی ہے جو اسی میدان میں نازل ہوئی تھی۔ جب سرکارِ دو عالمؐ جبلِ رحمت سے خطبہ دینے کے بعد مسجدِ نمرہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے:۔

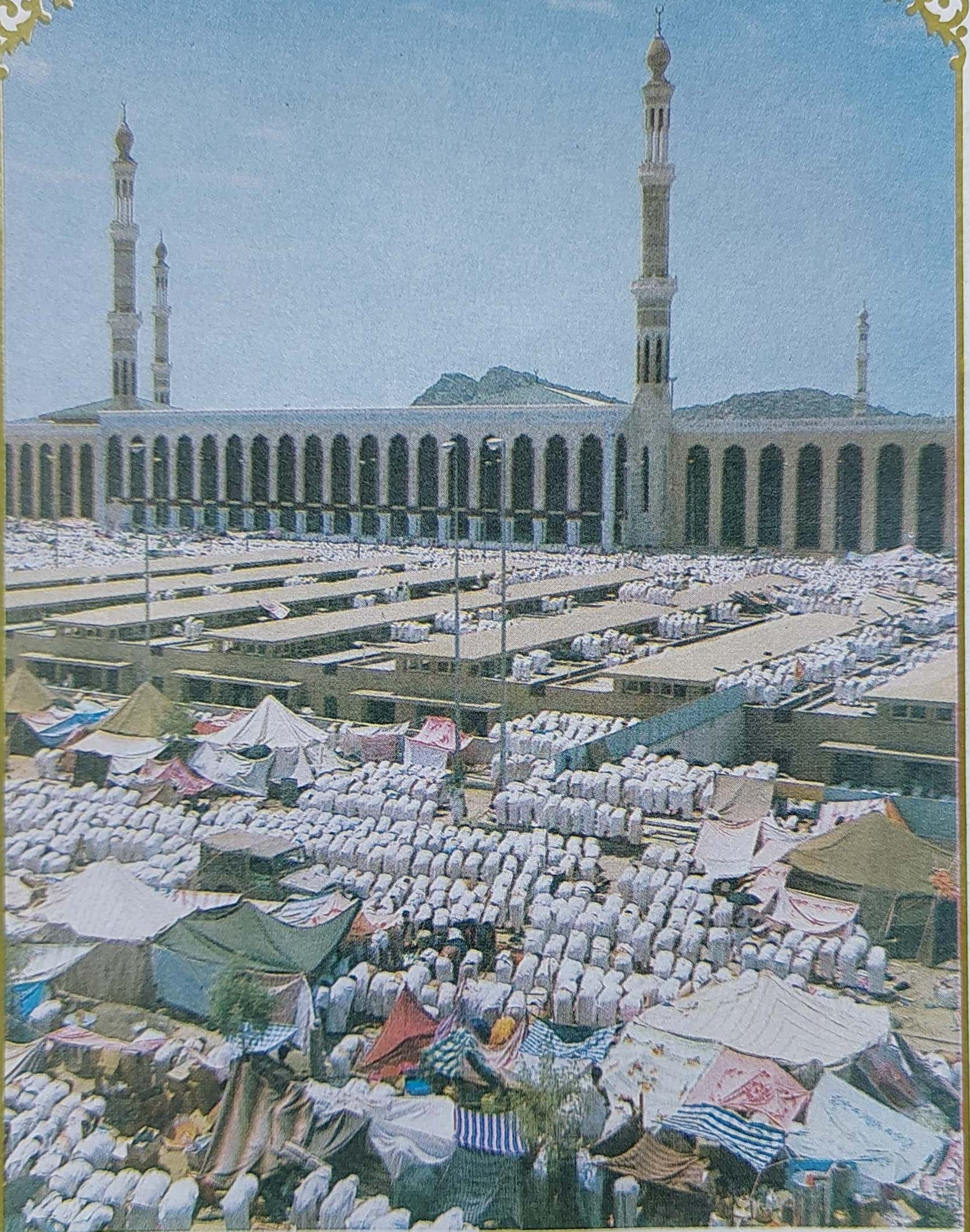
"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کرلیا ہے۔"

(المائدہ ۳)



مسجدِ نمرہ کا ایک اور دلکش منظر

عرفات پہنچ کر اپنے خیمے میں قیام کیجیے۔ عرفات کا میدان ایک عظیم الشان لق و دق میدان ہے
چاروں طرف اس کی حدود پر نشانات لگوا دیئے ہیں تاکہ وقوف عرفات سے باہر نہ ہو، عرفات
میں جس طرف سے داخل ہوتے ہیں۔ وہاں حضرت ابراہیمؑ کی قائم کی ہوئی ایک مسجد ہے، یہی
مسجدِ نمرہ ہے۔ میدانِ عرفات میں جہاں بھی جگہ ملے آپ ٹھہر جائیں۔ زوال سے پہلے توبہ
اور استغفار میں مصروف رہیں۔ مسئلے کی رُو سے آپ کو ظہر اور عصر کی نماز عرفات میں ادا کرنی
ہے۔ زوال کا وقت شروع ہوتے ہی مسجدِ نمرہ کے امام صاحب ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی
نمازیں ملا کر پڑھاتے ہیں۔ مسجدِ نمرہ میں جو امام صاحب نماز پڑھاتے ہیں وہ ریاض کے شہر سے آتے ہیں اور مسافر ہوتے
ہیں۔ عرفات کا میدان دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اس لیے مسجدِ نمرہ سے دور ٹھہرنے والوں کو مشورہ یہ ہے کہ وہ
مسجد میں جانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ ایک ہی شکل کے لاتعداد خیمے ہونے کے سبب زیادہ تر حضرات اپنے اپنے
خیموں میں پہنچنے کے بجائے بھٹک جائیں گے تو پھر بہت تکلیف ہوگی۔ چنانچہ اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا
کریں۔ وہ بہتر ہے۔ جیسے ہی اذان ہو، اپنے اپنے خیموں میں لوگ جمع ہو کر اپنے اپنے امام کے پیچھے صرف
نمازِ ظہر پڑھیں اور عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھیں۔ اس ضمن میں کسی سے حجّت اور جھگڑا نہ کریں۔ اگر کوئی مسجدِ
نمرہ کے علاوہ میدانِ عرفات میں دونوں نمازیں ملا کر پڑھ لیتا ہے اور اگر آپ مفتی، معلّم یا عالم ہوں پھر بھی اس کو روکنے کی
کوشش میں وقت ضائع نہ کریں، یہ دن اِدھر اُدھر کی باتوں میں یا کسی اور کام میں گزارنا نہیں چاہیے بلکہ عبادت اور دعاؤں میں گزارنا چاہیے

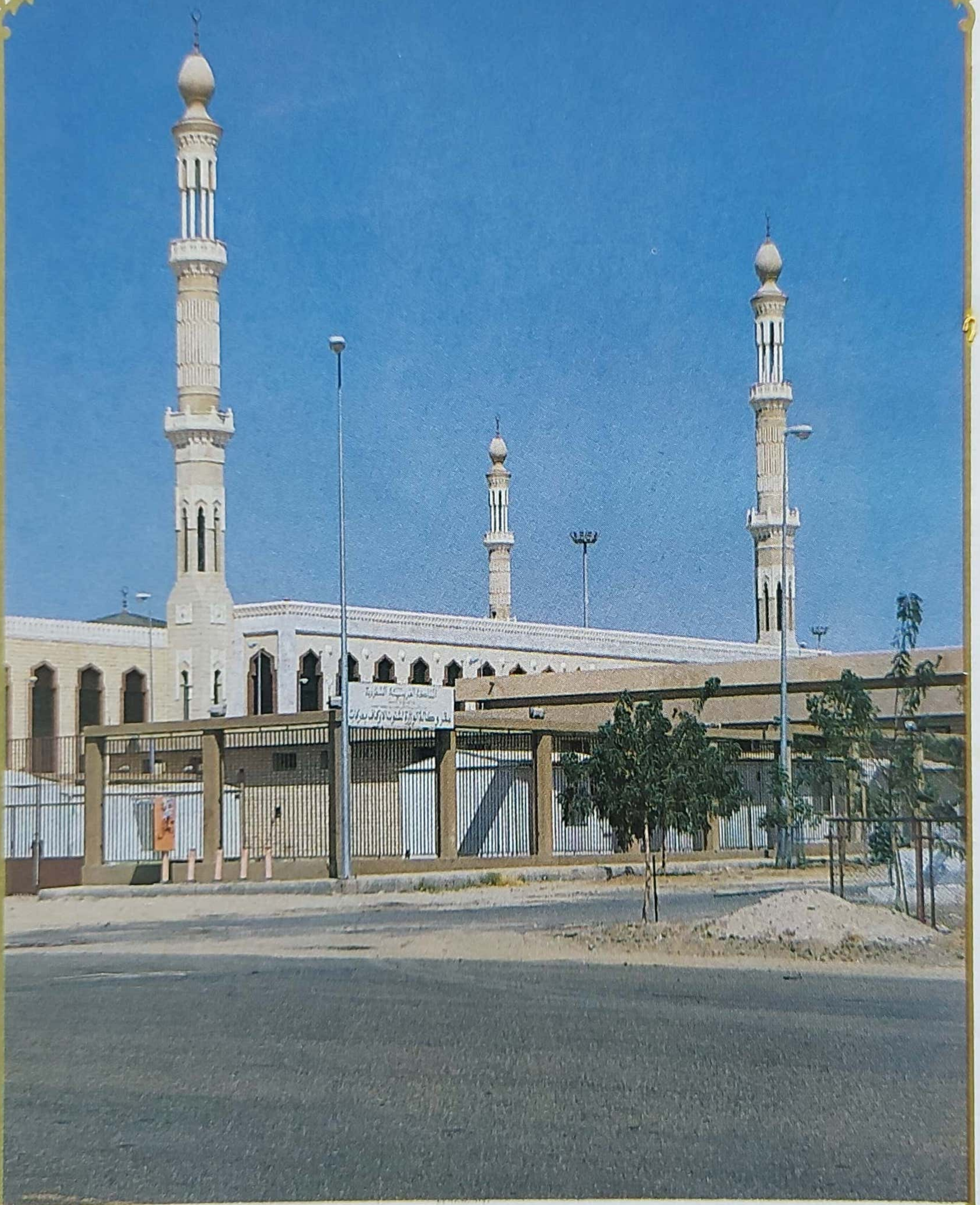


مسجدِ نمرہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جارہی ہیں

وقوفِ عرفات

ایک تھوڑے سے حصّہ میں ۲۰ لاکھ کا ایک شہر آباد ہوگیا ہے۔ ایک ایسا شہر جس کے ہر فرد کا ایک لباس۔ جن کے لب پر ایک ہی نام۔ جس کے ہر فرد کے دل میں ایک ہی آرزو کہ " اللہ " اس کی توبہ قبول کرلے۔ اس کے گناہوں کو معاف کردے۔ یہ دنیا بھر کے بکھرے ہوئے انسانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہے، جو ہر سال ہوتا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اِنشاءَ اللہُ

وقوفِ عرفات کا وقت عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے۔ نماز سے فارغ ہوکر وقوف میں مصروف ہو جائیں۔ ممکن ہو سکے تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر مغرب تک وقوف کیجئے، اگر پورا وقت کھڑے رہنا مشکل ہو تو جتنی دیر کھڑے رہنے کی طاقت ہو کھڑے رہیئے۔ وقوف کے وقت بیٹھنا بلکہ لیٹنا بھی جائز ہے۔ یہ وقت اور مقام دعاؤں اور مناجاتوں اور توبہ و استغفار کی قبولیت کا ہے اور ایسا مبارک وقت سال بھر نہیں ملتا۔ نیز میدانِ عرفات جیسی مقدس جگہ اور کہیں نہیں مل سکتی۔ پتہ نہیں زندگی میں دوبارہ اس بارگاہِ رحمت میں حاضری کا موقع نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ہر دعا دل سے مانگیں۔



عرفات کے میدان میں مسجدِ نمرہ

حضورؐ نے عرفات کے میدان میں اپنی اُمّت کو نہیں بھلایا اور رو رو کے مغرب کے وقت تک اُمّت کے لئے دعائیں مانگیں۔ اس محبوبؐ کے اوپر اگر عرفات میں ہم درُود نہیں بھیجتے تو پھر کامیابی کیسے ہو سکتی ہے۔ اس لئے حضور پاکؐ پر بے انتہا درود بھیجیں اور ۱۰۰ مرتبہ کلمہ چہارم ضرور پڑھیں حضور پاکؐ نے اور ان سے پہلے جتنے انبیاءؑ آئے ہیں۔ سب نے اس کلمہ کو اپنے لئے دعا کا درجہ دیا ہے۔

اپنے والدین کے لئے دعا مانگیں، جس کے والدین فوت ہو گئے ہوں ان کی مغفرت کے لئے دعا مانگیں۔ اُمّت کے لئے صحابۂ کرامؓ کے لئے۔ ملک کے لئے بھی دعا مانگیں ان دعاؤں کو مانگتے ہوئے نہایت عجز و انکساری سے کام لیں، بالکل ایسے ادب سے کھڑے رہیں جیسے آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے دربار میں کھڑے ہیں، ہاں یہ اللہ ربّ العزت کا دربار ہی تو ہے اور آپ اس کی آغوشِ رحمت میں کھڑے ہیں خوب گریہ وزاری کریں، روئیں اور دل کھول کر روئیں یہ قیمتی وقت اپنی ذات کو اللہ سے قریب لانے کا ہے۔

عصر کا وقت قریب آتا جا رہا ہے۔ قبولیت کا وقت، بندے اپنے آقا سے اتنے قریب ہیں کہ شاید اللہ سے قریب ہونے کا اتنا نادر موقع نہیں ملے گا۔ یہی توبہ کا وقت ہے۔ یہی استغفار کی ساعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد آنے لگتا ہے۔

"پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں"۔

اب دلوں کو مکمل یقین کہ ان کی عبادت قبول ہو گی۔ توبہ کرنے والوں کو کامل یقین کہ ان کی توبہ قبول ہو گی وہ بے اختیار اللہ کو پکارتے ہیں۔

وقوفِ عرفات کی دُعا

یہ دعا قرآن پاک کی آیتوں اور ماثور و مقبول دعاؤں کا اردو ترجمہ ہے تاکہ ہر شخص سمجھ کر اور دل لگا کر پڑھے، ہر زبان کا پیدا کرنے والا آپ کی زبان کو جانتا اور سمجھتا ہے، انتہائی عجز و انکسار کے ساتھ اس کو پڑھیے۔ دل اور آنکھیں بھی دعا میں زبان کا ساتھ دیتی رہیں۔

"اے میرے اللہ! تو نے ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے کہ "مجھ سے مانگو میں پورا کروں گا"۔

اے ہمارے اللہ! ہماری کوتاہیوں سے درگذر فرما، ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما، اپنی رحمت و کرم سے ہمارے تمام کاموں میں آسانیاں پیدا کر۔

اے اللہ! میں اس مبارک سفر میں اور اس میدانِ عرفات میں تجھ سے تیری دائمی خوشنودی اور رضامندی کے ساتھ ہر قسم کی آسانی اور سہولت کا طلب گار ہوں، تو ہی ہمارا رفیق و مددگار ہے، تو ہی ہمارے بال بچّوں اور گھر والوں کا محافظ و نگہبان ہے اس سفر کی ہر زحمت کو قبول فرما اور ہر کام میں ہمیں نیک نیتی پر قائم رکھ۔ میں اس میدانِ عرفات میں سچّے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا میرا کوئی معبود و مالک نہیں اور حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم تیرے خاص بندے اور برحق رسول و پیغمبر ہیں۔

اے دنیا و آخرت کے مالک، اے بے پناہ رحمت و بخشش والے، مجھ پر تیری کس قدر بے شمار نعمتیں ہیں جن میں ہر نعمت پر تیرے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتا، مجھ پر

رحم و کرم کرنے والے، مجھے فقر و تنگدستی سے ذلیل نہ کر، قرض کی بدنامی سے مجھے بچا اور جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان کو مجھ سے واپس نہ لے، صحت و عافیت کی زندگی عطا فرما، اپنی تمام نعمتوں پر تجھے یاد کرنے، تیرا شکر اور عبادت کا پورا حق ادا کرنے میں میری مدد فرما، ہر قسم کے شر و فساد اور اس زمانہ کے ہر فتنہ سے میری اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما، تو ہی اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

اے ہمارے اللہ! ہماری نماز، ہمارا حج، ہماری زکوٰۃ، ہمارے روزے، ہماری طرف سے قربانی، ہماری زندگی اور موت صرف تیرے لئے ہے، میں تجھ سے تیری رضا، تیری رحمت، تیری خوشنودی کا طلبگار ہوں۔ یہ سب کچھ میری عاجزانہ کوشش ہے اور تجھ پر میرا بھروسہ ہے۔

اے میرے اللہ! میں اس وقت تیری پاک سرزمین اور رحمت کے زیر سایہ ہوں، یہ وقت تیری رحمت و مغفرت اور بخشش کا ہے، توبہ کرنے، گناہ معاف کرانے اور تیرے کرم و احسان کی امید کا ہے، ہماری دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے کا یہ خاص مقام ہے۔ ہر شخص اپنی دعائیں تیری بارگاہ میں پیش کر رہا ہے اور تو ہی اپنی رحمت سے ان کو قبول کرنے والا ہے۔ اس میدانِ عرفات میں جو آج تیری تجلّیات اور برکتوں کا ایک خاص دن اور مقام ہے میری یہ حاضری عمر بھر میں آخری نہ ہو اور بار بار مجھے یہاں حاضری کی سعادت و نعمت حاصل رہے۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت نصیب فرما، ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح فرما، تاکہ ہم گمراہیوں سے دُور رہیں اور ان مقبول بندوں میں شامل فرما جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں، تو پاک اور بے عیب ہے، ہم تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے۔ ہم تیری نعمتوں کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ تو ہی سب سے زیادہ رحیم و کریم ہے اور ہر مانگنے والے کو سب کچھ دینے والا ہے۔ اے کریم ہمیں عافیت و سلامتی عطا کر، اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی ہمت و توفیق نصیب کر، ہماری یہ زندگی تیری امانت ہے۔ اس لئے برحق دینِ اسلام پر ایسی حالت میں ہم تیرے سامنے حاضر ہوں کہ تو ہم سے ہر طرح خوش اور راضی ہو۔ تیرے سوا میرا کوئی مالک، میرا کوئی پالنے والا اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کلمہ پر میری زندگی ختم ہو۔

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ؕ

تو ہی آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور دنیا و آخرت میں ہمارا مالک و مددگار ہے اس تمنّا کو قبول فرما کر سچے مسلمان کی طرح میرا انجام بخیر ہو۔ تیرے نیک اور مقبول بندوں کی رفاقت حاصل رہے۔ تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت میں لے رکھا ہے۔ تو ہر چیز سے باخبر ہے تیری بتائی ہوئی راہ پر ہمیشہ چلنے، گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ تو نے ہمیں جتنا علم دیا ہے ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے تو ہی سب کچھ جاننے

والا ہے۔ میں تجھ سے دین و دنیا میں ہر طرح کی خیر، ہر آفت سے سلامتی اور ہر مصیبت سے عافیت کا امیدوار ہوں، اپنے گناہوں کی معافی کے ساتھ تیرے غضب اور دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! میرے سننے، میرے سمجھنے اور دیکھنے کی قوت کو ہمیشہ قائم رکھ اور میرے دل کو اپنے نور سے بھر دے، مجھے مال و دولت کے شر اور اس کی برائیوں سے اپنی پناہ میں رکھ، فقر اور تنگدستی کی ذلّت اور بُرے انجام سے ہمیشہ مجھے بچا، دل کی تاریکی، قبر کی سختی اور عذاب سے اپنی پناہ میں رکھ، تیرے سوا کوئی بچانے اور نجات دینے والا نہیں۔

اے اللہ! میری التجا ہے کہ ہر وقت تیری یاد، تیری عبادت، تیری بندگی، ہر صورت سے تیری تابعداری کا حق ادا کروں، قرآنِ پاک کی تلاوت کو میرے دل کی بہار، میری آنکھوں کا نور اور میرے رنج و غم کو دُور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

اے اللہ! تو اپنے کسی بندے پر اس کی طاقت اور برداشت سے زیادہ بار نہیں ڈالتا، ہر ایک جو کچھ کرے گا، اس کا نتیجہ پائے گا اور اپنے کیے کو بھگتے گا، اگر ہم بھول چُوک سے کوئی غلطی کر جائیں تو ہماری گرفت نہ کر، ہمیں ہر قسم کے کفر و نفاق، باہمی مخالفت، بداخلاقی، بدنیتی سے اپنے حفظ و امان میں رکھ، دل میں پیدا ہونے والے بُرے خیالات، اپنے کاموں کی ابتری اور زندگی میں ہر بلا اور مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں تو ہمیں اچانک اور بے خبری میں ہلاک نہ کر، ہمیں یکایک اپنی پکڑ اور گرفت میں نہ لے ہم

کو ہر حق ادا کرنے، حق بات ماننے اور حق بات کہنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! میں ایسے علم سے جو آخرت میں کام نہ آئے اور ایسے عمل سے جو تیرے یہاں قبول نہ ہو اور ایسے قلب سے جو تیری یاد سے غافل رہے اور ایسی نفس پرستی سے جس کی حرص و ہوس کسی طرح کم نہ ہو اور ایسی دعا سے جو تیرے یہاں منظور نہ کی جائے ان سب چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! تو پاک اور ہر طرح سے بے عیب ہے، ہم تیری عبادت، تیری فرمانبرداری اور تیری نعمتوں کے شکر کا پورا حق ادا نہ کر سکے تو اپنی محبّت اور ایمان کو ہمارے دلوں کی زینت بنا دے، بد اعمالی اور سرکشی سے ہمیں بچا۔ دین و دنیا میں اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لئے جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے، ان سب کے لئے تیری رحمت تیری پردہ پوشی کا طلبگار ہوں۔ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندگی دے کر اٹھائے گا۔

اے اللہ! تو ہی ہماری تمام ضرورتوں اور کاموں کو پورا کرنے والا، دنیا و آخرت میں ہمارا مرتبہ بلند کرنے والا، ہماری دَرد بھری آواز کو سننے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، اے سب کچھ جاننے والے ہمارے دلوں کو پاک کر، ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔ ہمارے گھر والوں اور تمام مسلمان بھائیوں کو ہر مصیبت، ہر پریشانی اور تمام آفتوں سے اپنے حفظ و امان میں رکھ۔ اے بیکسوں کی سننے والے ہم

سب کو پھیلنے والی بیماریوں خاص طور سے لاعلاج بیماریوں بلاؤں، قحط، گرانی سے بچا اور ہر قسم کے کھلے ہوئے یا پوشیدہ گناہوں ناپسندیدہ کاموں سے ہم سب کی حفاظت فرما۔

اے اللہ! مسلمان اپنی بداعمالی، سرکشی اور گمراہیوں کی بدولت ہر جگہ بہت سخت مصیبت اور آزمائش میں مبتلا ہیں، اے پریشان حالوں کی دعا کو قبول کرنیوالے، ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہم پر اُن لوگوں کو غالب اور برسرِ اقتدار نہ کر جو تجھ سے نہیں ڈرتے اور ہم پر رحم نہیں کرتے۔

اے ہمارے اللہ! جو تیری راہ میں سربکف ہیں، جم کر صبر و ہمّت سے تیرے دشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں، تیرا نام بلند کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، جو دین کی خدمت و مدد کر رہے ہیں، جو اسلام کو دشمنوں سے بچانے پر تلے ہوئے ہیں اور وہ مسلمان جو تیرے دشمنوں کے ملک میں بے کس اور بے بس ہیں، تیرے دشمنوں میں گھرے ہُوتے ہیں، بے یار و مددگار مظلوموں کی طرح اپنے ملک میں رہتے ہیں، اے زبردست قدرت والے اللہ! اپنی رحمت و کرم سے ان سب کی مدد فرما، اسلام اور مسلمانوں کو عزّت اور قوت اور برتری عطا فرما، دین کا نام بلند کر اور جو تیرے دین کی سچّی خدمت و مدد کرتے ہیں ان کی تائید و امداد فرما اور جو مسلمانوں کو ذلیل کریں، ان کو ذلّت و خواری میں مبتلا کر، اے مدد چاہنے والوں کے زبردست مددگار، اے مظلوموں

کی فریاد سننے والے ہماری حفاظت فرما۔ ہمیں نصرت و کامیابی عطا فرما۔

اے ہمارے اللہ! اے عزت و عظمت کے مالک، اے ہمیشہ قدرت و اختیار رکھنے والے، اے سخت گیر اور زبردست قوت والے، اپنے حکم و ارادے کو فوراً پورا کرنے والے، ان کافروں اور مشرکوں پر لعنت اور اپنا غضب نازل فرما جو تجھ سے ہمارا تعلق ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تیرے چاہنے والوں اور تیرے ان بندوں کی خوں ریزی کرتے رہتے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہیں، تو ہمارے دشمنوں کی مدد کرنے والوں میں جدائی اور اختلاف پیدا کر دے اور دشمنوں کی ہر جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام دشمنوں پر اپنا وہ غضب و عذاب نازل فرما، جس سے کسی ظلم و ستم کرنے والے کو کبھی پناہ نہ مل سکی، وہ ظالم جنہوں نے بے گناہ مسلمانوں کی خوں ریزی کی، ان کے مال و دولت پر قبضہ کیا، ان کی آبرو اور عزت پر دست درازی کی، تو ہی ہماری جانب سے ان دشمنوں کا مقابلہ کر، ان کے شر و فساد سے ان کی سازشوں سے، ان کے خطرناک ارادوں سے ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھ۔

اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد اور تمام متعلقین کو ان تمام چیزوں اور بلاؤں سے جو ہمارے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں جن سے ہمارا ایمان کمزور اور بصیرت ختم ہو گئی، ہمارے دل پتھر بن گئے۔ حیا، غیرت اور شرم کم ہو گئی۔ ہم میں ہر قسم کے گناہ پھیل گئے۔ ہم ہر طرف سے ان گناہوں میں پھنسے ہوئے ہیں، ہمارا ملک، ہماری آبادیاں تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلّم کے دشمنوں سے بھری ہوئی ہیں، اے رحیم وکریم! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ان دشمنوں کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھ، ہماری ہدایت اور اصلاح فرما، ہماری حالت روز بروز ابتر ہوتی جا رہی ہے ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ہماری دعاؤں کے لئے قبولیت کے دروازے کھول دے، تو ہی ہر پریشان حال اور بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے، اے بے پناہ قدرت وعظمت والے پروردگار، ہم کو دوسری قوموں کے لئے لقمۂ تر نہ بنا جس طرح کہ کھانے والے بھوک میں دسترخوان پر لپکتے ہیں ہم کو اپنی کثرتِ تعداد کے باوجود خس وخاشاک کی طرح سیلاب بہا کر نہ لے جاتے۔ ہمیں وہ ایمانی قوت عطا کر جس سے ہمارے دشمنوں کے دلوں پر ہماری ہیبت اور رعب قائم رہے۔ ہمارے دلوں میں کمزوری اور خوف پیدا نہ ہو اور ہمارے دلوں پر دنیا کی محبت غالب نہ آئے۔

اے اللہ! رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین کی تائید وحفاظت فرما۔ دین کی مدد کرنے والوں کی نصرت فرما، جس نے اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی، توہین بے عزتی کی، تو اسے ذلیل وخوار کر دے۔

اے اللہ! تو جبّار وقہار ہے، اپنا غضب، اپنا عذاب اور ہر قسم کی بلائیں اپنے دشمنوں پر نازل فرما، ان کے دلوں میں خوف ودہشت پیدا کر دے، ان کی شکل وصورت کو بگاڑ دے، تو ہی ہمارے دکھ درد کو سن سکتا ہے، تجھ ہی سے ہم مدد کے طلبگار ہیں تیرے سوا ہمارا کوئی معین ومددگار نہیں۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کی اصلاح فرما دے، ہم میں باہمی محبّت وہمدردی

پیدا کر دے اور آپس کے جھگڑوں، ایک دوسرے کی اذیت، بغض و عداوت سے محفوظ رکھ۔ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ محبّت کا تعلق اور بھلائی کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ اور اس میدانِ رحمت میں اپنے تمام گناہوں کی معافی کی امیّد لے کر آئے ہیں، ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہ رکھ"تو بڑا رحیم و کریم ہے" ہمارے حال پر رحم و کرم فرما، گناہوں سے ہماری حفاظت فرما تاکہ ہم تیرے عذاب سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔

اے اللہ! ہمارے ملک اور ہمارے وطن پاکستان کی بھی حفاظت فرما، اسے اپنی امان میں رکھ اور اسے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ۔ اے رب العزّت اگر کچھ لوگ ملک میں بدامنی، انتشار اور عصبیت پھیلانا چاہتے ہوں تو انہیں اپنے ناپاک ارادوں سے باز رکھ اور انہیں توفیق دے کہ ان کے دلوں میں اپنے ملک کی محبّت، اپنے ملک کے استحکام اور بقا کے لئے کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو، اے اللہ! اگر کچھ لوگ منفی انداز میں سوچتے ہوں، انہیں مثبت انداز میں سوچنے کی توفیق عطا فرما۔ جو لوگ تخریبی ذہن رکھتے ہوں انہیں تعمیری ذہن میں بدل دے۔ اے ہمارے پروردگار! پاکستان کے ہر شہری کو یہ توفیق دے کہ اس کا دل تعصب گروہ بندی اور فرقہ پرستی کے گھناؤنے خیالات سے پاک ہو، اور وہ ہر فرقے اور ہر طبقے کے بھائیوں کے ساتھ محبت و آشتی اور امن اور سکون کے ساتھ رہے۔ اے اللہ ہم سب کو حلال کی روزی حاصل کرنے کی توفیق

عطا فرما۔ رشوت، نفع خوری، ذخیرہ اندوزی اور حرام اور ناجائز طریقوں سے کمانے کے رجحان کو مٹا دے اور تو نے اپنے کلام کے ذریعے قرآن حکیم میں جائز طریقوں سے روزی کمانے کے جو اصول بتائے ہیں اور جن احکامات کی تلقین کی ہے" لوگوں کو ان پر کاربند کر اور ان کے دلوں میں اپنا خوف پیدا کر، اے پاک پروردگار! ہماری سرزمینِ پاک کو ہر برائی سے پاک کر دے اور پاکستان کو حقیقی معنٰی میں اسلام کا مضبوط قلعہ بنا دے اور ان لوگوں کو ہمت، جرأت اور استقامت دے جو اس پاک سرزمین پر اپنی اپنی بساط کے مطابق تیرے احکامات کے نافذ کرنے کی سعی اور کوشش کر رہے ہیں، اے اللہ! ان لوگوں کو کامیابی سے ہمکنار کر جو زندگی کے مختلف شعبوں میں دین کی خدمت کر رہے ہیں، انہیں اس کا اجرِ جمیل عطا فرما۔ آمین یارب العالمین۔"

ہر چہرے پر وقوفِ عرفات مکمل ہونے پر خوشی کا اجالا اور آنکھوں میں پاکیزگی کا نور پھیل جاتا ہے۔ اب میدانِ عرفات سے کوچ کا حکم ہے۔ مغرب کا وقت ہو گیا ہے۔ آج زندگی میں پہلی بار مغرب کی نماز اس وقت ادا نہ کرنے کا حکم ہے۔ اب وہ شہر جو میدانِ عرفات میں آباد تھا۔ مزدلفہ کی جانب روانہ ہو گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"پھر جب عرفات سے چلو تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اُس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اُس نے تمہیں دی ہے، ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے۔" (البقرۃ ۱۹۸)

مسجدِ نمرہ، مغرب کے وقت کا ایک منظر

عرفات کا میدان، مغرب کے وقت

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی

جب آفتاب غروب ہو جائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔ عرفات اور منیٰ کے درمیان منیٰ سے مشرق کی جانب، حدودِ حرم میں داخل ہو کر ایک تین میل کا میدان ہے اسی کو مزدلفہ کہتے ہیں۔ اس میدان کے آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے مشعرِ حرام کہتے ہیں۔ راستہ میں تسبیح، ذکر اور تلبیہ کہنے میں مصروف رہیں۔ مزدلفہ میں پہنچ کر مشعر حرام کے آس پاس ٹھہرنے کی کوشش کریں، کیونکہ حضور پاکؐ نے مشعرِ حرام کے پاس قیام فرمایا تھا۔ ورنہ حدود مزدلفہ میں جہاں بھی جگہ مل جائے بہتر ہے۔

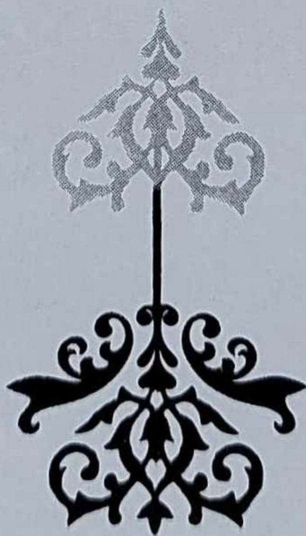
عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستے میں بھی مغرب کی نماز نہ پڑھیں، یاد رکھیں جب عشاء کا وقت ہو جائے تو مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ پہلے مغرب کے فرض باجماعت ادا کریں پھر تکبیر تشریق اور لبیک کہیں اور پھر عشاء کی نماز کے فرض باجماعت ادا کریں، مغرب کے فرضوں کے درمیان کوئی سُنت یا نفل نہ پڑھیں اور بلا ضرورت کوئی دوسرا کام بھی نہ کریں۔

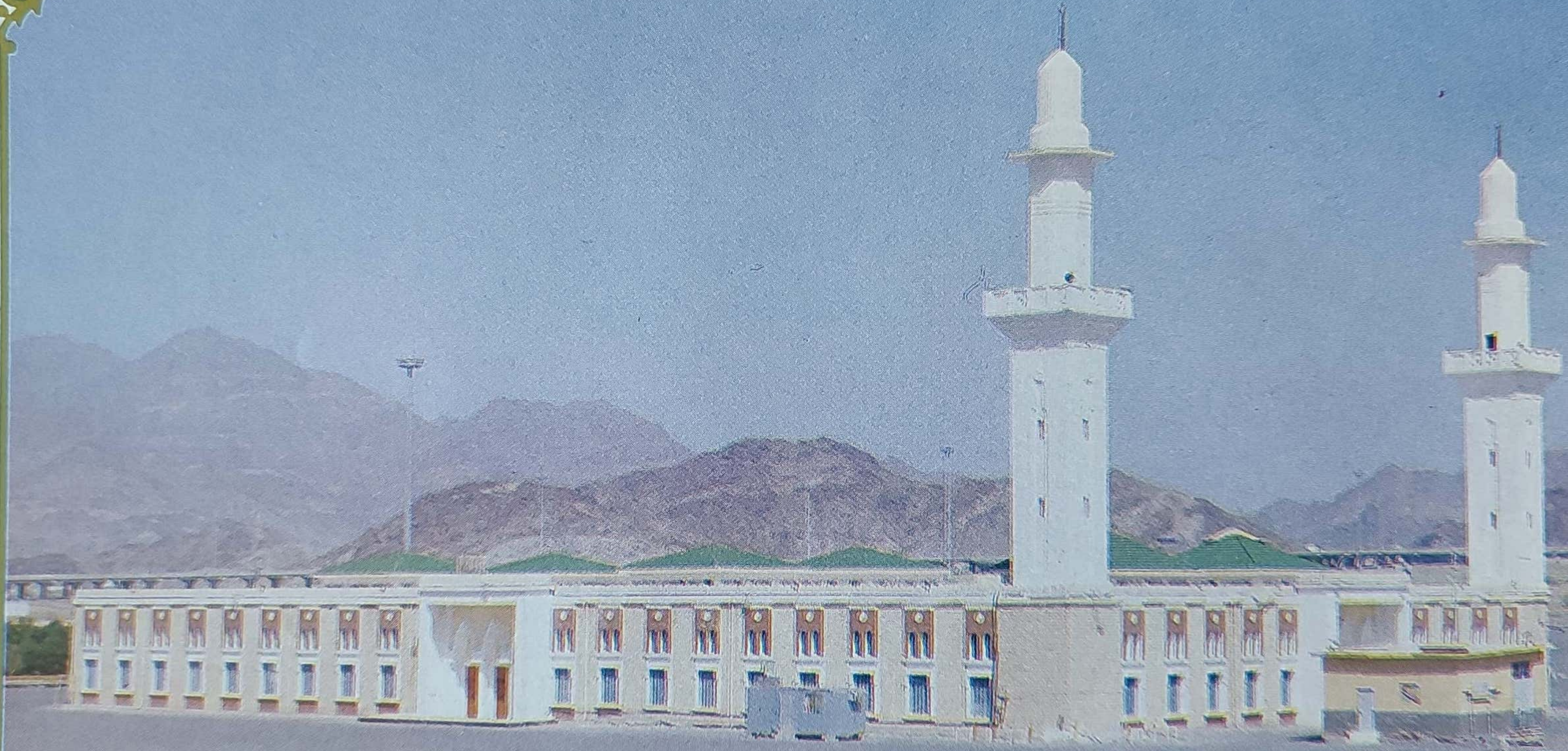
یہ رات آپ کو مزدلفہ میں بسر کرنی ہے۔ اس وقت آپ کو تھکاوٹ ضرور ہو گی۔ اس لئے نماز سے فارغ ہو کر بے شک آپ گھنٹہ دو گھنٹہ سو جائیں اور پھر تازہ دم ہو کر عبادت میں مشغول ہو جائیں۔ یہ رات شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔ اس رات کو انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے مزدلفہ میں رات بسر کرنے والوں کو رحمتِ الٰہی اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔ یہ رات خوش نصیب لوگوں کو میسّر آتی ہے۔ بہتر ہے کہ رات جاگ کر گزاری جائے، عبادت، ذکر، استغفار

توبہ اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ نفل پڑھیں۔ رات بھر اپنے لیے اپنے اہل وعیال کے لیے اپنے والدین کے لیے بخشش اور صحت وکرم کی دعا مانگیں، یہ رحمت اور بخشش کی رات ہے آج کی رات دل سے نکلی ہوئی کوئی دعا واپس نہیں لوٹتی بلکہ ہر ایک کو شرف قبولیت حاصل ہوگا۔

مزدلفہ میں ساری رات جاگنا افضل ہے لیکن لیٹنا یا سونا منع نہیں ہے، مگر زندگی پڑی ہے سونے کے لیے۔ ایسی رات زندگی میں بار بار کب آتی ہے۔ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ جو دعا عرفات میں اُمت کے لیے قبولیت سے رہ گئی تھی وہ اس رات میں مقبول ہوگئی اس رات کا کتنا بڑا اعزاز ہے۔ کتنا بڑا مقام ہے۔ فجر کی نماز صبح وقت پر، صبح صادق ہوجانے پر ہی پڑھیں۔ معلّم کے آدمی کے کہنے پر وقت سے پہلے وقت مان کر نہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ صبح کو منیٰ کی روانگی میں جلدی کرنے کی خاطر حجاج کو نماز سے فارغ ہوکر جلد تیار ہوجانے کے لیے وقت ہونے سے پہلے ہی "وقت ہوگیا" کہنا شروع کر دیتے ہیں، آپ اس وقت تک نماز نہ پڑھیں، جب تک فجر کا وقت نہ ہوجائے۔ اس سے جھگڑا بھی نہ کریں، پیار سے سمجھائیں کہ حکومت کی توپ کا گولہ چھوٹتا ہے اُس وقت فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے۔ البتہ آپ اپنی تیاری رکھیں گاڑی وغیرہ دیکھ لیں۔ پھر وقت ہونے پر فجر کی نماز ادا کرلیں۔ نماز کے بعد تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے۔ وقت پر نماز ادا کرنے سے یہ واجب بھی پورا ہوجاتا ہے اور طلوع آفتاب سے ذرا پہلے تک مزدلفہ میں رہنا سُنّت ہے۔ یہاں میدان میں سے رات ہی کو ایک تھیلی یا لفافے میں منیٰ میں شیطان کو مارنے کے لیے، کنکریاں دھو کر رکھ لیں

پاک صاف، نہ زیادہ چھوٹی اور نہ زیادہ بڑی، تقریباً تین چنے کی کم و بیش جسامت کی یا کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی ہو سکتی ہے لیکن اس سے بڑی نہیں۔ پہلے دن صرف سات کنکریاں جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو مارنے کے لیے آپ کو منیٰ کے لیے روانہ ہونا ہے۔ سات کنکریاں تو آپ کو مارنی ہیں، احتیاطاً دو یا تین زیادہ رکھ لیں، ہو سکتا ہے بڑے شیطان تک پہنچتے پہنچتے غلطی سے ایک آدھ گر جائے تو پریشانی ہوگی۔





مزدلفہ میں مسجد ۔ مشعر الحرام

۱۰۔ ذی الحجہ حج کا تیسرا دن

آج دسویں ذی الحجہ ہے۔ حج کے مشاغل کی وجہ سے عید الاضحیٰ کی نماز حاجیوں کو معاف کر دی گئی ہے۔ آج کا دن بڑا مصروف دن ہے اور اس دن ہر حاجی کو بہت سے کام سرانجام دینے ہیں۔

پہلا واجب وقوفِ مزدلفہ

مزدلفہ میں فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد چند منٹ وقوف کریں اور حسبِ سابق ادب و احترام اور عجز و انکساری سے توبہ و استغفار کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، سورج نکلنے سے چند منٹ پہلے وقوف کا وقت ختم ہو جاتا ہے اگر کسی نے فجر کی نماز میں ہی وقوف کی نیت کر لی یا راستہ چلتے چلتے ہی وقوف کی نیت کر لی اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تلبیہ کہہ لیا تب بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا اور ان میں سے کچھ نہ کیا تاہم ذرا سی دیر وہ اس وقت مزدلفہ میں رہا تو اس کا وقوف ہو جائیگا۔

دُوسرا واجب جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی

۱۰ ذی الحجہ کا سورج طلوع ہو گیا۔ صبح کا اُجالا آسمان پر پھیلنے لگتا ہے تو انسانوں کا یہ سمندر ایک بار پھر منیٰ کی جانب کوچ کرتا ہے۔ آج صرف بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں۔ کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ ایک بار پھر ذہن صدیوں پیچھے چلا جاتا ہے، حضرت ابراہیمؑ جب اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربانی کے لئے منیٰ کی طرف لے کر چلے تو شیطان نے انسانی شکل میں حضرت ابراہیمؑ کو بہکانے

کی کوشش کی، چنانچہ جہاں "جمرہ عقبہ" واقع ہے، وہاں آپ کو بہکانے کی کوشش کی، آپ فوراً سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے۔ آپ نے جناب باری میں دعا کی اور فرمانِ الٰہی کے مطابق سات کنکریاں شیطان کے ماریں اور وہ فرار ہو گیا۔ جب آگے بڑھے تو جہاں "جمرہ وسطیٰ" واقع ہے۔ اس جگہ شیطان نے پھر آپ کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی، آپ نے پھر سات کنکریاں ماریں اور وہ بھاگ گیا، تیسری مرتبہ اس نے پھر جہاں "جمرہ الاولیٰ" ہے آپ کا پیچھا کیا اور پروردگار کی نافرمانی پر اکسانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے انہوں نے پھر اس پر سات کنکریاں ماریں۔ اور وہ راستہ سے پلٹ گیا۔

اس واقعہ کی یاد میں منیٰ میں تین جمروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ منیٰ میں تین مقامات پر جمرات کے نشان نصب ہیں۔ یہاں مختلف زبانوں میں لکھا ہوا ہے، اُردو میں بھی لکھا ہوا ہے۔ پہلا جمرہ مسجدِ خیف کے نزدیک ہے۔ اس کو "جمرۃ الاولیٰ" کہتے ہیں۔ دوسرا اس سے تھوڑی دُور جا کر اسی راستہ میں آتا ہے۔ اس کو "جمرہ وسطیٰ" کہتے ہیں۔ تیسرا جمرہ منیٰ کے آخر میں ہے۔ اس کو "جمرہ عقبہ" کہتے ہیں آج کے دن صرف جمرہ عقبہ یعنی (بڑے شیطان) کی رمی کرنا ہے۔

"جمرہ عقبہ" سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۝

ترجمہ: "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے

پڑھتے جائیے اور سات کنکریاں ماریئے"

شیطان کے متبادل ستون کو تھوڑا سا بڑا کر دیا ہے اور اس پر پل نما چھت ہے، مگر ستون کی جگہ چھت نہیں ہے۔ اس لیے اوپر سے بھی کنکریاں مار سکتے ہیں اور نیچے جا کر بھی۔ دونوں طرح یہاں سے بھی کنکریاں ماریں گے آپ کا وہ مارنا صحیح ہے۔ اس لیے بالکل تردّد نہ کریں کہ اوپر ہی سے ماریں یا نیچے سے۔ منیٰ میں شیطانوں کی رمی کے وقت ہجوم اور حاجیوں کا زبردست ریلا ہوتا ہے۔ اس لیے کنکریاں مارنے کے لیے مقرّرہ فاصلہ تک قریب ہو کر ہجوم میں شامل ہونے سے پہلے ہجوم کے باہر کسی جگہ کوئی نشان ساتھیوں سے طے کر لیں کہ ہجوم میں بچھڑ جانے کی صورت میں کنکریاں مار کر واپسی میں وہاں جمع ہوں گے اور بعد میں آنے والوں کا انتظار کریں گے اگر پہلے سے طے نہیں کیا تو ہجوم میں بچھڑ جانے کی صورت میں کوئی بوڑھا ہے، کوئی عورت ہے معلّم کا نام بھی یاد نہیں، اب حاجی پریشان حجّن پریشان، اس لیے آپ پہلے ہی سے خیال کریں اور سب کو بتا دیں کہ کنکری مارنے کے بعد قریب میں فلاں جگہ انتظار کریں گے (بچھڑنے کی صورت میں) رمی کے بعد جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہریں۔ حضور پاک ؐ نے وہاں قیام نہیں فرمایا تھا۔ یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ آپ شیطان پر کنکریاں اوپر سے ہی ماریں، نیچے والے حصّے میں جانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ ہجوم میں کچل جانے کا خطرہ ہے اور بھی کافی رش ہوتا ہے۔ مگر نیچے بند جگہ ہے اور اوپر کم از کم کھلی ہوا تو ملے گی، بوڑھے، بیمار مرد، عورتیں اور بچے ہرگز ہرگز نیچے کے حصّے میں نہ جائیں، ورنہ پریشانی ہوگی۔ ایک بات اور وہ یہ کہ اگر کنکریاں

مارتے وقت کوئی چیز ہجوم میں نیچے گر جائے تو ہرگز ہرگز اٹھانے کی کوشش نہ کیجئے گا، یا ہوائی

چپّل پاؤں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو تو آپ اس کو نیچے بیٹھ کر ٹھیک کرنے کی غلطی نہ کر بیٹھیں، خیال

رہے ہرگز ہرگز کسی بھی کام سے نہ جھکیں ورنہ کھل جانے کا خطرہ ہے۔ رمی کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے اور زوال سے غروبِ آفتاب تک بھی جائز ہے۔ غروب کے کے بعد مکروہ ہے مگر ضعیف، بیمار اور عورتوں کے لیے غروب کے بعد بھی مکروہ نہیں چونکہ آج کل بہت ہی بِھیڑ ہوتی ہے اور زوال سے پہلے رمی کرنے میں اس بِھیڑ کی وجہ سے کچھ اموات بھی واقع ہوگئی ہیں۔ اس لئے غروبِ آفتاب تک رمی کرنے کی گنجائش ہے اور غروبِ آفتاب سے پہلے عورتوں کو موقع نہ مل سکے تو مغرب کے بعد رمی کریں۔ عورتیں اور کمزور یا بیمار رات کے کسی بھی حصہ میں صبح صادق ہونے سے پہلے رمی کر سکتے ہیں اور رمی کے لئے خود جانا ضروری ہے۔ بلا عذر شرعی کسی دوسرے سے رمی کرائی تو وہ ادا نہیں ہوگی۔ واجب ذمہ میں باقی رہے گا جس کا دم دینا پڑے گا۔

تیسرا واجب "قربانی"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اسے تمہارا "تقویٰ" پہنچتا ہے۔ (الحج ۔ ۳۷)

رمی جمرۃُ العقبہ سے فارغ ہو کر منیٰ میں قربانی کی جاتی ہے۔ اس عظیم قربانی کی یاد میں جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں پیش کر کے دی تھی۔ اس لمحے اللہ تعالیٰ بندے کی نیت کو دیکھتا ہے، خیال رہے جب تک قربانی نہ ہو جائے، سر کے بال نہ کٹوائیں۔ اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگوں سے یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ کنکریاں مارتے کے فوراً بعد بال کٹوا دیتے ہیں، جو غلط ہے۔ قربانی کے بعد بال کٹوائیں جو صحیح طریقہ ہے۔

البتہ حج افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں مستحب ہے اگر وہ قربانی نہ کرے اور بال کٹوائے تو جائز ہے۔

چوتھا واجب حلق (یعنی سر منڈوانا)

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد حاجی پورے سر کے بال منڈائیں یا ایک انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر بلکہ کچھ زیادہ بال کتروائیں لیکن اگر بال انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کم ہیں تو سر منڈانا ہی ضروری ہے۔ قینچی سے چند بال کترنا حلال ہونے کے لئے ہرگز کافی نہیں۔ تاہم مردوں کے لئے سارا سر منڈوانا بہتر ہے۔ رسولِ پاک نے دعا فرمائی تھی۔

"اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے"۔

سر منڈوانے میں دائیں جانب سے پہلے منڈوانا مسنون ہے۔ اگر صرف بال کتروائیں تو کم از کم ایک انگلی کے پور کے برابر کتروائیں، عورتوں کے لیے سر منڈانا جائز نہیں، آپ کے ساتھ بیوی ہو یا ایسی عورت جس کے آپ محرم ہیں تو یہ حکم ہے کہ صرف انگلی کے ایک پور کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ ساری چُٹیا پکڑ کر یا چُٹیا کے دائیں بائیں اور پیچھے تین حصے کر کے ہر حصّے سے انگلی کے ایک پور کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ بال کٹوائیں یا کاٹ دیں تو احرام سے نکلنے کے لیے کافی ہے۔ اگر چوتھائی سر کے بالوں سے کم کٹوائے تو واجب ادا نہیں ہوگا اور دم دینا پڑے گا۔

بال کٹوانے کے بعد احرام کھول دیں اور روزمرّہ کا لباس پہن لیں۔ حج کے تین فرائض ہیں :- (۱) احرام باندھنا (۲) عرفات کی حاضری (۳) طوافِ زیارت۔

جس میں اوّل دو ادا ہو گئے اور تیسرا باقی ہے۔ اس لئے اب احرام کی ساری پابندیوں میں سے صرف ایک پابندی باقی رہے گی، یعنی بیوی طوافِ زیارت کے بعد جائز ہوگی۔

۱۰- ذی الحجہ کا پانچواں اور سب سے اہم کام

طوافِ زیارت

"اور چند مقرر دنوں میں اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں، جو اُس نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں، اور اس قدیم گھر کا طواف کریں"

(الحج ۲۸-۲۹)

"میل کچیل دُور کریں" یعنی یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) کو قربانی سے فارغ ہو کر حجامت کرائیں۔ نہائیں، دھوئیں اور وہ پابندیاں ختم کر دیں جو احرام کی حالت میں عائد ہوگئی تھیں۔ جب کہ دوسری تمام پابندیاں تو ختم ہو جاتی ہیں، مگر بیوی کے پاس جانا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک حاجی طوافِ زیارت نہ کرے۔ اُوپر کی آیت میں "اس قدیم گھر کا طواف کریں" سے مراد طوافِ زیارت ہے جو یوم النحر کو قربانی کرنے اور احرام کھول دینے کے بعد کیا جاتا ہے اور یہ بھی ارکانِ حج میں سے ہے، یہ طواف، قربانی کرنے حلق یا قصر کرنے کے بعد احرام کھول کر نہا دھو لینے کے بعد کیا جانا چاہیے۔ خیال رہے کہ طوافِ زیارت اپنے روزمرّہ کے کپڑوں میں کیا جاتا ہے طوافِ زیارت کا افضل وقت دسویں ذی الحجہ ہے ــــــــ اگر بارھویں تاریخ تک بارہویں کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لیا جائے تو جائز ہے اور اگر بارہویں تاریخ گذر گئی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا واجب ہوگا اور طواف بھی فرض رہے گا۔ یہ طواف کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا اور نہ اس کا کوئی بدل دے

کرادا ہو سکتا ہے، بلکہ آخرِ عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہتی ہے اور جب تک اس کو ادا نہیں کیا جائے گا بیوی سے متعلق پابندیاں برقرار رہیں گی۔

آپ نے جب طوافِ زیارت کرلیا تو اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئیں بیوی سے متعلق جو پابندیاں تھیں وہ بھی ختم ہوگئیں۔ اب آپ کے لئے جو کچھ احرام سے پہلے حلال تھا وہ سب حلال ہو گیا۔

محترم خواتین کے لئے کچھ ایسی قدرتی حالتیں ہوتی ہیں جو انہیں فطری طور پر پیش آتی ہیں، جن کی وجہ سے ان کے لئے مسجد میں داخل ہونا، نماز پڑھنا اور تلاوتِ قرآن ممنوع ہوجاتا ہے اگر حج میں ایسی صورت پیش آجائے تو وہ حج کے تمام امور انجام دیں۔ صرف طواف اس وقت تک نہ کریں جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ اس تاخیر سے ان پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا اور نہ کسی طرح کا گناہ ہوتا ہے۔

طوافِ زیارت کے بعد صفا و مروہ کے درمیان کی سعی

آپ نے حج کا جو احرام باندھا تھا۔ وہ تمتّع کا تھا اور جس میں وقوفِ عرفات سے پہلے یعنی مکّہ پہنچ کر آپ نے صرف عمرہ کی سعی کی تھی حج کی سعی نہیں کی تھی اس لئے طوافِ زیارت کے بعد آپ پر صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے۔ یہ سعی آپ بغیر احرام کے اپنے روزمرّہ کے کپڑوں میں کریں گے کیونکہ احرام اس سے پہلے ختم ہوجاتا ہے۔

الحمدللہ دسویں ذی الحجہ کے سارے کام انجام پا گئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجیے کہ اُس نے آپ کو زندگی کی اتنی بڑی خوشی عطا کی۔ اپنے گھر میں بلایا، اپنے در کو چھونے کا موقع دیا میدانِ عرفات میں قیام کی سعادت عطا کی۔ اب آپ مکمل طور پر احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو گئے۔

اب آپ فارغ ہو کر پھر منیٰ چلے جایئے۔ طوافِ زیارت کے بعد دو رات اور دو دن منیٰ میں قیام کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ یہ دن اس نے "تقویٰ" کے ساتھ بسر کئے ہوں، اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہونے والی ہے" (البقرہ ۲۰۳)

یعنی ایامِ تشریق میں منیٰ سے مکّے کی طرف واپسی خواہ ۱۲ ذی الحجہ کو ہو یا ۱۳ ویں کو، دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔ اصل اہمیت اس کی نہیں کہ تم کتنے دن ٹھیرے، بلکہ اس بات کی ہے کہ جتنے دن بھی ٹھہرے ان میں اللہ کا ذکر کرتے رہے یا صرف سیر و تفریح یا میلوں ٹھیلوں میں لگے رہے۔

۱۱- ذی الحجہ
حج کا چوتھا دن

اگر آپ کسی وجہ سے یا زیادہ ہجوم ہونے کی وجہ سے دس تاریخ کو قربانی یا طوافِ

زیارت نہیں کر سکے۔ تو آج کر لیں

گیارہ۔ بارہ۔ تیرہ ذی الحجہ کو مناسک کی اصطلاح میں "ایامِ رمی" کہتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں رمی ہی وہ عبادت ہے جس کے لئے منیٰ میں قیام کرنا سنّتِ موکدہ اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور منیٰ سے باہر مکّہ میں یا کسی اور جگہ رات گذارنا ممنوع ہے۔

رمی

آج کے دن یعنی گیارہ ذی الحجہ کو تین جمروں کی رمی کرنا ہے منیٰ کی بڑی مسجد سے جس کا نام مسجدِ خیف ہے۔ زوال کے بعد ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ مسجدِ خیف میں یا اپنی قیام گاہ پر ادا کریں اور رمی کے لئے نکل جائیں۔ آج رمی کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ غروبِ آفتاب کے بعد مکروہ ہے۔ راستہ میں سب سے پہلے "جمرۃ الاولیٰ" آئے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی، اس پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ ترجمہ: "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے"۔ پڑھیے اور سات کنکریاں ماریئے۔ رمی کے بعد ذرا آگے ہٹ کر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دُعا کریں۔ توبہ استغفار اور تسبیح و ذکر کے بعد درود شریف پڑھیں اپنے لئے دعا مانگیں، اپنے دوست احباب کے لئے دُعا مانگیں۔

اس کے بعد آگے چلیں "جمرہ وسطیٰ" پر آئیں اور اسی طرح سات کنکریاں اس کو ماریں جس طرح "جمرہ الاولیٰ" پر ماری ہیں اور ذرا بائیں جانب کو ہٹ کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا مانگیں اور اتنی دیر ہی

ٹھہریں جتنی دیر "جمرہ الاولیٰ" پر ٹھہرے ہیں۔ اس کے بعد "جمرہ عقبہ" پر آئیں۔ اسی طرح سات کنکریاں اس کو بھی ماریں جس طرح پہلے ماری تھیں۔ مگر اس جمرہ پر ٹھہرنے یا دعا مانگنے کا ثبوت نہیں، بلکہ اس کے بعد سیدھے اپنی قیام گاہ پہ چلے جائیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایسا ہی کیا تھا۔

واضح ہو کہ بڑھتے ہوئے ہجوم کو مدّنظر رکھتے ہوئے شارع جمرات کو سعودی حکومت نے کافی کشادہ کر دیا ہے۔ نیز جمرات کے حصّہ میں سڑک کو اوپر نیچے ڈبل کر دیا ہے اب ہر جمرہ پر اوپر سے بھی رمی ہو سکتی ہے۔

۱۲۔ ذی الحجہ ۔ حج کا پانچواں دن

اگر آپ نے قربانی یا طوافِ زیارت گیارھویں کو بھی نہیں کیا تو آج کر سکتے ہیں، آج کا مخصوص کام تینوں جمرات کی زوال کے بعد رمی کرنا ہے۔ بالکل اسی ترتیب سے اور اسی طریقے سے جس طرح آپ کل کر چکے ہیں۔

گیارہ اور بارہ تاریخ کو رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں۔ زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک جائز ہے لیکن بے پناہ ہجوم کی وجہ سے اگر آپ رمی نہ کر سکیں تو مغرب کے بعد صبح صادق سے پہلے تک جائز ہے، نیز بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کو تو رات کے وقت ہی رمی کرنا چاہیئے تاکہ مردوں کے ہجوم سے بچ سکیں۔

بارھویں کی رمی کے بعد تیرھویں کی رمی کے لئے منیٰ میں مزید قیام کرنے اور نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہے۔ آپ چاہیں تو آج بارھویں کی رمی سے فارغ ہو کر مکّہ معظّمہ جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ غروبِ آفتاب سے قبل آپ منیٰ سے نکل جائیں۔ لیکن اگر بارھویں کو غروبِ آفتاب سے پہلے آپ منیٰ سے نہ نکل سکے تو اب منیٰ سے جانا مکروہ ہے (آپ کو چاہیئے کہ اب رات منیٰ ہی میں گذاریں اور تیرھویں تاریخ کو رمی کر کے مکّہ معظّمہ جائیں) اور اگر تیرھویں کی صبح ہو گئی تو اس دن کی رمی بھی واجب ہو گئی۔ اب رمی کئے بغیر منیٰ سے مکّہ معظّمہ جانا جائز نہیں ہے۔ اگر رمی کئے بغیر چلے گئے تو دم دینا پڑے گا۔

تیرھویں تاریخ کی رمی اصل میں واجب نہیں ہے بلکہ افضل ہے لیکن اگر تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہو جائے تو اس دن کی رمی بھی واجب ہو جاتی ہے۔

۱۲ ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کے درمیان منیٰ سے ایک بار پھر یہ قافلہ مکّہ معظّمہ کی جانب رواں دواں ہے۔ وہ اپنی خوش بختی پہ نازاں ہیں، وہ اس بات پر شاداں ہیں کہ انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنی زندگی کے دن اور رات تقویٰ کے ساتھ گزارے۔ اب حج کے تمام ارکان ادا ہو چکے ہیں۔ صرف طوافِ وداع باقی رہ گیا ہے اور حج کی نعمتِ عظمیٰ آپ کو حاصل ہو چکی ہے۔

طوافِ وداع

میقات سے باہر کے رہنے والوں پر واجب ہے کہ جب مکّہ معظّمہ سے رخصت ہونے لگیں تو رخصتی طواف کریں اور یہ حج کا آخری واجب ہے، آپ کا حج، حجِ اِفراد ہو یا

قران یا تمتّع ہر صورت میں آپ پر طوافِ وداع واجب ہے۔

اگر آپ میقات سے باہر رہنے والے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اگر آپ نے نفلی طواف بھی کر لیا ہے، تو طوافِ وداع ادا ہو گیا۔

اور اگر طوافِ وداع کے بعد کسی ضرورت سے مکّہ میں ٹھہر گئے تو چلتے وقت طوافِ وداع دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں، جب تک مکّہ میں مقیم ہیں یہ طواف کر سکتے ہیں۔

طوافِ وداع میں رَمل نہ کریں اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں، دو رکعت نماز کے بعد زمزم پر جائیں اور خوب سیر ہو کر پانی پیئیں اور اپنے سینہ اور جسم پر لگائیں، ہو سکے تو اس کے بعد خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دیں اور مُنہ ملتزم پر رکھ کر خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر روتے ہوئے نہایت عاجزی سے دعا مانگیں۔ حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اور اللہ اکبر کہہ کر خانہ کعبہ کی جدائی پر اظہارِ تاسف کریں۔

اس آخری طواف کے موقع پر جو کچھ چاہیں مانگیں۔ دل کھول کر اپنے لئے دعائیں مانگیں، مغفرت، تندرستی، سلامتی، ایمان، حج اور کاروبار میں برکت۔ خاتمہ بالخیر، غرض جو بھی مرادیں ہوں، اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے سب مانگیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے اس شہر میں اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہوئے، یہ دعا بھی کی تھی

"اے رب ان لوگوں میں خود انہیں کی قوم سے ایک ایسا رسول اٹھائیو"

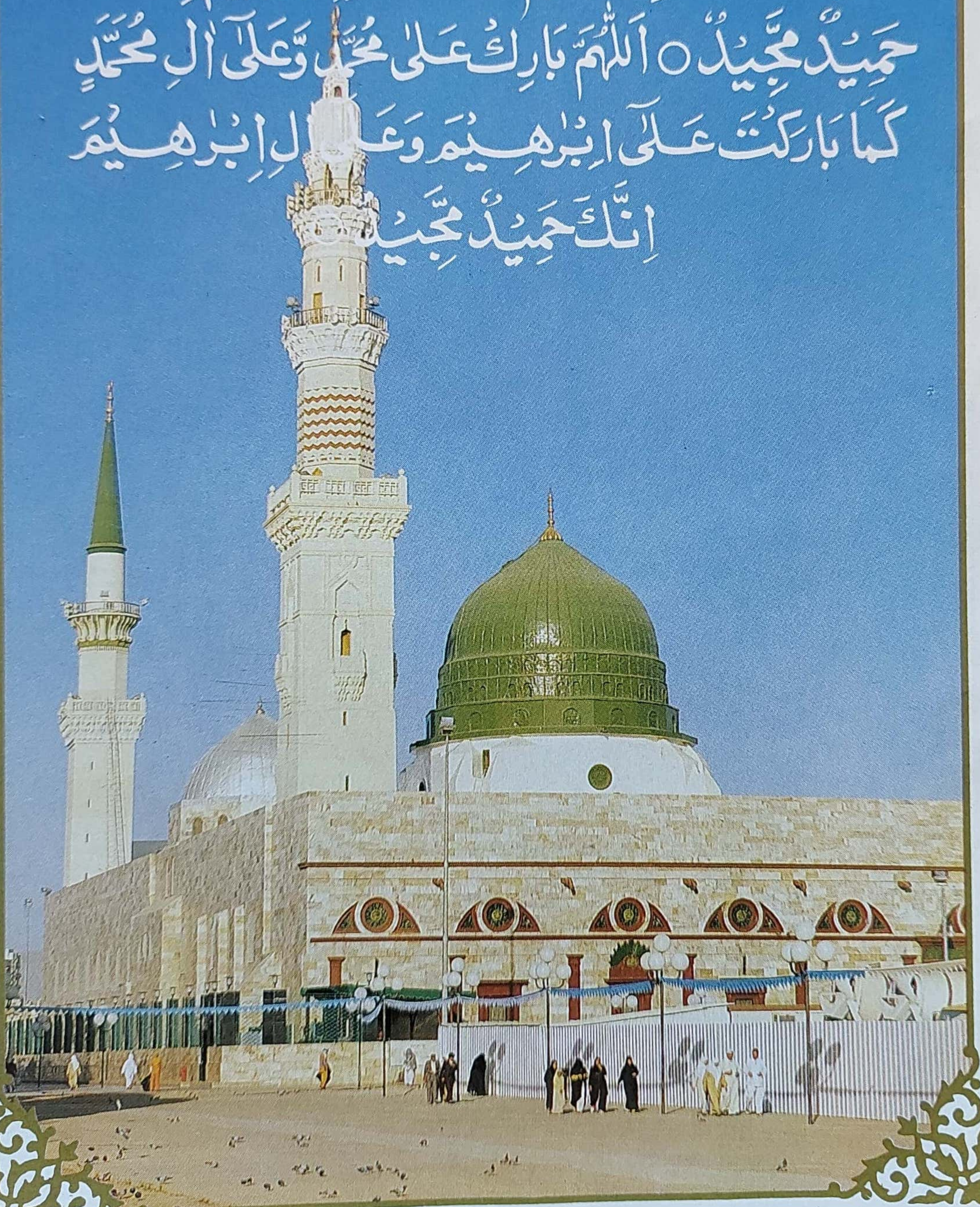
جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔ تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔" (سورۃ البقر ۱۲۹)

حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا بھی پوری ہوئی اور اس دنیا میں سرکارِ دو عالمؐ رحمتوں کی سرکار بن کر تشریف لائے۔ مقامِ ابراہیمؑ پر آکر دعا خلیلؑ کی یاد آتی ہے اور دل اس ہستی کی جانب کھنچنے لگتا ہے جو اللہ کے بعد سب سے برتر، جو وجہ تخلیقِ کائنات۔ وہ جن پر فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ وہ جن کے ذکر سے دل کو سیری نہیں ہوتی۔ وہ جو دونوں جہان کے بادشاہ ہیں۔ وہ جن کے در کی گدائی کو بادشاہ ترستے ہیں۔ دل سوئے مدینہ کھچا جاتا ہے۔ مکّہ سے مدینہ کا سفر محبّت کا سفر ہے۔ دل کی دھڑکنوں کا سفر ہے، آنکھوں سے رواں آنسوؤں کا سفر ہے۔

دربارِ رسالتؐ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر خانہ کعبہ کے دیدار سے مشرف ہو کر حج کے مبارک فریضہ سے سبکدوش ہونے کے بعد زندگی کی ایک سب سے بڑی سب سے عظیم الشان سعادت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے روضۂ اقدسؐ کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کی جانب روانگی ہے۔ اس مبارک دربارِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حاضری کی برکتوں اور فضیلتوں کا کیا کہنا۔ اس مقامِ مقدس پر اگر ہم سر کے بل جائیں تو بھی گنہگار غلام اپنے اشتیاق کو کم نہیں کر سکتے۔ اس کی گلیوں میں اولیائے کرام نے مدتوں تک جوتے نہیں پہنے۔ اس کی زمین کا چپّہ چپّہ بابرکت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ



مدینہ منوّرہ کا سفر

مدینہ منوّرہ کے سفر کے لئے آپ کی باری کا وقت آپ کا معلّم آپ کو بتائے گا۔ آپ اپنا پورا سامان لے کر چلیں (اگر حج کے بعد جا رہے ہیں) کیونکہ یہ باری ایسے حساب سے آئے گی کہ مدینہ منوّرہ سے آپ سیدھے جدّہ جائیں گے، جہاں آپ کو وطن واپسی کے لئے اسی دن یا دوسرے دن ہوائی جہاز تیّار ملے گا۔

(اگر حج سے پہلے مدینہ منوّرہ سے مکّہ معظّمہ آ رہے ہوں تو حالت احرام میں داخل ہونا واجب ہے)

مکّہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ کا فاصلہ ۲۷۰ میل ہے جس کی مسافت طے کرنے میں کم و بیش سات آٹھ گھنٹے لگتے ہیں۔ راستے بھر یہ تصور کریں کہ سلطان دو عالمؐ کے دربار میں حاضر ہونا ہے، دھیان اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف رکھیں۔ سلام اور دُرُود کا وِرد راستہ بھر کرتے جائیں۔ اس سفر کے دوران ذہن پھر ایک بار چودہ سو سال پیچھے چلا جاتا ہے ہم خیالوں میں دیکھتے ہیں کہ آفتابِ رسالتؐ مکّہ مکرّمہ میں طلوع ہوا۔ اس کی کرنیں مدینہ منوّرہ کے اُفق سے کچھ اس طرح چمکیں کہ کُل کائنات اس نور سے منور ہو گئی، حضورؐ جس دعوتِ حق کے علمبردار، جس امانتِ الٰہی کے امین اور جس دینِ حنیف کے پیغام بر تھے، اس کا یہی تقاضا تو تھا کہ عرب عجم گورے اور کالے، شاہ اور گدا غرضیکہ دنیا کے ہر فرد و بشر کو حق اور صداقت، امن اور محبت، اللہ تبارکؐ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی اس کائنات پر حاکمیت، کے پیغام کی لازوال دولت سے مالا مال کیا جائے، لیکن مکّہ معظّمہ کی فضا اس وقت ان صداؤں کو سننے کے لئے سازگار

نہ تھی۔ اس وقت دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف تلوار کی جھنکار سنائی دے رہی تھی۔ حتیٰ کہ جب کفّارِ قریش نے حضورؐ کے درِ دولت کا محاصرہ کر لیا تو اللہ کے حکم سے حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حسرت بھری نگاہوں سے مکّہ معظّمہ کو الوداع کہا۔ اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رات کی تاریکی میں اس سفرِ باسعادت کا آغاز فرماتے ہیں اور جب کعبۃ اللہ پر نظر پڑتی ہے تو فرماتے ہیں:

"مکّہ تو مجھے ساری دنیا سے عزیز ہے، مگر تیرے فرزند مجھے یہاں نہیں رہنے دیتے۔"

اور مدینہ منوّرہ کی جانب ہجرت فرماتے ہیں۔ جبلِ ثور کی چوٹی پر غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں تین دن تک قیام فرما کر کشاں کشاں منزل بمنزل سُوئے مدینہ گامزن ہوتے ہیں۔

پھر نظروں کے سامنے ایک منظر وہ آتا ہے جب لوگ حضور اکرمؐ کی آمد کا مدینہ منوّرہ میں انتظار کر رہے ہیں۔

مدینہ منوّرہ میں حضورؐ کی آمد

مدینہ منوّرہ کے در و دیوار اس خبر سے گونج رہے تھے کہ رحمۃ للعالمین حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم مدینہ تشریف لا رہے ہیں۔ مدینہ کے پیر و جوان، صغیر و کبیر، عورتیں اور بچے سب کی آنکھیں فرشِ راہ ہیں۔ معصوم بچے فخر و انبساط اور فرحت و سرور میں نغمہ سرائی کر رہے ہیں کہ رحمتِ کائنات کی آمد آمد ہے۔

سرکارِ دو عالمؐ اپنے جاں نثار اور رفیقِ خاص حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں مدینہ کے اُفق پر بدرِ منیر بن کر طلوع ہوئے، تمام شہر تکبیر کی رُوح پرور صدا سے گونج اُٹھا۔ انصار ہتھیار سجا سجا کر بیتابانہ گھروں سے رحمتِ کائنات سرکارِ دو عالمؐ کے استقبال کو پہنچے انصار کی معصوم بچیاں نہایت خوش الحانی سے طربیہ ترانے الاپ رہی ہیں۔ آج ہر قبیلہ دل و جان سے آپؐ پر نثار تھا اسلام کا ہر شیدائی اس بات کا آرزومند تھا کہ آپؐ کی میزبانی کا شرف اس کو نصیب ہو۔ ہر ایک حضورِ اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر کہتا، حضورؐ یہ گھر، یہ در، یہ مال و زر اور یہ جانِ عزیز سب کچھ نثار ہے، مگر آپؐ یہی ارشاد فرماتے ”میری اونٹنی قصویٰ کو چھوڑ دو جہاں اللہ رب العزت کا حکم ہو گا وہیں ٹھہرے گی“۔ قصویٰ چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے دروازے پر آ کر بیٹھ گئی۔

حضرت ابُو ایوب انصاریؓ دوڑتے ہوئے خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ”یارسول اللہؐ! یہ سعادت میری قسمت میں لکھی ہے کہ آپؐ کی میزبانی کا شرف میں حاصل کروں۔ یہاں سے قریب تر میرا ہی مکان ہے۔ حضرت ابُو ایوب انصاریؓ نے کجاوہ اُٹھا لیا اور اپنے دو منزلہ مکان میں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے گئے جہاں آپؐ تقریباً سات ماہ تک فروکش رہے۔

مدینہ منوّرہ کے سفر میں مدینہ منوّرہ سے کوئی ۱۰، ۱۲ میل پہلے ایک مقام بئرِ علی آئے گا جہاں آپ کا سیّارہ (گاڑی) ٹھہر سکتی ہے، یہ بڑا بابرکت مقام ہے، یہاں آپؐ نے حج کا احرام باندھا تھا، خوب دعائیں مانگیں، اگر وقت اجازت دے اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل

پڑھیں اور حاضری روضۂ اقدسؐ کے لیے خود کو تیار کریں۔

جب مدینہ منوّرہ کے قریب پہنچ جائیں تو اپنے شوقِ دید کو اور زیادہ کریں اور جب مسجد نبوی کا گنبدِ خضرا نظر آئے تو اور کثرت سے درُود شریف کا وِرد رکھیں۔ شہر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

دُعا بوقت داخلہ مدینہ منوّرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ ۝ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝ رَبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

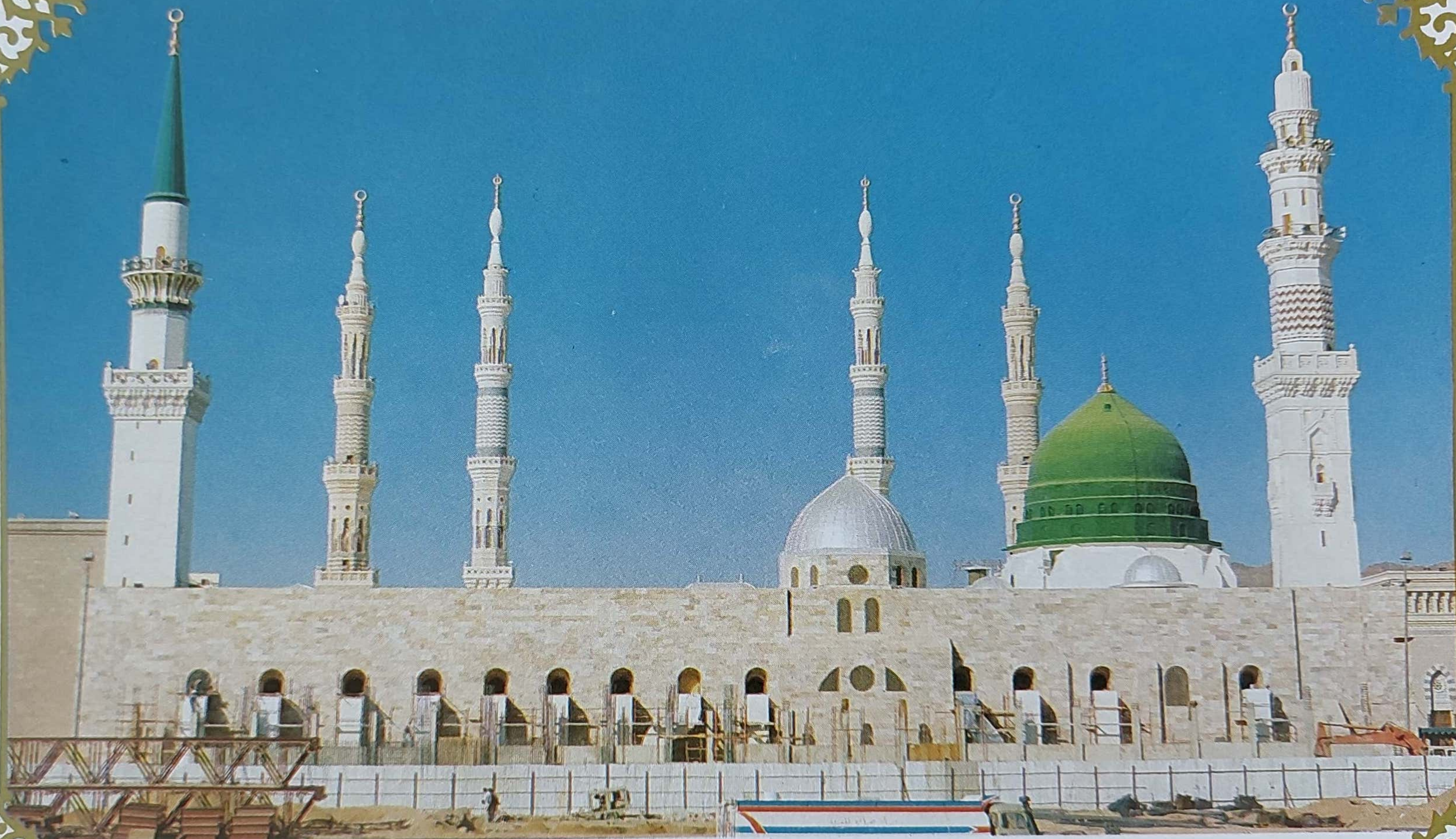
"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٰہی! تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف لوٹتی ہے سلامتی پس زندہ رکھ ہمیں اے ہمارے ربّ سلامتی کے ساتھ اور داخل فرما ہمیں اپنے گھر میں جو

سلامتی والا ہے بابرکت ہے تو اے ہمارے رب اور عالیشان اے عظمت اور بزرگی والے پروردگار، داخل فرما مجھے (مدینہ میں) داخل فرمانا سچا اور نکال مجھے مدینہ سے نکالنا سچا اور عطا کر مجھ کو اپنی جناب سے غلبہ بافتح و نصرت اور کہہ دیجئے آ گیا حق اور مٹ گیا باطل بلاشبہ تھا، باطل مٹنے ہی والا اور ہم اتارتے ہیں، قرآن جو کہ شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے اور نہیں بڑھتے ظالم مگر خسارے میں"۔

جب مدینہ منوّرہ پہنچ جائیں تو اطمینان سے اپنا سامان اپنے ٹھکانے پر رکھیں اور اگر ممکن ہو تو غسل کریں۔ ورنہ صرف وضو کریں۔ مسواک کریں، اور صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اب مسجد نبویؐ میں داخل ہونے اور روضۂ اقدسؐ پر حاضری دینے کے ارادے سے مسجد نبویؐ کی طرف چلیں۔ جس کی بنیاد آج سے ۱۴۰۰ سو سال پہلے آپؐ نے خود اپنے دستِ مبارک سے رکھّی تھی اور اسی مسجد میں اپنے حجرے میں آپؐ کی آخری آرام گاہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝



مسجد نبویؐ کا توسیع کے بعد ایک دلکش منظر، قبلہ کی جانب سے

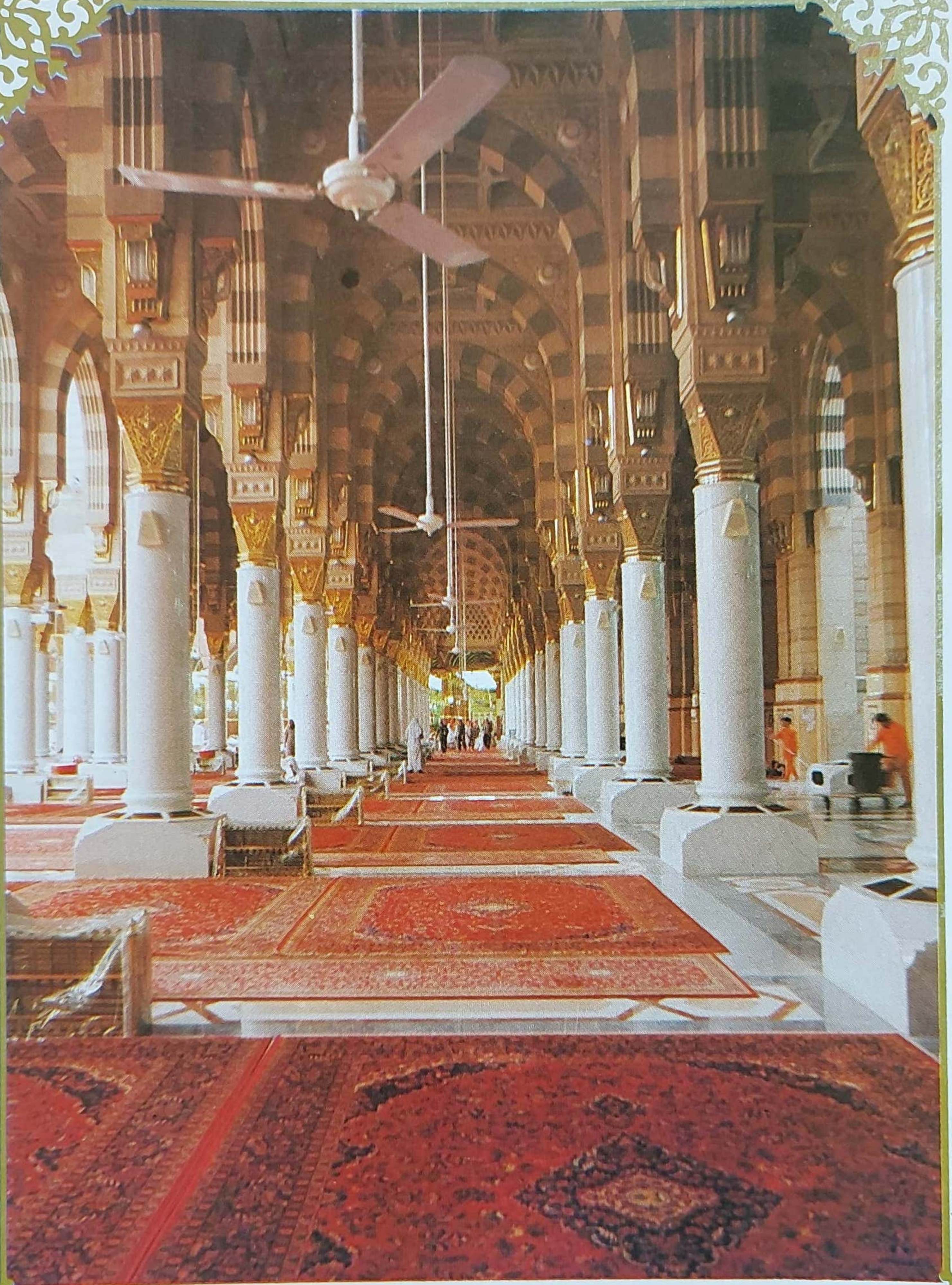
مسجدِ نبویؐ

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے:

"میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ سوائے مسجدِ حرام کے کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد میں سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے"۔

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مکّہ مکرّمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منوّرہ تشریف لائے تو آپؐ نے مسلمانوں کی اجتماعی عبادت کے لیے ایک مرکز کی ضرورت محسوس کی چنانچہ آپؐ نے نماز ادا کرنے کے لیے ایک مسجد کی تعمیر کے لیے حکم فرمایا۔

حضرت ابُو ایوبؓ انصاری کے مکان کے سامنے ایک ناہموار قطعۂ زمین جو دراصل نخلستان تھا اور جہاں خرما خشک کر کے تمر بنایا کرتے تھے (یہ وہ جگہ تھی جہاں آپؐ کی اُونٹنی قصویٰ نے قیام فرمایا تھا) دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیّت تھا۔ بچّے حضرت اسعد بن زرارہؓ کے زیرِ پرورش تھے۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ان یتیم بچّوں سے ارشاد فرمایا کہ یہ قطعۂ زمین ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسجد تعمیر کی جائے۔ بچّوں نے عرض کیا۔" اے اللہ کے رسُولؐ! ہم یہ زمین بلا معاوضہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں"۔ مگر اللہ کے رسولؐ راضی نہیں ہُوئے اور قطعۂ زمین ان سے دس دینار میں خرید لیا۔ بھلا



مسجدِ نبوی کا ایک اندرونی دلکش منظر

یہ کیونکر ممکن تھا کہ رحمۃ للعالمینؐ جو خود یتیمی کا تاج سر پر رکھ کر اس عالمِ کون و مکاں میں تشریف لائے وہ یتامیٰ کو ان کے حقوق سے محروم کرتے۔

چنانچہ یہ جگہ خریدنے کے بعد آپؐ نے حکم دیا کہ کھجور کے درخت کاٹ دیئے جائیں اور ٹیلوں کو برابر کر دیا جائے۔ کھجور کے درخت کاٹ کر قبلہ کی سمت دیوار کی طرح کھڑے کر دیئے گئے۔ چند روز تک اسی حالت میں آپؐ نے نماز ادا فرمائی۔ پھر اس کی تعمیر کا انتظام فرمایا مسجدِ نبویؐ کی بُنیاد آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی۔ صحابہ کرامؓ تعمیرِ مسجد کے لئے اینٹیں اُٹھا کر لاتے جاتے آپؐ بھی بہ نفسِ نفیس صحابہ کرامؓ کے ساتھ تعمیرِ مسجد میں مصروف رہتے۔ ابتداً قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی سمت تھا۔ جب ۲ھ میں تحویلِ قبلہ کا حکم آیا تو قبلہ کعبۃ اللہ کی سمت مقرر کیا گیا۔

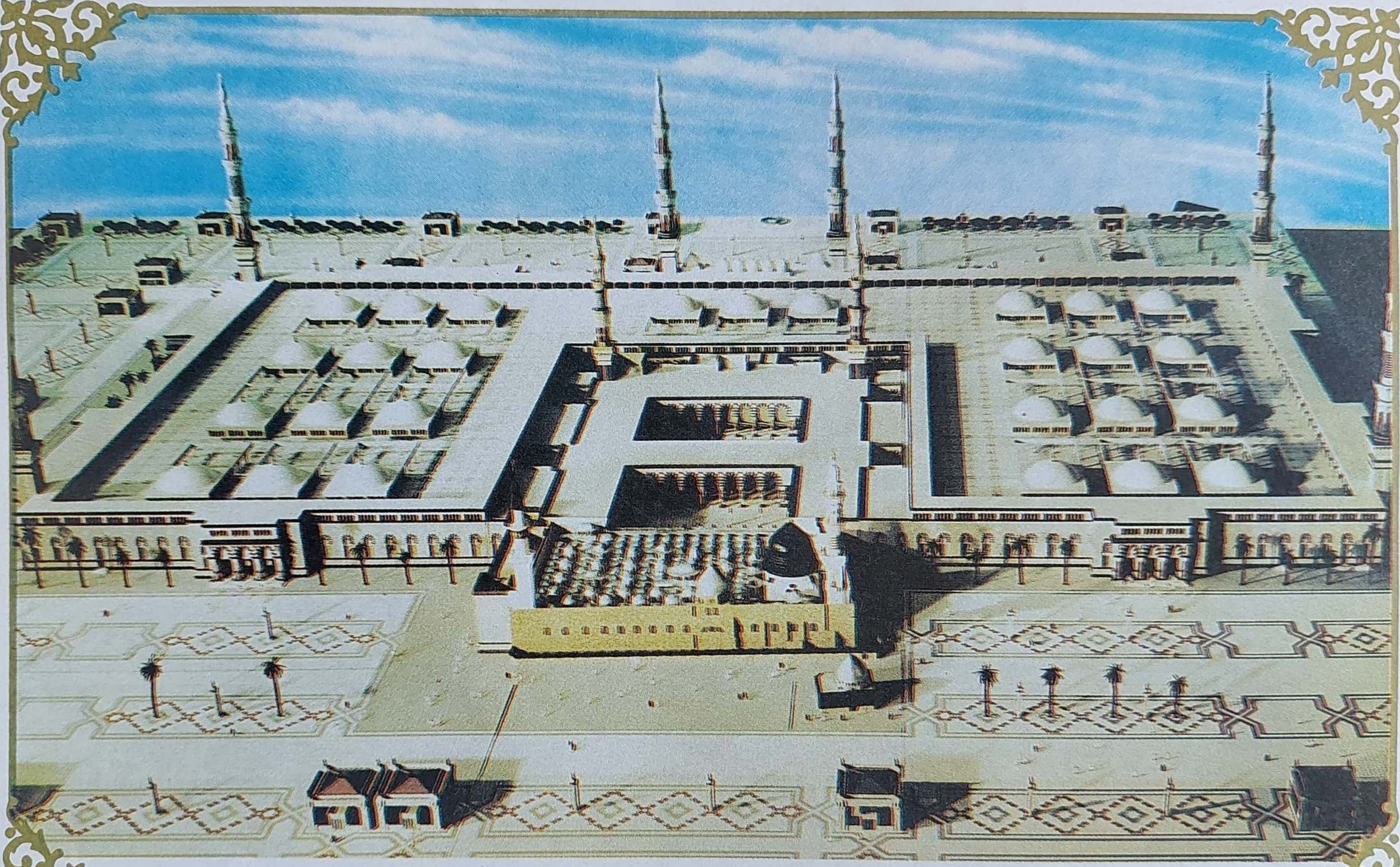
چودہ سو سال پہلے یہ مسجد سادہ مگر پُروقار عبادت گاہ تھی جس کی تعمیر میں کھجور کے پتے اور تنے استعمال ہوئے تھے۔ بارش ہوتی تھی تو چھت ٹپکتی تھی اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جلیل القدر رفقا اس گیلی زمین پر بھی بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو جاتے۔ لہٰذا صحنِ مسجد میں کنکر بچھا دیئے گئے جن پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آرام فرماتے تو جسدِ مبارک پر کنکروں کے نشانات پڑ جاتے تھے۔

دس سال تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسجد میں نمازیں ادا فرمائیں۔ یہ مسجد اسلام کی تبلیغ و تعلیم کا مرکزِ اولین بن گئی۔ اسی مرکز سے اسلام کو وہ ترقی اور شان و شوکت نصیب ہوئی جو تاریخِ عالم کا سنہرا باب ہے۔ آفتابِ رسالتؐ یہیں نصف النہار پر پہنچا بلکہ دُور دراز کے

علاقے بھی اس کی شان و شوکت سے منوّر ہوتے۔ اللہ اکبر کی صدا دور و نزدیک سے بُلند ہوتی تھی اور اس کا علم ہر جگہ لہرانے لگا تھا۔ اس مسجد میں دی جانے والی تعلیمات ہی کی برکت ہے کہ دُنیا میں ہمیشہ ایسی ہستیاں موجود رہی ہیں جنھیں قرآنِ کریم حفظ تھا اور جو احادیثِ نبویؐ پر عبورِ کامل رکھتے تھے۔ انشا اللہ تعالیٰ جب تک یہ دُنیا قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہستیاں ہر دَور میں موجود رہیں گی۔ یہی وہ اوّلین ادارہ تھا جہاں کردار و عمل کی تعمیر ایسی ہوئی کہ دُنیا کو متاثر کر دیا۔ قرآنِ حکیم جو منشورِ اسلام ہے۔ اُس کے ماننے والوں نے حق و صداقت کی خاطر اور اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ یہیں قرآنِ کریم کے عظیم ترین مفسّر نے فرقانِ حمید کی تعلیم دی۔

فتح خیبر ۷ھ کے بعد آپؐ نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر مسجد کی از سرِ نو تعمیر فرمائی۔ اس وقت مسجدِ نبویؐ کا قدیم حصّہ ترکی کے دورِ حکومت سے تعلّق رکھتا ہے۔ لیکن مسجدِ نبویؐ کی موجودہ توسیع سے پہلے جو کہ جولائی ۱۹۵۵ء میں مکمل ہوئی تھی۔ سعودی عرب کے فرمانروا ملک عبدالعزیز السعود اور اُن کے جانشینوں شاہ فیصل اور شاہ خالد کی کاوشوں کا نتیجہ تھی۔ موجودہ توسیع سعودی عرب کے فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے عہد میں مکمّل ہوئی۔

مسجدِ نبویؐ کے قدیم حصّہ میں بابِ ابوبکر صدّیقؓ اُس جگہ واقع ہے جہاں حضرت ابوبکر صدّیقؓ کا مکان تھا۔ سعودی حکومت نے پہلی توسیع کے وقت یہ بڑا یادگار کارنامہ انجام دیا کہ اس جگہ بابِ ابوبکر صدیقؓ بنا دیا اور اندرونِ مسجد جلی حروف ھٰذِہٖ خَوْخَۃُ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْق لکھ کر ایک تختی آویزاں کر دی ہے۔



مسجدِ نبوی ؐ توسیع کے بعد ۔ ماڈل کی ایک تصویر

مسجدِ نبوی ؐ کے دروازوں کا ایک نقشہ

مسجدِ نبوی ؐ

قبلہ

شمال

باب السلام

باب الخلیفہ ابوبکر صدیق

باب عبدالرحمٰن بن عوف

باب الرحمۃ

باب النساء

گنبد خضراء

باب البقیع

باب جبریل

باب عمر بن عبدالعزیز

باب الملک سعود

باب الملک عبدالعزیز

باب الملک فیصل

باب سعد بن معاذ

باب السیدہ فاطمۃ

باب السیدہ خدیجہ

باب السیدہ رقیۃ

باب السیدہ کلثوم

باب الزبیر بن العوام

باب الخلیفہ عثمان بن عفان

باب سعد بن زید

باب الملک عبدالعزیز

باب سعد بن ابی وقاص

باب الخلیفہ عمر بن خطاب

باب حمزہ بن عبدالمطلب

باب السیدہ زینب

باب الحسن بن علی

باب علی بن ابی طالب

باب الحسین بن علی

باب السیدۃ أم سلمہ

باب السیدۃ عائشہ

باب السیدۃ حفصۃ

جنوب

مغرب

مشرق

شمال



مسجدِ نبویؐ کی توسیع کے مختلف مراحل، نقشہ سے واضح ہیں

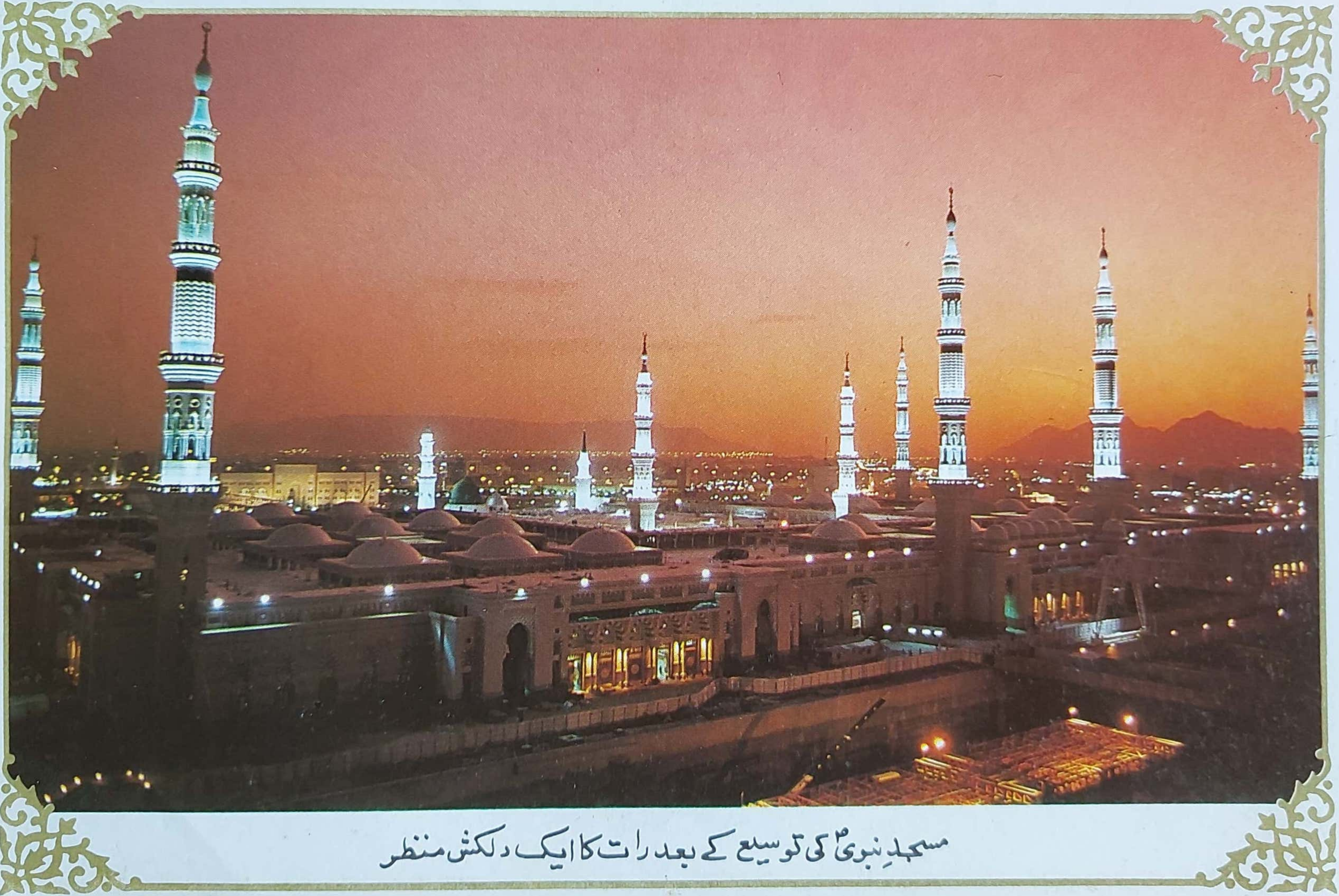
مسجدِ نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی توسیع کی تاریخ

(مدینہ منوّرہ)

مسجدِ نبویؐ کی تعمیرِ اوّل ۔ جس کی بنیاد خود حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی تھی جب آپؐ ہجرت فرماکر مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔

مسجدِ نبویؐ کی توسیع ۔ فتح خیبر کے بعد ۷ھ میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مسجدِ نبویؐ کی از سرِ نو تعمیر فرمائی۔

مسجدِ نبویؐ کی توسیع حضرت عمرؓ بن خطاب کے عہد میں	سنہ ۱۷ ہجری
مسجدِ نبویؐ کی توسیع حضرت عثمانؓ بن عفان کے عہد میں	سنہ ۲۹-۳۰ ہجری
مسجدِ نبویؐ کی توسیع الولید بن عبدالملک کے عہد میں	سنہ ۸۸-۹۱ ہجری
مسجدِ نبویؐ کی توسیع المہدی العباسی کے عہد میں	سنہ ۱۶۱-۱۶۵ ہجری
مسجدِ نبویؐ کی توسیع سلطان اشرف قائت بائی کے عہد میں	سنہ ۸۸۸ ہجری
مسجدِ نبویؐ کی توسیع سلطان عبدالمجید عثمانی کے عہد میں	سنہ ۱۲۶۵-۱۲۷۷ ہجری
مسجدِ نبویؐ کی توسیع الملک سعود کے عہد میں	سنہ ۱۳۷۲ ہجری
مسجدِ نبویؐ کی توسیع الملک فہد بن عبدالعزیز کے عہد میں	سنہ ۱۴۰۵-۱۴۱۲ ہجری



مسجدِ نبویؐ کی توسیع کے بعد رات کا ایک دلکش منظر

مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودہ توسیع

اس صدی کا فنِ معماری کا ایک شاہکار

مسجدِ نبوی ﷺ کی موجودہ توسیع خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے موجودہ عہد میں مکمل ہوئی۔ ۱۴۰۵ھ — ۱۴۱۲ھ۔ جو کہ موجودہ صدی کا ایک بڑا کارنامہ ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلمانوں کی چودہ سو ۱۴ سالہ تاریخ میں اتنی عظیم الشان توسیع آج تک کسی عہد میں نہیں ہوئی۔ یہ صرف شاہ فہد بن عبدالعزیز کی ذاتی دلچسپی اور عشقِ رسول ﷺ کے باعث مکمل ہوئی۔

موجودہ توسیع سے پہلے مسجدِ نبوی ﷺ کا کُل رقبہ ۱۶ ہزار ۵۰۰ مربع میٹر تھا اور اُس وقت مسجد میں تقریباً ۲۸ ہزار نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش تھی، موجودہ توسیع کے بعد مسجد نبوی ﷺ کا کُل رقبہ ۹۸ ہزار ۵۰۰ مربع میٹر کے برابر ہے جو کہ پچھلی تعمیر سے تقریباً ۵ گُنا زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ اب چھت پر بھی نماز پڑھنے کے لیے ۶۷ ہزار مربع میٹر کی اضافی جگہ موجود ہے۔ اب مسجد میں عام دنوں میں ۶ لاکھ ۵۰ ہزار نمازی بآسانی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ البتہ حج کے زمانے میں اور رمضان المبارک کے دنوں میں یہ تعداد ۱۰ لاکھ تک بھی ہو سکتی ہے۔

مسجدِ نبوی ﷺ کی تعمیرِ نو فنِ معماری کا ایک حسین شاہکار ہے۔ نہایت دیدہ زیب فانوس، روشنی کا جدید نظام۔ اذان کے وقت ساؤنڈ سسٹم کے ذریعہ آواز روح کی گہرائیوں میں اُترتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا دل، دماغ، روح سب پاک و صاف ہو گئے ہوں۔ ایک عجیب لذت کا احساس دل و دماغ کو تازگی بخشتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس وقت اس دربار میں حاضر ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

اب مسجد نبویؐ میں درود شریف پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور داخل ہونے سے پہلے کچھ صدقہ دیں اور داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰى مَرْضَاتِكَ۔

"اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمدؐ اور اُن کی آل پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ! آج کے دن مجھے تیری طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ بنائے تیرا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قریب بنالے اور زیادہ فائز المرام کر ان میں سے جنہوں نے تجھ سے دعا کی اور اپنی مرادیں مانگی"۔

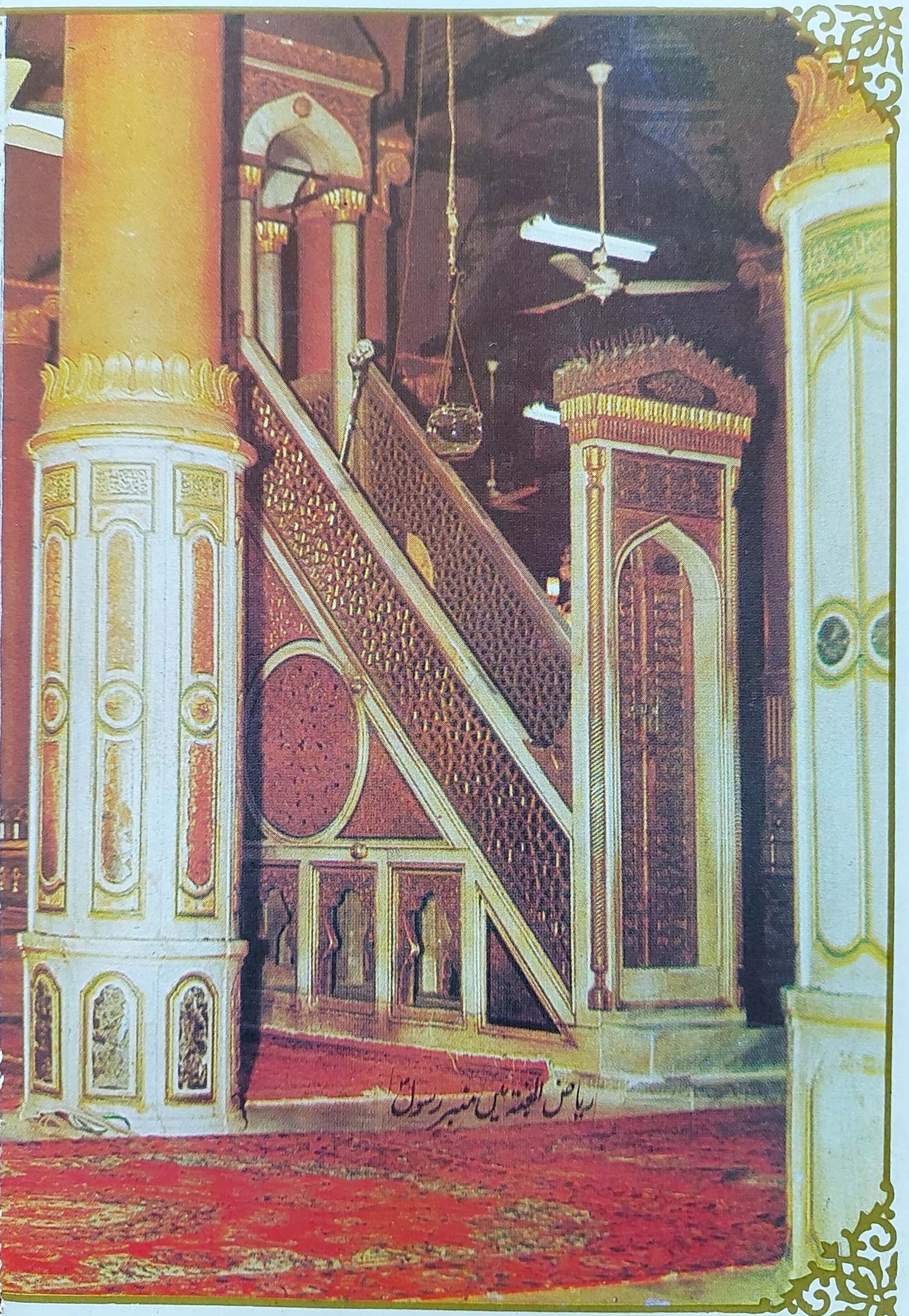
ریاض الجنۃ

مسجد نبویؐ میں جب آپ باب جبریلؑ سے داخل ہوں گے تو آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک حجرہ نظر آئے گا۔ یہ حضرت بی بی فاطمہؓ کا گھر تھا۔ جب آپ اس کے سامنے سے گذر جائیں تو فوراً بعد بائیں ہاتھ پر مسجد نبویؐ کا جو حصّہ ہے یہ ریاض الجنۃ ہے۔ یعنی منبرِ رسولؐ اور قبر شریف کے درمیان کا حصّہ ریاض الجنۃ کہلاتا ہے۔ اس مقام کی نسبت حدیث میں آیا ہے "جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے۔ وہ جنّت کے باغوں میں سے ایک ہے۔"

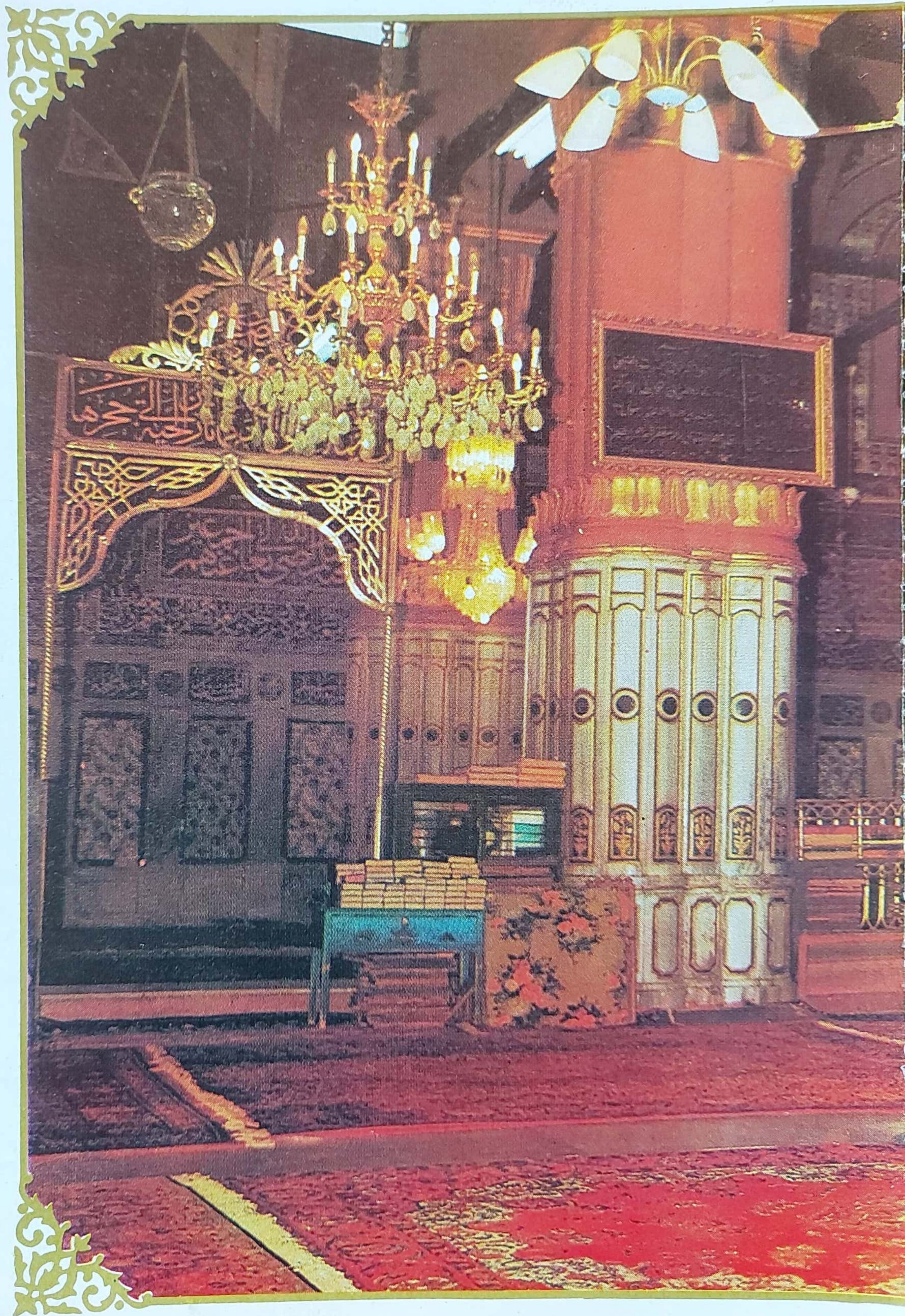
(گھر سے مراد حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ ہے جس میں حضور پاکؐ کی قبر شریف ہے اور جو حضرت بی بی فاطمہؓ کے حجرہ کے پیچھے ہے)

یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنّت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنّت میں چلا جائے گا۔ اسی ریاض الجنۃ میں حضور سرورِ کونینؐ کا مصلّٰی بھی ہے، جہاں آپؐ کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ آج ایک خوبصورت محراب بنی ہوئی ہے، جو محراب نبویؐ کہلاتی ہے۔ ولید بن عبدالملک کے دور میں ولید کے حکم سے عمر بن عبدالعزیز نے جب مسجد نبویؐ کی توسیع کی تو اس جگہ یہ محراب بھی بنوادی۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد مصلّٰئ رسولؐ جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نماز پڑھنے کی جگہ سوائے قدم مبارک کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوا دی تھی تاکہ آپؐ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں



ریاض الجنۃ میں منبر رسول ﷺ

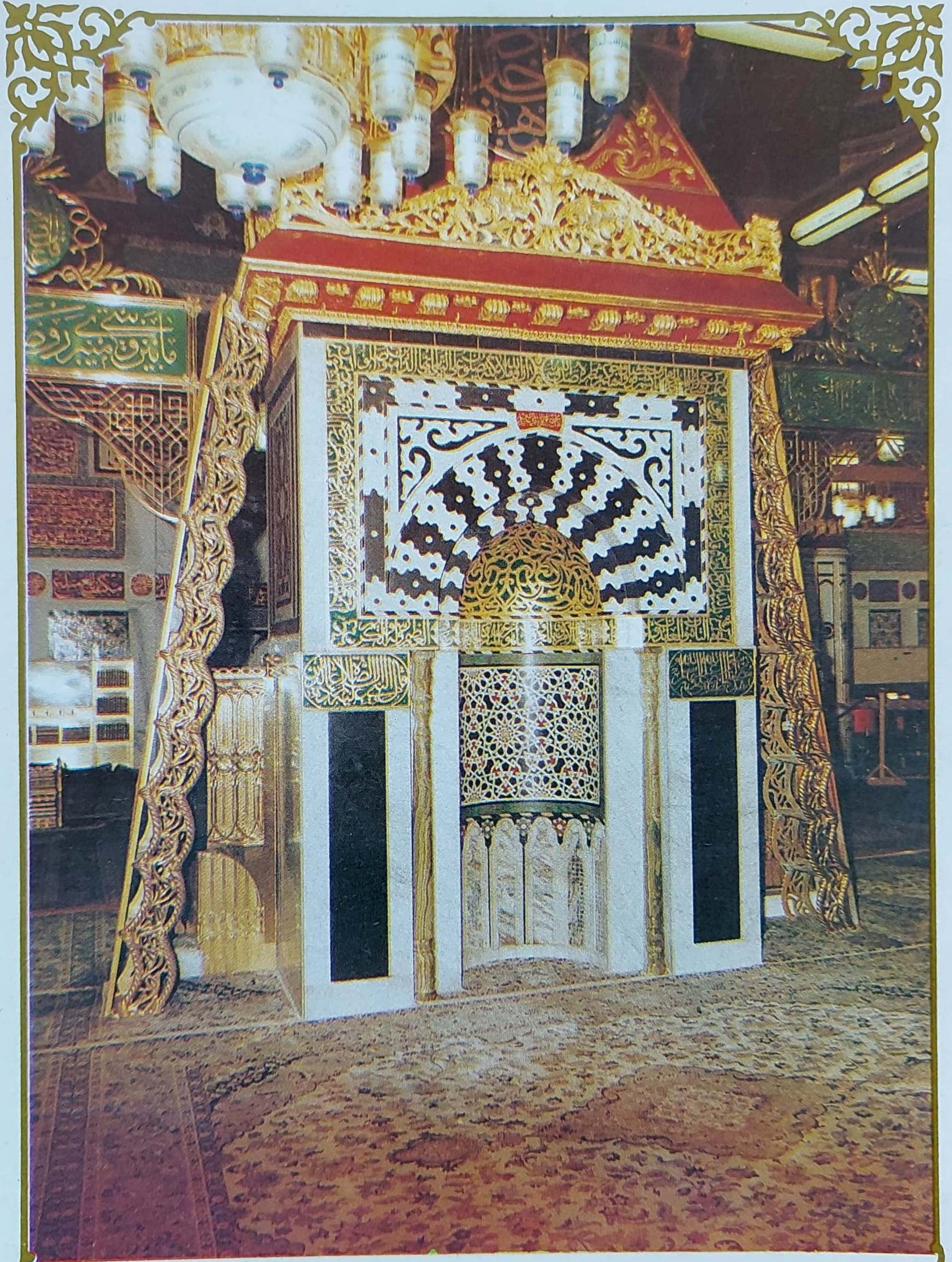


سے محفوظ رہے۔ بعد میں ترکوں نے بھی اس دیوار کی حد تک محراب بنوا دی۔ چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مصلّیٰ رسولؐ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کا سجدہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں کی جگہ پڑتا ہے۔

اس وقت جو مقدّس محراب بنی ہوئی ہے وہ ۹ فٹ سنگِ مرمر کے ایک ہی ٹکڑے کی ہے جس پر سونے کے پانی سے خوبصورت میناکاری کی گئی ہے، دونوں جانب سرخ سنگِ مرمر کے بے مثال ستون بنے ہوتے ہیں۔ محراب کے اوپر وہ آیت لکھی ہوئی ہے جس میں دُرود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی سورۃ احزاب کی ۵۶ آیت۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبیؐ پر دُرود و سلام بھیجتے ہیں، اس لئے اے ایمان والو، تم بھی آپؐ پر دُرود و سلام بھیجو۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝



مصلّیٰ رسولؐ ۔ ریاض الجنّت میں وہ جگہ جہاں آپؐ نماز ادا فرمایا کرتے تھے

محراب کی مغربی جانب "ہٰذا مصلّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم" لکھا ہُوا ہے۔ مسجد نبویؐ کے قدیم حصّہ کی پشت پر قبلہ کی سمت تین فٹ اونچی پیتل کی جالیوں کی دیوار بنی ہوئی ہے' اس کے علاوہ محرابُ النبیؐ کے دائیں بائیں پیتل ہی کے دو دروازے بنے ہوئے ہیں۔ ان دروازوں اور جالیوں سے آگے کا حصّہ حضرت فاروق اعظمؓ کا اضافہ کردہ ہے۔ آج کل مسجد نبویؐ میں امام صاحب اسی حصّے کے اگلے حصّے میں امامت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس محراب پر تاریخ تعمیر ۸۱۲ھ درج ہے اور یہ سلطان شرف ابوالنصر کے دور کی تعمیر ہے۔

اور ریاض الجنّۃ میں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز تحیّۃ المسجد پڑھیں۔ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد میں جہاں جی چاہے پڑھ لیں اور اس سعادت کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی جناب میں سجدۂ شکر بجالائیں کہ کتنا مہربان ہے اللہ تعالیٰ کہ اس مقام پر جانے والوں کو اسی دنیاوی زندگی میں انھیں جنّت کے فرش پر سجدہ کرا دیتا ہے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ مزارِ مبارک کی طرف چلیں تو سوچیں کہ ہم اور آپ ایسے میلے کچیلے ایسے گنہگار ہیں کہ ہم کس مُنہ سے حضور پاکؐ کے سامنے جائیں' اس وقت اپنی روح کی طرف توجہ کریں کہ یہ کتنی آلودہ ہے۔ اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ اپنے محبُوب کے سامنے آپ کو بلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی کے قربان جایئے وہ اپنے بندوں کا گنہگار ہونے کے باوجود بھی کتنا خیال رکھتا ہے کہ کہیں اس کے گنہگار بندے اس کی رحمت سے مایوس ہو کر نا اُمید نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمی کا یوں اظہار فرماتا ہے اور ذہنوں میں قرآن پاک کی یہ آیت گونجنے لگتی ہے۔

”اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب یہ اپنے نفس پہ ظلم کر بیٹھے تھے تو تمھارے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے، اور رسولؐ بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتا، تو یقیناً اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔“

(سورۃ النسآء۔ ۶۴)

ذرا غور تو کیجیے! یہ سجدۂ شکر بجالانے کا مقام ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے گنہگار بندوں کو اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل بخشنے کا اور رحم فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔

ہم اس بات پہ جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اس آیت کی روشنی میں گنہگاروں کو امید کی کرن نظر آتی ہے اور وہ سکونِ قلب سے مزارِ مبارک کی طرف بڑھتے ہیں، کیونکہ حضور پاکؐ کے طفیل اللہ تعالیٰ اس جگہ ان کے گناہ معاف فرما دے گا۔

مزارِ مبارک کے سامنے سلام پڑھتے ہوئے ایک بات کا خیال رکھیں، چیخ چیخ کر سلام نہ پڑھیں۔ عموماً ہوتا یہ ہے کہ مُزوّر کے آدمی حجاج کو زور زور سے سلام پڑھواتے ہیں جو غلط ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کا دربار ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی وہاں آپ یا ہم جیسے حقیر اور کمتر کی آواز نکلے، اس کے لئے خوب احتیاط سے کام لیجیے۔ حضورؐ کے دربار میں صحابہ کرامؓ جب بیٹھتے تھے تو اپنی خاص ضرورت کی بات بھی نہیں کرتے تھے اور ہم جو ان کی جوتیوں میں بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ اس جگہ چیخ چیخ کر سلام پڑھیں ہرگز نہیں، آپ کو جو بھی جیسے بھی خود کو آتا ہے ویسے سلام پڑھیں۔ ایک دفعہ پھر قرآن پاک کی آیت ذہنوں میں گونجنے لگتی ہے۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبیؐ
کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے
سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور
تمھیں خبر بھی نہ ہو۔" (سورۃ الحجرات۔۲)

اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں ذاتِ رسول اللہؐ کی عظمت کا کیا مقام ہے۔ آپؐ کے احترام میں ذراسی کمی بھی اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس سے آدمی کی عمر بھر کی کمائی غارت ہو سکتی ہے۔ اس لئے آپؐ کا احترام دراصل اس اللہ کا احترام ہے جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپؐ کے احترام میں کمی کے معنی اللہ کے احترام میں کمی کے ہیں۔ لہٰذا اس آیت کی روشنی میں اس بات میں اب قطعاً کوئی شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ آپ اس دربار میں اپنی آواز بلند کر کے چیخ چیخ کر سلام پیش کریں۔

لہٰذا نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ حضور پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل اپنی اور اُمّتِ مسلمہ کی بھلائی کے لئے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں التجائیں پیش کریں۔

یہاں ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ حضور پاکؐ کے مزارِ مبارک کے سامنے تین جالیاں ہیں اور تینوں میں سوراخ ہیں۔ عام لوگ بلکہ اکثر عرب حضرات بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ پہلی جالی میں حضورِ پاکؐ، دوسری میں حضرت ابوبکرؓ اور تیسری میں حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ درمیان والی جالی ہی میں آپ تینوں آرام فرما رہے ہیں۔ درمیان والی جالی میں ایک گول سوراخ رکھا گیا ہے۔ یہ آپؐ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے۔ اسی

سوراخ سے تھوڑا ہٹ کر حضورِ پاکؐ کا سینۂ مبارک ہے جہاں پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سر ہے یہاں بھی ایک گول سُوراخ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سینے کے پاس حضرت عمر فاروقؓ کا سر ہے۔ ان کے چہرۂ مبارک کے سامنے بھی ایک گول سوراخ بنا ہوا ہے گویا درمیان کی جالی میں تینوں آرام فرما رہے ہیں۔

جب آپ درمیان کی جالیوں کے سامنے کھڑے ہوں گے تو اس جگہ کی پہچان یہ ہے کہ درمیان کی جالی میں آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک گول سوراخ ہے۔ یہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک کے سامنے ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملا ہوا ایک دروازہ ہے جو بند رہتا ہے۔ اس کے فوراً بعد دائیں ہاتھ ہی کی طرف ایک گول سوراخ ہے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چہرے مبارک کے سامنے اور اس کے فوراً بعد دائیں ہاتھ ہی کی طرف پھر ایک گول سوراخ ہے یہ حضرت عمرؓ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے۔ (تصویر کو غور سے دیکھیں)

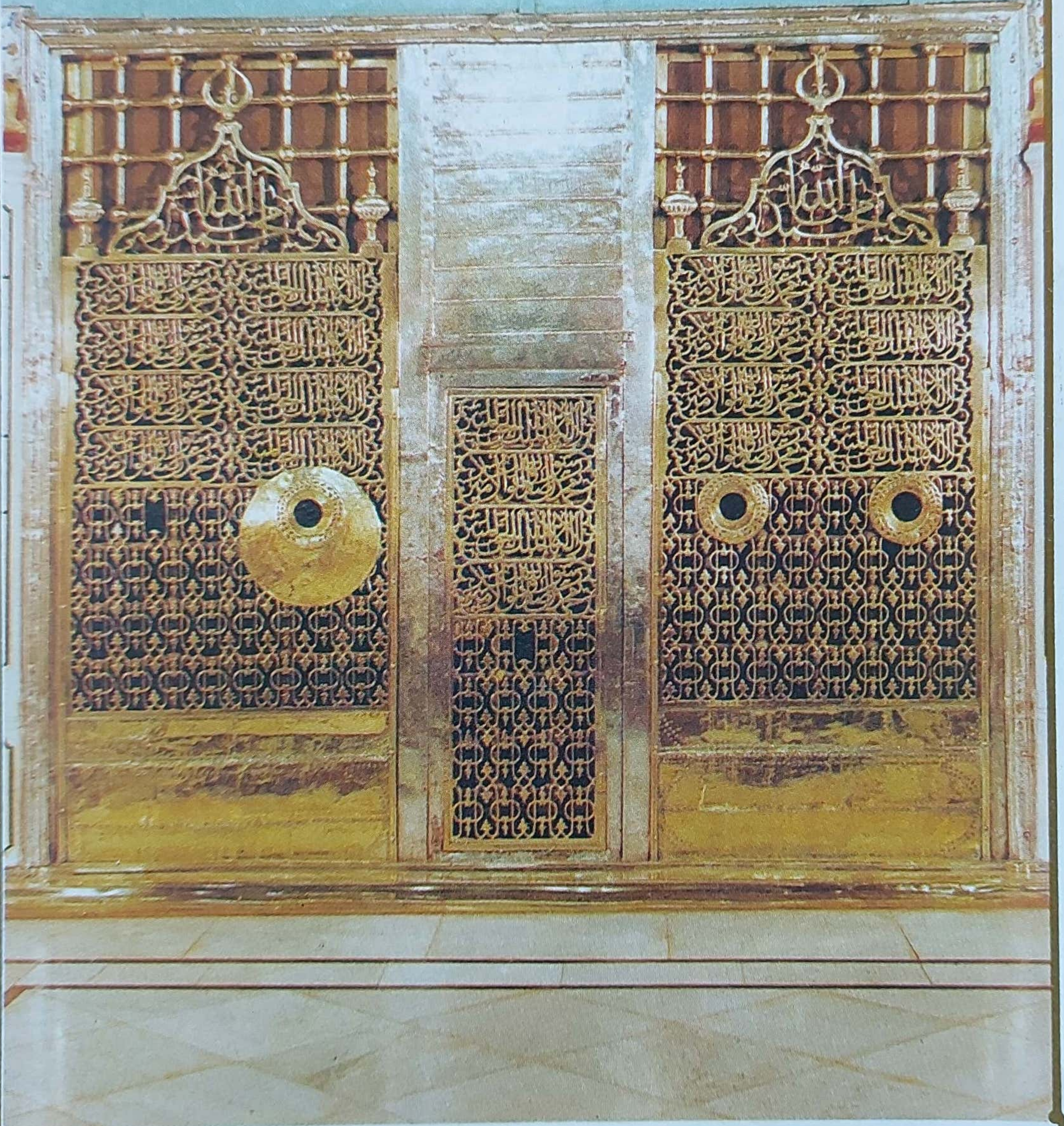
حاضری مزارِ منوّر اور زیارت کے آداب

نمازِ تحیّۃ المسجد کے بعد روضۂ اقدس کے پاس حاضر ہوں اور نہایت ادب سے کھڑے ہوں اور اپنا چہرہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرۂ مبارک کی طرف اور قبلہ سے پیٹھ پھیر کر کھڑے ہوں اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مبارک صُورت کا دل میں خیال باندھیں اور یہ تصوّر کریں کہ آپؐ قبر میں باحیات ہیں، میری حاضری سے واقف ہیں، میری معروضات سُن رہے ہیں۔



حضور اکرمؐ کے روضہ مبارک کی جالیاں، تصویر میں جو چوکور نشان نظر آرہا ہے، وہ آپؐ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے

إن الذين يغضون أصواتهم عند رسول الله أولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى
لهم مغفرة وأجر عظيم



حضور اکرمؐ کے روضۂ مبارک کی جالیاں — ایک نزدیکی منظر

حُلیۂ مبارکؐ

آپؐ کا قد میانہ تھا لیکن آدمیوں کے مجمع میں آپؐ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے، چہرۂ مبارک کا رنگ گندمی تھا۔ جس میں کوٹ کوٹ کر ملاحت بھری تھی۔ آپؐ کا سر مبارک بڑا تھا۔ بال کالے تھے، آپؐ پٹھے رکھتے تھے اور سر کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی۔ آپؐ کے کان نہ بہت بڑے تھے نہ بہت چھوٹے۔ دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتے تھے۔ آپؐ کی بھویں جٹی ہوئی تھیں، لیکن ایک باریک رگ دونوں میں حدِ فاصل تھی۔ آنکھیں بڑی اور خوش رنگ تھیں۔ سپیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے پڑے ہوتے تھے اور پُتلی سیاہ تھی۔ رخسار مبارک نرم اور پُر گوشت تھے۔ آپؐ کے دندان مبارک سفید اور چمکدار تھے۔ بات کرنے میں ان کی چمک بجلی کی سی ہوتی تھی۔ دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی۔

اس تصوّر میں کمالِ ادب کے ساتھ آب دیدہ ہو کر پڑھیں :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَّمِّلُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُدَّثِّرُ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَكْرَمَ وُلْدِ اٰدَمَ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَائِدَ الْخَيْرِ وَفَاتِحَ الْبِرِّ وَهَادِيَ الْأُمَّةِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَصْحَابِكَ أَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى أَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

جَزَاكَ اللّٰهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مَاجَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ أُمَّتِهٖ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَمِيْنُهٗ وَصَفِيُّهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ أُمَّتَكَ وَأَوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَأَقَمْتَ الدِّيْنَ۔ وَجَاهَدْتَّ عَدُوَّكَ وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ يَاخَيْرَ الرُّسُلِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا قَالَ فِيْهِ۔ ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْآ أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾

(سورة النسآء آية ۔٦٤)

اے اللہ کے رُسولؐ آپؐ پر سلام ، اے اللہ کے نبیؐ آپؐ پر سلام ، اے اللہ کے حبیبؐ آپؐ پر سلام ، اے اللہ کی مخلوق سے بہتر آپؐ پر سلام ، اے مُزّمّل آپؐ پر سلام ، اے مدّثّر آپؐ پر سلام ، اے نبی رحمت آپؐ پر سلام ، اے اُمت کی شفاعت کرنے والے آپؐ پر سلام ، اے ابُو القاسم آپؐ پر سلام ، اے بشارت دینے والے آپؐ پر سلام ، اے ڈر سُنانے والے آپؐ پر سلام ، اے آدم کے سَب سے معزّز فرزند آپؐ پر سلام ، اے انبیاء و مُرسلین کے سَردار آپؐ پر سلام ، اے خاتم النبیّین آپؐ پر سلام ، اے سَب سے مشہور قائد آپؐ پر سلام ، اے بھلائی کے رہنما۔ اے نیکی کے فاتح اور ہادیٔ اُمت آپؐ پر سلام ، آپؐ پر سلام ہو اور آپؐ کے ان طیّب و طاہر اہلِ بَیت پر جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست دُور کر کے انھیں خوب پاک صاف کر دیا ہے۔ آپؐ پر سلام ہو اور آپؐ کے سَب اصحاب اور آپؐ کی ازواجِ مطہّرات اُمّہات المومنین پر سلام ہو ، آپؐ پر سلام ہو اور تمام انبیاء و مُرسلین اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو اے اللہ کے رُسولؐ ! اللہ آپؐ کو ایسا احسن و افضل بدلہ دے جو اُس نے کسی نبی کو اُس کی قوم کی طرف سے اور رُسول کو اُس کی اُمّت کی طرف سے دیا۔ میں گواہی دیتی / دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتی / دیتا ہوں کہ آپؐ اُس کے بندے ہیں ، اُس کے رُسول ہیں اُس کے امین ہیں ، اُس کے مخلص دوست ہیں اور اُس کی مخلوق میں سے اُس کے اعلیٰ بندے ہیں۔ میں گواہی دیتی / دیتا ہوں کہ آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔ آپؐ نے امانت ادا کر دی اور اپنی اُمّت کی پُوری خیر خواہی کی اور دینِ حق کی دلیل روشن کی اور اللہ کی راہ میں خُوب جہاد کیا اور دین کو مضبوط کیا۔ آپؐ نے اپنے دُشمن سے جہاد کیا اور اپنے رب

کی عبادت کی یہاں تک کہ آپؐ کو موت آ گئی ۔ اے خیر الرسل ، اللہ عزّ وجلّ نے آپؐ پر سچی کتاب نازل فرمائی جس میں اُس نے فرمایا :

—— اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تمہارے پاس آجاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسولؐ بھی ان کے لئے استغفار کرتا تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے ۔

زیارت حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ

اب ذرا دائیں ہاتھ کو ہٹ کر حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کریں اور یہ پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِىْ حُبِّ اللهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ : "سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار ابوبکر صدیقؓ سلام ہو آپ پر اے رسول اللہؐ کے حقیقی خلیفہ، سلام ہو آپ پر اے ساتھی رسول اللہ کے دوسرے دو میں کے جب کہ وہ غار میں تھے، سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ

جس نے خرچ کیا اپنا مال سارا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں، یہاں تک کہ اتار دیا اپنی عبا کو بھی، راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنّت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سرتاج علماء اور خسرِ نبی مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اور رحمت اللہ کی ہو آپ پر اور اس کی برکتیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت

اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زیارت کریں اور یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَنَفِیَّ الْمِحْرَابِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَ الضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ ۔ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّكَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِّنْۢ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَ مَسْکَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

ترجمہ: "سلام ہو آپ پر اے (حضرت) عمرؓ بن خطاب، سلام ہو آپ پر اے فرمانے والے انصاف اور ٹھیک بات کے، سلام ہو آپ پر اے زینت دینے والے محراب کو، سلام ہو آپ پر اے غلبہ دینے والے دینِ اسلام کے، سلام ہو آپ پر اے توڑنے والے بتوں کے، سلام ہو آپ پر اے مددگار فقیروں، ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کے، آپ وہ ہیں کہ فرمایا آپ کے حق میں انسانوں کے سردارؐ نے اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا عمرؓ بن خطاب راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنّت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپ پر اے دوسرے خلیفہ اور سرتاجِ علماء کے اور خسر نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں"۔

مُواجہ شریف و مقصورہ شریف

روضۂ اقدس کو پیتل کی جالیوں سے اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کر رکھا ہے۔ مواجہ شریف کی طرف ہر سہ مزاراتِ متبرکہ کے مقابل گول گول سے قریباً چھ سات انچ قطر کے سوراخ ہیں۔ ایک دروازہ بھی ہے جو مثل تمام دروازوں کے ہر وقت بند رہتا ہے۔ اس عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

اس متبرّک مقام پر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سر حضور علیہ السّلام کے سینہ مبارک کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت صدیقِ اکبرؓ کے سینہ کے برابر، ان کے علاوہ ایک قبر کی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے لئے محفوظ بتائی جاتی ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا رَفِیْقَیْ وَ مُشِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنَیْنِ لَہٗ عَلَی الْقِیَامِ فِی الدِّیْنِ وَالْقَائِمَیْنِ بَعْدَہٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِیْنَ جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ جَزَاءٍ رَبَّنَا اَنْ یَّتَقَبَّلَ سَعْیَنَا وَ یُحْیِیْنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَ یُمِیْتَنَا عَلَیْھَا وَ یَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط

ترجمہ: "سلام ہو آپ دونوں پر اے وزیرِ رسول اللہ کے، سلام ہو آپ دونوں پر اے مددگار رسول اللہ کے، سلام ہو آپ دونوں پر اے ساتھ سونے والو رسول اللہ کے، سلام ہو آپ دونوں پر اے ساتھی اور مُشیر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اور مددگار اُن کے دین کے قائم کرنے میں اور قائم ہونے والے اُن کے بعد مسلمانوں کی مصلحتوں کے ساتھ بدلہ دے آپ دونوں کو اللہ بہترین بدلہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں، دُعا فرمائیں ہمارے رب سے ——

کہ وہ قبول فرمائے ہماری کوششوں کو اور ہمیں زندہ رکھے آنحضرت ؐ کے دین پر اور موت دے ہمیں اسی پر اور حشر فرماتے ہمارا آنحضرت ؐ کے زمرہ میں' سلام ہو آپ دونوں پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں"۔

اس کے بعد پھر پہلی جگہ پر یعنی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرہ مبارک کے سامنے آئیں اور یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۝ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۝

اَللّٰھُمَّ ـــــ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ اِیْمَانًا کَامِلًا ثَابِتًا یَّبَاشِرُ بِہٖ ـــــ

قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَعِلْمًا نَّافِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّ وَلَدًا صَالِحًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّصَبْرًا جَمِیْلًا وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمہ: ”اے اللہ! بیشک آپ نے فرمایا ہے اور آپ کا فرمانا سچا ہے اور اگر وہ (گنہگار) جب کہ انہوں نے ظلم ڈھایا اپنی جانوں پر آئیں آپ کے پاس پس معافی مانگیں اللہ سے اور معافی مانگتا ان کے لیے رسول ﷺ تو وہ پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا۔ بلاشبہ آئے تمہارے پاس ایک رسول ﷺ جو تم ہی میں سے ہیں گراں ہے ان پر وہ چیز جو تمہیں مشقت میں ڈالے تمہاری بھلائی کے آرزومند مومنوں کے ساتھ شفیق اور رحیم ہیں پس اگر وہ روگردانی کریں تو فرما

دیجیئے کافی ہے مجھے اللہ کوئی نہیں معبود جس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا ــــــــــ اے اللہ! ہمارے رب بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاکر ہو گذرے اور نہ چھوڑ ہمارے دلوں میں کدورت مومنوں کی طرف سے۔ اے ہمارے ربّ بلاشبہ تو بڑا رحم کرنے والا ہے، بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر، اے ایمان والو! درود بھیجو! آپؐ پر، اور سلام کثرت سے، اے اللہ رحمت نازل فرما اور سلامتی اور برکتیں آپؐ پر اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ــــــــــ کہ تو مجھے عطا فرمائے ایمان کامل اور محکم مطمئن ہو جس کی وجہ سے میرا دل، اور یقین سچّا یہاں تک کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے، اور علمِ نافع، اور دل جھکنے والا، اور زبان تیرا ذکر کرنے والی، اور اولاد نیک، اور رزق کشادہ اور حلال پاکیزہ اور توبہ سچی اور صبرِ جمیل اور اجرِ بڑا اور عملِ نیک جو مقبول ہو، اور تجارت جس میں گھاٹا نہ ہو، اے نورِ ہی نور، اے جاننے والے سینوں کے رازوں کے نکال لے مجھے اور تمام مسلمانوں کو اندھیروں سے روشنی میں دنیا اور آخرت میں، اور وفات دے مجھے حالتِ اسلام پر، اور ملا مجھے نیک لوگوں کے ساتھ اپنی رحمت سے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اے پروردگار کل جہانوں کے۔ اے ہمارے رب

عطا فرما ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچالے ہمیں عذابِ دوزخ سے پاک ہے آپ کا پروردگار صاحبِ عزّت اُن چیزوں سے جو وہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے کل جہانوں کا۔"

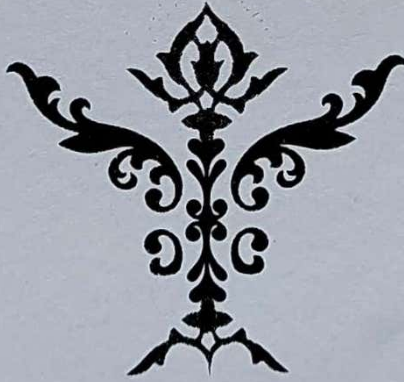
پھر قبلہ رخ ہو کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا الشَّرِیْفِ بَیْنَ یَدَیْ سَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا یَا اَللّٰہُ اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا عَیْبًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا سَتَرْتَہٗ وَلَا مَرِیْضًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا شَفَیْتَہٗ وَعَافَیْتَہٗ وَلَا مُسَافِرًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا نَجَّیْتَہٗ وَلَا غَآئِبًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا رَدَدْتَّہٗ وَلَا عَدُوًّا یَا اَللّٰہُ اِلَّا خَذَلْتَہٗ وَدَمَّرْتَہٗ وَلَا فَقِیْرًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا اَغْنَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً یَا اَللّٰہُ مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لَنَا فِیْھَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَیْتَھَا وَیَسَّرْتَھَا۔ اَللّٰھُمَّ اقْضِ حَوَآئِجَنَا وَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَتَقَبَّلْ زِیَارَتَنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاکْشِفْ کُرُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا وَرُدَّ غُرْبَتَنَآ اِلٰٓی اَھْلِنَا وَاَوْلَادِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ مَسْتُوْرِیْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ ۝ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

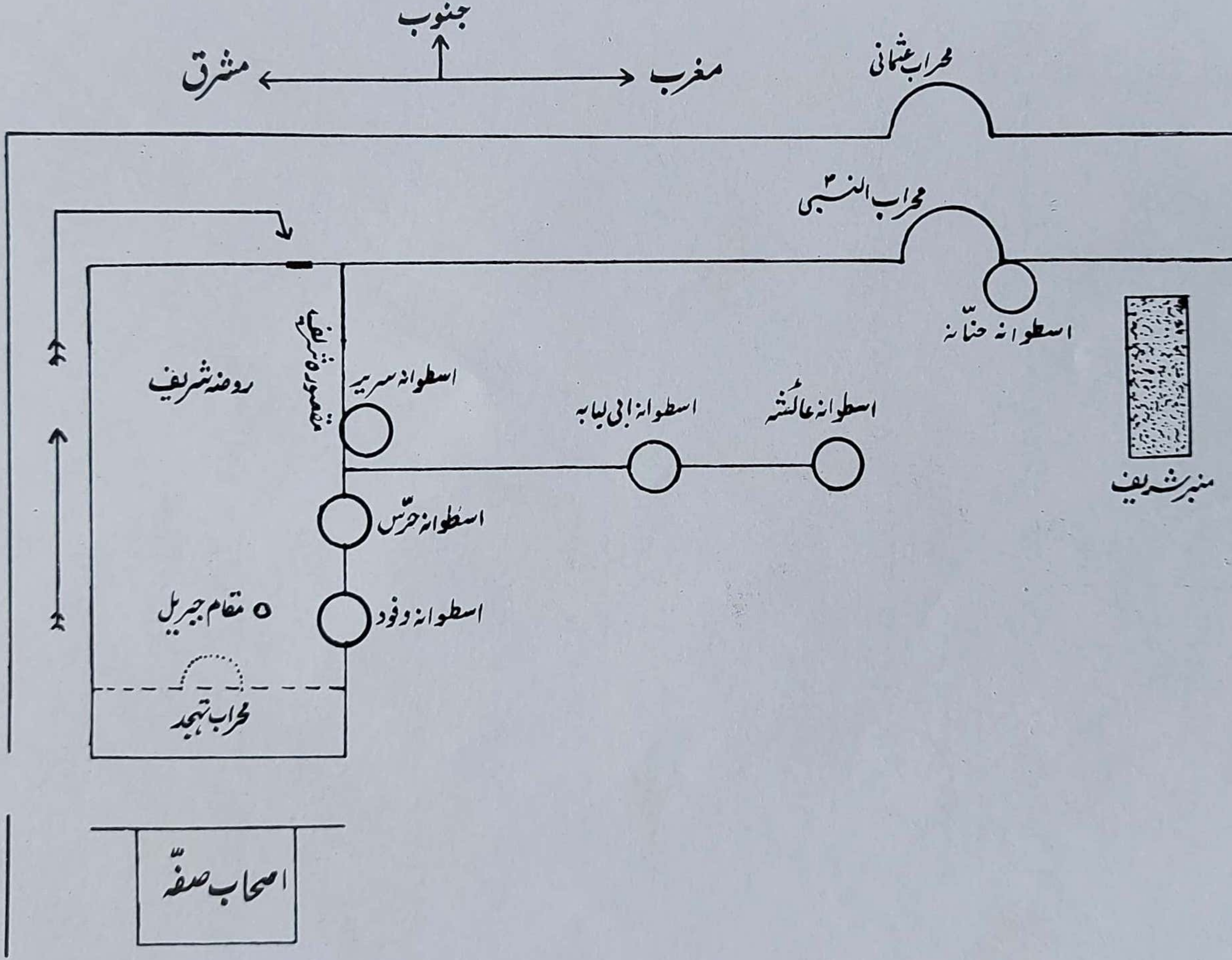
ترجمہ: "اے اللہ! نہ چھوڑ ہمارے لئے اس مبارک جگہ میں سامنے ہمارے آقا رسول اللہ کے کوئی گناہ مگر اُسے بخش دے اور نہ کوئی غم اے اللہ مگر تو اُسے مٹا دے اور نہ کوئی عیب اے اللہ مگر تو اُسے چھپا دے اور نہ کوئی مریض اے اللہ مگر تو اُسے شفا اور عافیت دے اور نہ کوئی مسافر اے اللہ مگر اُسے سفر کی تکلیف سے نجات دے دے اور نہ کوئی گمشدہ اے مولیٰ مگر اسے واپس فرما دے، اور نہ کوئی دشمن اے مولیٰ مگر اسے رسوا فرما دے اور اس کو ہلاک کر دے اور نہ کوئی فقیر اے مولیٰ مگر اُسے غنی فرما دے اور نہ کوئی ضرورت الٰہی! دُنیا کی اور آخرت کی ضرورتوں سے جس میں ہماری بھلائی ہو مگر اُسے پورا اور آسان فرما دے اے اللہ پوری فرما ہماری حاجتیں اور آسان فرما دے ہمارے کام اور کھول دے ہمارے سینے اور قبول فرما ہماری زیارت اور امن سے بدل دے ہمارے خوف کو اور پردہ ڈال ہمارے عیبوں پر اور بخش دے ہمارے گناہوں کو اور دُور فرما دے ہماری تکالیف کو اور خاتمہ فرما نیکیوں پر ہمارے اعمال کا اور لوٹا دے ہمارے مسافروں کو ہمارے اہل و اولاد میں صحیح و سالم خوشحال پردہ پوشی کے ساتھ اپنے نیک بندوں سے ان لوگوں میں سے کہ نہیں کوئی خوف اُن پر اور نہ وہ غمگین ہونگے اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اے پروردگار کل جہانوں کے۔"

سات ستون

یوں تو مسجدِ نبویؐ کا چپّہ چپّہ نور فشاں ہے۔ مگر "ریاض الجنۃ" کے وہ سات ستون جنھیں سنگِ مرمر کے کام اور سنہری مینا کاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے۔ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ ستون روضۂ انورؐ کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ کے ذریعہ ممتاز کیے ہوئے ہیں۔ یہ خاص ستون ہیں اور ان کی درمیانی جگہ جنّت کا ٹکڑا ہے۔



(ستونوں کا نقشہ)



ستونِ حنّانہ

یہ محراب النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قریب ہے۔ حضور اقدسؐ اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یہیں وہ کھجور کا درخت دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپؐ کے فراق میں بچّوں کی طرح رویا تھا۔

ستونِ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

ایک مرتبہ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ "میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں" (طبرانی) اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے فرمائی تھی۔ اب وہاں ستون عائشہؓ بنا دیا گیا ہے۔

ستونِ ابولبابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ایک صحابی حضرت ابولبابہؓ کا قصور اس جگہ معاف ہُوا تھا۔ انھوں نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔

ستونِ وفود

اس جگہ نبی اکرمؐ باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

ستونِ سریر

اس جگہ نبی اکرمؐ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپؐ کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا

ستونِ حرّس

اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالمؐ کی پاسبانی کیا کرتے تھے۔ اس کو ستون علیؓ بھی کہتے ہیں۔

ستونِ تہجد

نبی کریمؐ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

یہ تمام ستون اس حصۂ مسجد میں ہیں جو حضورِ اقدسؐ کے زمانے میں تھی۔ ان کے پاس جا کر دعا استغفار کیجئے اور جب بھی موقع ملے ان کے پاس سنن و نوافل ادا کیجئے۔ یہ وہ متبرک مقامات ہیں یہاں نبی کریمؐ کی نگاہِ کرم پڑ چکی ہے۔

اصحابِ صفہ

صفہ، سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قدیم مسجدِ نبویؐ کے شمال مشرقی کنارے، مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ یہ جگہ اس وقت بابِ جبریلؑ سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں محرابِ تہجد کے بالکل سامنے ۲ فٹ اونچے پیتل کے کٹہرے میں گھری ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۴۰ × ۴۰ فٹ ہے۔ اس کے سامنے خدّام بیٹھے رہتے ہیں اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر آپ یہاں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تو مشکل ہی سے جگہ مل سکے گی۔

یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا، نہ ہی بیوی بچے اور نہ کوئی اور یہ "اہلِ صفہ" کہلاتے تھے اور اس جگہ کو "صفہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی تعلیم حاصل کرتے اور وقتاً فوقتاً تبلیغِ اسلام کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے رہتے تھے۔ یوں تو تمام صحابہؓ کی زندگی بہت زیادہ سادہ تھی مگر اصحابِ صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر و

سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی۔ یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کے حصول کی خاطر فیضانِ مصطفوی ﷺ سے فیض یاب ہونے کے لئے خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر رہتے تھے نہ انہیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار۔ ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار، کانوں کو آپ ﷺ کے کلمات اور جسم و جان کو آپ ﷺ کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ لوگ دین کی دولت سے مالامال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس و ناداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

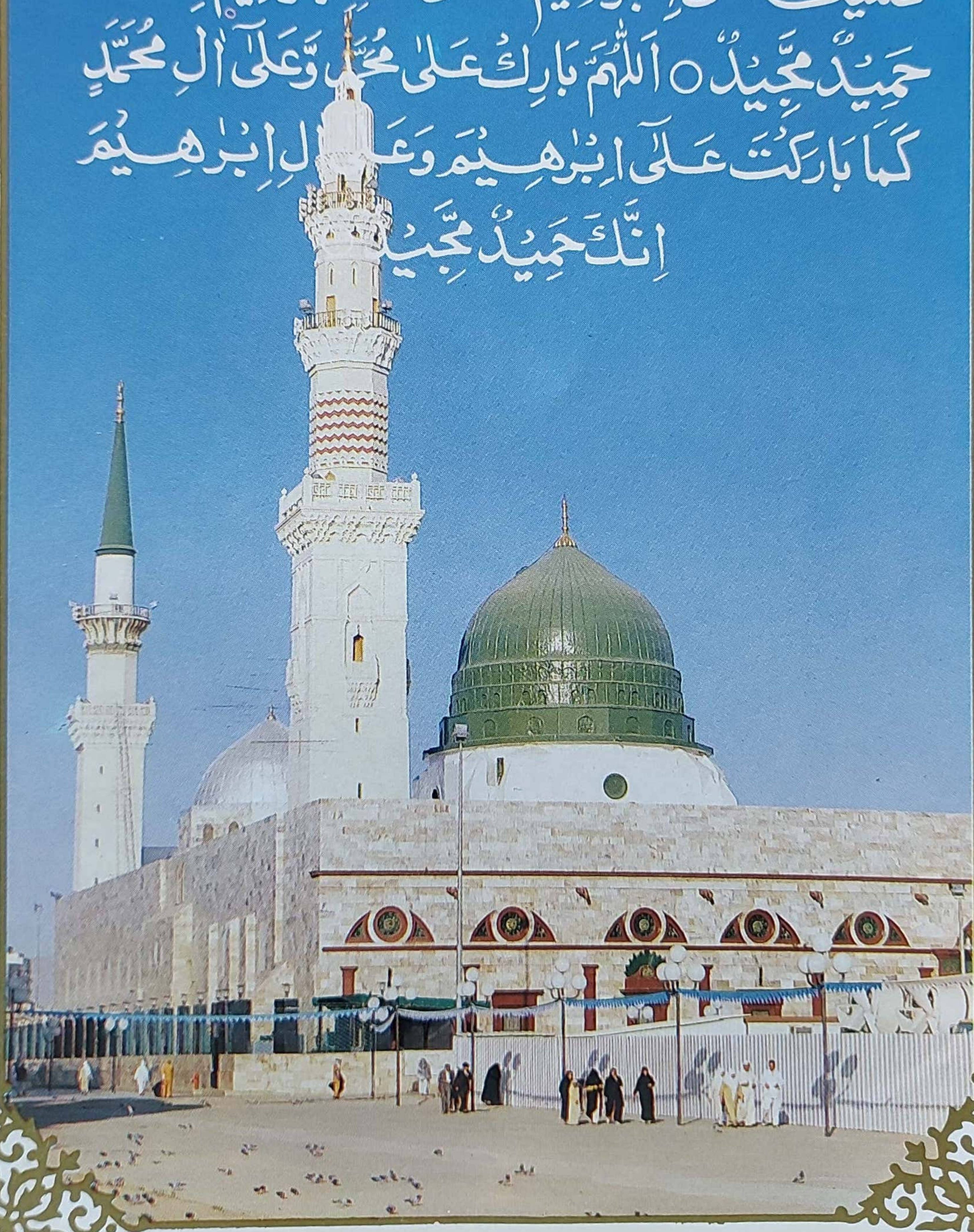
"میں نے ستّر (۷۰) اصحابِ صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہیں تھی صرف تہ بند تھا یا فقط کمبل۔ چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں کے قریب پہنچ جاتی تھی اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔"

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۶۳)

گنبدِ خضراء

روضہ اقدس ﷺ کے اوپر گنبدِ خضراء ہے۔ جس کی زیارت کرنے کی سعادت ہر مسلمان کے دل کی تمنّا اور آرزو ہے۔ صالحی عہد میں سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں الملک المنصور قلدون نے روضہ اقدس ﷺ پر ایک گنبد بنایا تھا جو نیچے سے مربع اور اوپر سے آٹھ گوشوں کا تھا جو لکڑی کے تختے اور سیسے کی پلیٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ ۸۸۶ھ میں الملک اشرف قائت بائی نے سنقر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ



حمالی کو مسجد کی تعمیر اور مرمت کی خدمت پر مامور کیا۔ اس تعمیر کے وقت گنبد کا رنگ سفید تھا۔ جسے قُبَّۃَ البیضا کہا جاتا تھا۔ ۸۸۸ھ میں سلطان قائت بائی نے روضہ اقدس میں پیتل کی نہایت خوبصورت جالیاں بنوائیں اور اس میں باب الرحمت قبلہ کے جانب روضہ اقدس میں ایک جھروکہ، باب فاطمہؓ اور بابُ التہجد بھی بنوائے لیکن کچّے فرش کو تبرکاً اسی طرح رہنے دیا، لیکن دسویں صدی ہجری کے وسط میں سلطان سلیمان رومی نے روضہ اقدس کا فرش سنگِ مرمر کا بنوایا جو آج تک موجود ہے۔

روضہ اقدس (مقصورہ شریف) کا طول ۱۶ میٹر یا تقریباً ۵۲ فٹ اور عرض ۱۵ میٹر تقریباً ۴۹ فٹ ہے۔ چاروں گوشوں میں سنگِ مرمر کے بڑے بڑے ستون ہیں جن کی بلندی چھت تک ہے۔ ۹۸۰ھ میں سلطان سلیم ثانی نے روضہ اقدس کا قابلِ رشک گنبد بنوایا، جسے رنگین پتھروں اور زردوزی سے مزّین کیا گیا۔ گنبد کی پشت پر اپنا نام بھی کندہ کرایا۔

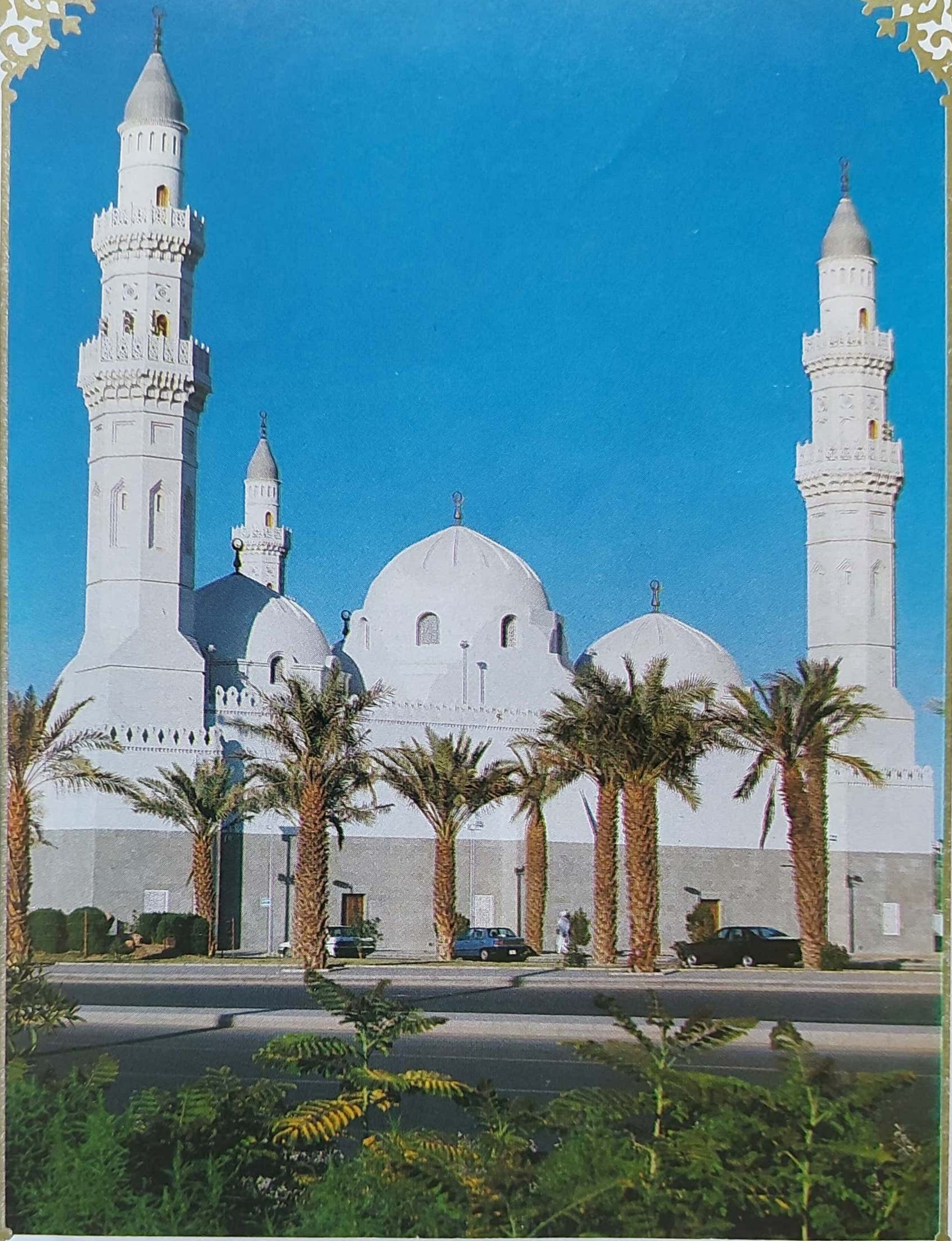
۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود نے گنبد نبوی کو از سرِ نو تعمیر کرایا۔ پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا مگر ۱۲۵۵ھ میں اس گنبد پر سبز رنگ کرایا گیا اور جب ہی سے اسے گنبدِ خضرا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، یہی وہ گنبدِ خضرا ہے جسے عاشقانِ رسولؐ اپنے خوابوں میں دیکھتے ہیں، اور قسمت والے جب وہاں تک پہنچ جاتے ہیں تو اس کی تجلّیاں ان کے دلوں میں نورِ ان کی آنکھوں میں ایمان کی روشنی اور ان کی روح میں سرور پیدا کر دیتی ہیں۔

مسجدِ قُبَاء

مدینہ منوّرہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے۔ اسے قبؔا کہا جاتا ہے۔ ہجرتِ مدینہ کے زمانے میں یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے۔ اس وقت عمُر بن عوف کے خاندان کے سربراہ کلثوم بن الہدم تھے۔ حضورؐ نے اِن ہی کے ہاں چار دن تک قبؔا میں قیام فرمایا تھا اور وہیں اپنے دستِ مبارک سے مسجد قبا کی بنیاد رکھی تھی۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے یہی مسجد تعمیر ہوئی تھی، اس مسجد کی فضیلت کا اس واقعہ سے بھی گہرا تعلق ہے۔

حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مدینہ منوّرہ میں قیام کے بعد منافقین کا ایک گروہ مسلسل مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتا رہتا تھا۔ اِن کی ناپاک سازشوں میں ایک سازش مسجدِ ضرار کی تعمیر بھی تھی۔ اور ان شرپسندوں نے حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے درخواست کی کہ آپؐ ایک مرتبہ اس میں نماز پڑھا کر اس مسجد کا افتتاح فرمائیں۔ اُس وقت حضورؐ تبوک کی مہم میں مصروف تھے۔ لہذا آپؐ نے فرمایا کہ اس مہم سے واپس آکر دیکھوں گا۔ جب حضورِ کریمؐ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ذی اَوان کے مقام پر یہ آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں۔

(ترجمہ) "کچھ اور لوگ ہیں جنھوں نے ایک مسجد بنائی۔ اس غرض کے لیے کہ
دعوتِ حق کو نقصان پہنچائیں، اور (اللہ کی بندگی کرنے کے بجائے)
کفر کریں اور اہلِ ایمان میں پھوٹ ڈالیں اور (اس بظاہر عبادت گاہ کو)



اسلام کی پہلی مسجد، مسجدِ قُباء

اُس شخص کے لئے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسُول ؐ کے خلاف برسرِ پیکار ہو چکا ہے۔ وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو بھلائی کے سوا کسی دوسری چیز کا نہ تھا مگر اللہ گواہ ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں تم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا، جو مسجد اوّل روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لئے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں عبادت کے لئے کھڑے ہو، اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔" (سورۃ توبہ: ۱۰۷-۱۰۸)

ان آیاتِ مبارکہ کے نزول کے بعد حضور ؐ کو منافقین کی سازش کا علم ہو گیا اور حضور ؐ نے چند اصحاب کو مدینہ منوّرہ بھیج کر مسجدِ ضرار کو مسمار کرا دیا۔

مسجدِ قُبا میں دو نفل نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے اور یہی بات مسجد کی محراب کے اوپر عربی میں لکھی ہوئی ہے۔

مسجدِ قبلتین

یہ مسجد نبوؐی سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے یہ مسجد تاریخِ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے۔ ابتدا میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے ادا فرماتے



مسجدِ قبلتین (یعنی دو قبلوں والی مسجد)

تھے۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب تک مکّہ معظّمہ میں تشریف فرما رہے۔ یہی دستور رہا، مگر آپ نمازیں اس طرح ادا فرماتے تھے کہ بیت اللہ بھی سامنے رہے اور مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں مکمل طور پر بیت المقدس ہی قبلہ تھا اور تقریباً سولہ سترہ مہینے آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں۔ بیت المقدس مسلمانوں کے لئے اس لئے بھی مقدّس تھا کہ یہاں سے حضور نبئ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ لیکن اس تمام عرصے میں حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی یہ دلی تمنّا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے تعمیر کردہ خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بار بار اس تمنّا میں آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ بالآخر ایک روز عین نماز کی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(ترجمہ) "یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔ لو، ہم اُسی قبلے کی طرف تمہیں پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو۔ مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) کی طرف رُخ پھیر دو۔ اب جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔"

(البقرۃ-۱۴۴)

یہ حکم رجب یا شعبان ۲ھ میں نازل ہوا تھا۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بشر بن براء بن معرورؓ کے ہاں بنو سلمہ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہُوا۔ آپؐ بنو سلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمانے کھڑے ہُوئے۔ دو رکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکایک وحی کے ذریعہ تحویلِ قبلہ کی آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپؐ کی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگ بیت المقدس سے کعبے کے رخ پھر گئے۔

بیت المقدس مدینہ منوّرہ سے عین شمال میں واقع ہے اور کعبۃ اللہ بالکل جنوب میں۔ نماز باجماعت پڑھاتے ہوئے قبلہ تبدیل کرنے میں لامحالہ آپؐ کو چل کر مقتدیوں کے پیچھے آنا ہُوا ہوگا اور مقتدیوں کو صرف رُخ ہی نہ بدلنا پڑا ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ انہیں بھی چل کر اپنی صفیں درست کرنی پڑی ہوں گی۔ اس طرح ایک نماز کی دو رکعتیں بیت المقدس کی جانب اور دو رکعتیں کعبۃ اللہ کی جانب ادا فرمائی گئیں۔ اسی لئے اس مسجد کو مسجدِ قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔

مسجدِ جُمعہ

مسجدِ قبا سے کچھ فاصلہ پر مدینہ منوّرہ کے راستہ میں قبیلہ بنو سالم آباد تھا۔ حضور اکرمؐ جب ہجرت کے موقع پر قبا کی بستی سے مدینہ منوّرہ روانہ ہوئے تھے تو جمعہ کا روز تھا۔ ابھی آپؐ قبیلہ بنو سالم بن عوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہوگیا۔ اسی مقام پر آپؐ نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ مدینہ منوّرہ میں یہی آپؐ کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔ اس جگہ جہاں آپؐ نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تھی، اب مسجد بنا دی گئی ہے۔ قبا سے واپسی پر اگر موقع ملے تو مسجدِ جمعہ میں دو رکعت نفل ادا کریں۔ مسجدِ قبا سے مدینہ منوّرہ کی طرف واپس آتے ہوئے تقریباً ایک میل کے بعد دائیں ہاتھ کو ایک سڑک مُڑتی ہے۔ مُڑنے کے بعد سیدھے ہاتھ پہ سنسان سڑک پر مسجد واقع ہے۔

مسجدِ غمامہ

یہ شہر ہی میں حرم نبویؐ کے قریب ہے۔ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم یہاں عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس کو مسجدِ مصلّٰے بھی کہتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وہاں نمازِ استسقاً

مدینہ منوّرہ میں مسجدِ جمعہ

مدینہ منورہ میں مسجد غمامہ

پڑھائی تھی اور اسی وقت بادل نمودار ہو کر بارش ہوئی اس لئے یہ مسجد غمامہ (بادل) سے موسوم ہے۔ مسجد کے سامنے میدان میں حکام کی طرف سے مجرموں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔

مسجد ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مسجد غمامہ کے قریب شمال میں مسجدِ ابوبکر صدیقؓ ہے۔ ملّا علی قاری کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے وہاں کچھ نمازیں پڑھی تھیں۔

مسجدِ عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یہ مسجد بھی مسجدِ غمامہ کے قریب ہے

مسجدِ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یہ مسجدِ غمامہ کے قریب ہے، یہاں پر حضرت علیؓ نے نمازِ عید ادا کی تھی۔



مسجدِ عمر فاروقؓ

مسجدِ ابو بکر صدّیق رض

مسجدِ علی رض

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زیارت

حضرت فاطمہؓ کی زیارت کے واسطے حجرہ شریف کی طرف متوجہ ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی قبر اطہر کے متعلق تین روایتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کی قبر مبارک مسجد نبوی میں ہے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ آپ کی قبر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قریب ہے۔ تیسری روایت یہ ہے کہ جنت البقیع کے دروازے کے پاس بیت الحزن میں ہے۔ حاجیوں کو چاہیئے کہ تینوں جگہ حاضر ہو کر دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَاءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِى الْجَنَّةِ اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ط وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ ٥ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكِ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط



مدینہ منورہ کا تاریخی قبرستان - جنت البقیع

سلام ہو آپ پر اے ہماری آقا فاطمۃ الزہرا، اے صاحبزادی رسُول اللہؐ کی۔ سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے نبیؐ کی، سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے محبوبؐ کی، سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے برگزیدہ پیغمبرؐ کی، سلام ہو آپ پر اے پانچویں کملی والوں میں کی، سلام ہو آپ پر اے زوجۂ امیر المومنین ہمارے سردار علی مُرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ، سلام ہو آپ پر اے والدہ صاحبہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی، جو دو سردار، دو شہید، دو ستارے، دو چاند چمکتے ہُوئے، دو سردار ہیں نوجوانانِ جنّت کے، جنّت میں وہ ابو مُحمّد حسن اور ابو عبد اللہ حسین ہیں راضی ہو اللہ اُن دونوں سے اور آپ سے، راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا، اور بنا دے جنّت کو آپ کے لئے گھر اور آرام اور ٹھہرنے اور ٹھکانے کی جگہ، سلام ہو آپ پر اور آپ کے والد محترم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے شوہر مکرّم حضرت علی مرتضیٰؓ اور آپ کے صاحبزادوں حسنؓ و حسینؓ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

جنّتُ البقیع

مسجدِ نبویؐ کے مشرق میں ایک قبرستان ہے جو جنّتُ البقیع کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں اکثر صحابۂ کرام۔ اُمّہات المومنین ازواجِ مطہراتِ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں مدفون ہیں۔

جنت البقیع میں یہ دعا پڑھیں :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْبَقِیْعِ یَآ اَھْلَ الْجَنَابِ الرَّفِیْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۝ اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اٰنَسَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَشَرَّفَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِقَوْلِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

سلام ہو تم پر اے اہلِ بقیع اے عالی بارگاہ والو! تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم انشاءاللہ تعالیٰ آپ سے ملنے والے ہیں، خوشخبری حاصل کرو کہ قیامت آنے والی ہے، نہیں شک اس میں اور بلاشبہ اللہ زندہ کر کے اٹھائے گا قبر والوں کو، مانوس بنالے اللہ تعالیٰ تم کو اور معزز فرمائے تم کو اس قول کے ساتھ کہ میں گواہی دیتا ہوں، یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے، نہیں کوئی شریک اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔



غزوۂ اُحد ۳ھ

مدینہ منوّرہ کے شمال میں تقریباً چار میل کے فاصلے پر وہ پہاڑ ہے جو "جبلِ اُحد" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ۳ھ میں اُحد کی مشہور جنگ اسی پہاڑی کے دامن میں لڑی گئی تھی۔ یہ پہاڑ شرقاً غرباً چار میل پھیلا ہوا ہے۔ کفارِ قریش کے تین ہزار جنگجو اور نبرد آزما حملہ آوروں کا لشکر ۳ھ میں مدینہ منوّرہ پر حملہ آور ہوا، جنہیں مسلمانوں کے مقابلے میں تعداد اور سامانِ حرب کی برتری حاصل تھی اس کے مقابلے میں مسلمانوں کا لشکر جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔ منافقوں کی سازش کی وجہ سے عین لڑائی کے وقت صرف سات سو افراد پر مشتمل رہ گیا تھا۔ ان کے پاس بھی صرف ایک سو زرہ بکتر تھے' ایسے نازک موقع پر منافقوں کے فرار سے مسلمان فوج کے حوصلے پر بھی فطری طور پر بُرا اثر ہوا تاہم آپؐ اور جلیل القدر صحابہؓ نے ان کی ہمت بندھائی۔ آپؐ نے مسلمانوں کو اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے کو کہا۔ پھر آپؐ نے بہ نفسِ نفیس فوج کی صف بندی کی۔

اسلامی فوج کی پشت کی جانب ایک درّہ تھا۔ آپؐ نے ۵۰ تیر اندازوں کو وہاں مقرر فرما کر تاکید کی کہ اسلامی فوج کو چاہے جیت ہو یا ہار۔ اس جگہ کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا، جنگ شروع ہوئی مگر اسلامی فوج کے مقابلے میں دشمن کی کچھ نہ چلی۔ کفّار اسلامی فوج کے حملے کی تاب نہ لا کر میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے مسلمانوں نے تعاقب کیا، مسلمان تیر انداز جن کو آپؐ نے تاکید فرمائی تھی کہ کسی حال میں بھی جگہ نہ چھوڑیں۔ وہ بھی تعاقب کرنے والوں کے ساتھ ہو لیئے، کفّار نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور اس اہم دفاعی مقام کو خالی پا کر مسلمانوں پر عقب کی سمت سے اس وقت

مدینہ منورہ کا تاریخی پہاڑ — جبلِ اُحد

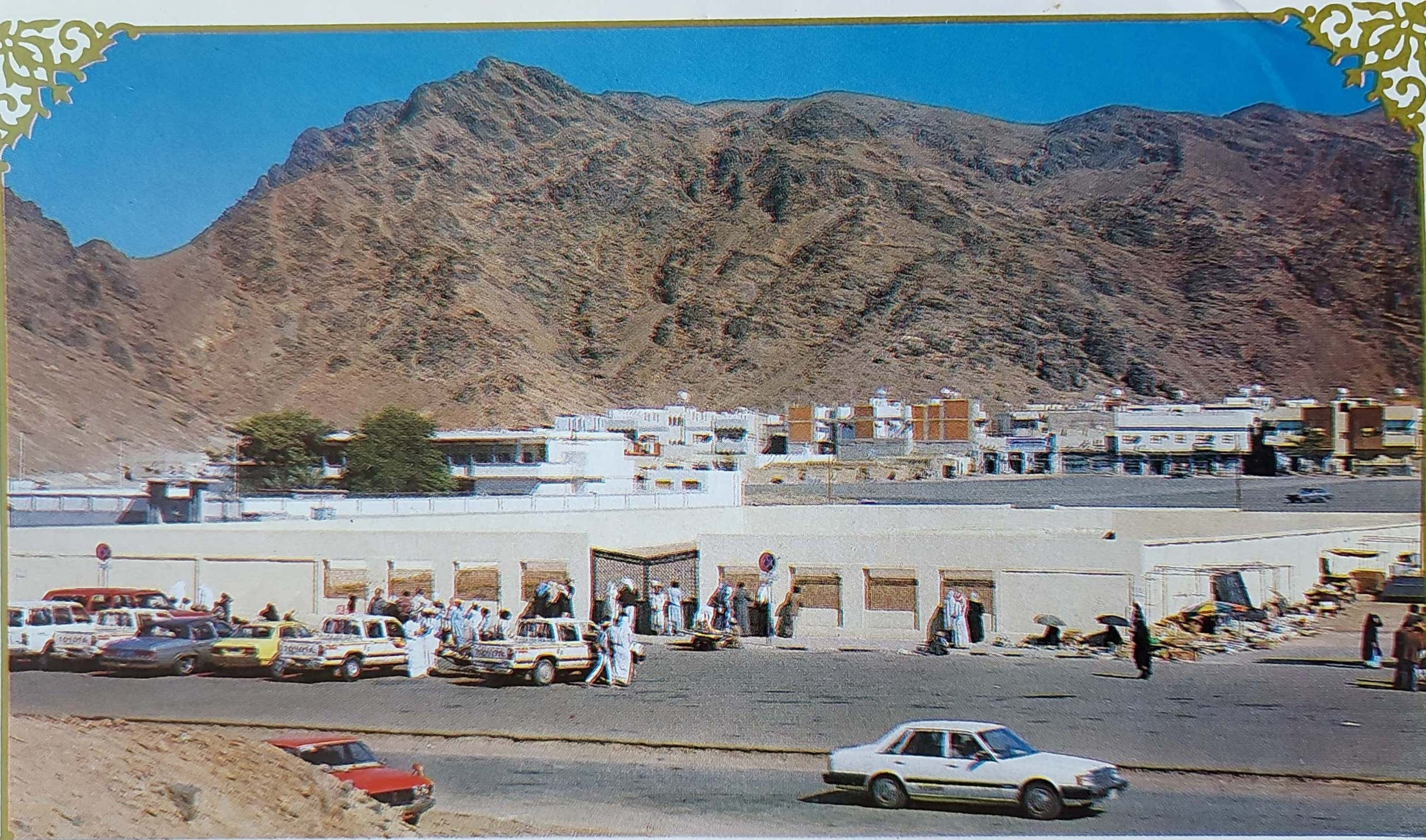
احد کے دامن میں تیراندازوں کا ٹیلہ

حملہ کیا جب مسلمانوں کی صفوں میں ترتیب باقی نہیں رہی ۔اس طرح مسلمان فوج دونوں طرف سے گھر گئی اور کافی جانی نقصان ہُوا اور آپ ؐ بھی زخمی ہوئے آپ ؐ کے چند دندانِ مبارک اس جنگ میں شہید ہوئے ۔اس کے علاوہ آپ ؐ کے چچا حضرت حمزہ ؓ سمیت ۷۰ صحابہ نے بھی اس جنگ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

غزوۂ احزاب (یا غزوۂ خندق) ۵ھ

ہجرت کا پانچواں سال تھا۔یہودیوں، منافقوں اور مشرک قبائل پر مشتمل دشمنانِ اسلام کا ایک لشکرِ جرار جس کی تعداد دس ہزار تھی ۔اسلام پر آخری اور کاری بلکہ فیصلہ کن ضرب لگانے اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے مدینہ منوّرہ کی جانب روانہ ہو ۔رسُولِ اکرم ؐ کو اس کی خبر ملی تو صحابہ کرام ؓ کو صلاح و مشورہ کی غرض سے طلب فرمایا اور حضرت سلمان فارسی ؓ کے مشورے کے مطابق جبلِ سلع کو پشت کی جانب رکھ کر مدینہ منوّرہ کے گرد خندق کھودی گئی اُس لشکرِ جرار نے مدینہ پہنچ کر اس شدّت کے ساتھ حملہ کیا کہ مدینہ کی سرزمین کانپ اٹھی مگر یہ لوگ خندق ہونے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔لہذا ایسی حالت میں یہ محاصرہ تقریباً ایک مہینے تک جاری رہا (رسولِ اکرم ؐ اور صحابہ ؓ نے فاقوں کی تکلیفیں برداشت کیں)

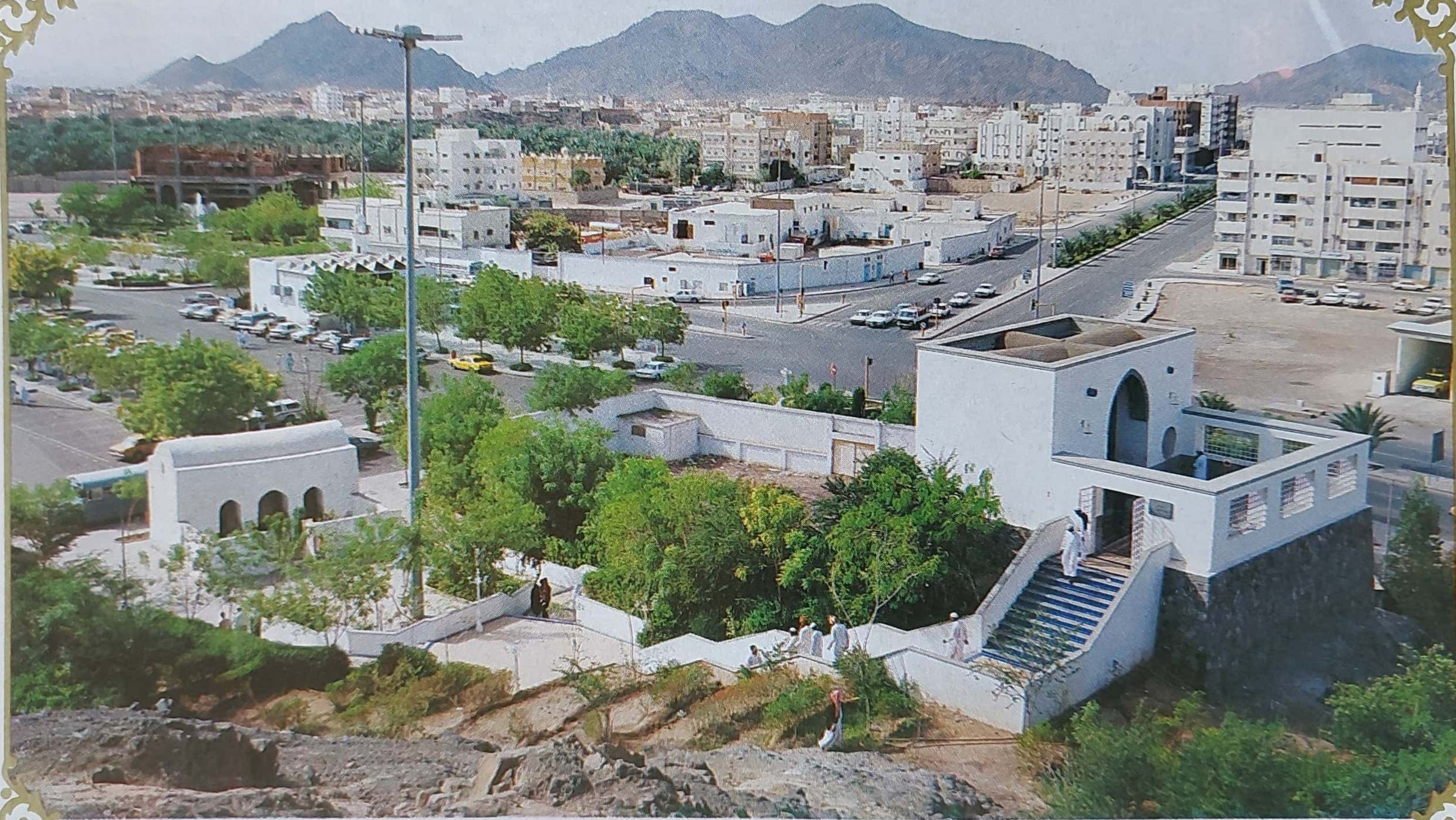




حضرت حمزہؓ کا مزار اُحد کے دامن میں

مگر بیچ میں خندق ہونے کی وجہ سے ایک نہ چلی۔اس عرصے میں کفار کی فوج میں رسد نہ پہنچنے کی وجہ سے کچھ بے اطمینانی اور انتشار پھیلنا شروع ہو گیا۔ جاڑے کا موسم تھا۔ ایک رات جب زبردست آندھی آئی جس نے کافروں کے لشکر کے خیموں کی طنابیں اکھیڑ دیں، خیمے زمین پر گرے تو اس کی وجہ سے خورد و نوش کا سامان مٹی میں مل گیا۔ سردی کی سیاہ اور مہیب رات طوفانی آندھی، خیموں کا ایک ایک کر کے گرنا۔ فوج میں ابتری اور سراسیمگی پھیل گئی اور یہ لوگ گھبرا کر رات کی تاریکی میں محاذِ جنگ سے بھاگ نکلے۔ صبح ہوئی تو میدان صاف تھا اور محاصرہ ختم ہو چکا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

جبلِ سلع کے دامن میں جہاں جنگ ہوئی تھی۔ اس وقت چھ مساجد ہیں جو اس جنگ کی یادگار ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بلندی پر واقع ہے یہ مسجدِ فتح کہلاتی ہے۔ روایت کے مطابق آپ ؐ نے جنگ کے دوران متواتر تین روز تک اس جگہ دعا کی تھی اور پھر قبولیتِ دعا کی بشارت پائی۔ پہلی مسجد جو مسجدِ فتح کے قریب بائیں ہاتھ کی جانب ہے۔ اس کو مسجدِ سلمان فارسیؓ کہتے ہیں اور مسجدِ سلمان فارسیؓ سے سیدھے ہاتھ کی جانب سڑک سے ملی ہوئی مسجدِ ابوبکر صدیقؓ ہے، مسجدِ ابوبکر صدیقؓ کے بائیں ہاتھ کی جانب تھوڑا سا پیچھے مسجدِ عمرِ فاروقؓ ہے۔ مسجدِ عمرِ فاروقؓ کے پیچھے ایک چھوٹی مسجد ہے۔ یہ بی بی فاطمہؓ کی مسجد کہلاتی ہے اور مسجدِ فاطمہؓ کی بائیں جانب بالکل پہاڑی کے دامن میں مسجدِ علیؓ ہے۔ ان مساجد کو ان عظیم ہستیوں کے نام سے منسوب کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ غزوہ خندق کے دوران اِن عظیم ہستیوں کے مقام انہیں جگہوں میں واقع ہوں گے۔



مدینہ منورہ میں سلع پہاڑ کے دامن میں مساجد۔جہاں جنگ خندق لڑی گئی تھی۔

مدینہ شریف سے رخصت الوداعیہ دعا

آپ مدینہ شریف سے رخصت ہوں تو دو رکعت نماز مسجدِ نبوی میں ادا کریں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر آئیں۔ اپنے والدین، اقربا اور دوستوں کے لئے دعا مانگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی پر آنسو بہائیں اور یہ دعا پڑھیں

دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَلِجَمِیْعِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَاَحِبَّآئِیْ وَلِنَاشِرِ هٰذِهِ الْاَدْعِیَةِ وَلِوَالِدِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مَغْفِرَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا وَّتُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ جَمِیْعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ط اَللّٰھُمَّ اَعِذْنَا جَمِیْعًا مِّنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَمِتْنَا وَاَمِتْهُمْ مَّعَ الْاِیْمَانِ عَلٰی مَحَبَّتِكَ وَمَحَبَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتِهٖ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط یا اللہ! میں دُعا کرتا ہوں تجھ سے بطفیل تیرے نورِ ذات کے تو مجھے اور میرے کُل خاندان، اور سب دوستوں اور ان تمام دعاؤں کے ناشر اور اُس کے والدین اور اہل وعیال، کُل مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ ایسی بخشش جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے اور ہم سب کو بغیر حساب کے جنّت میں داخل فرما دے۔ یا اللہ! ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہم سب کا ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کر۔ اپنی اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، اور ان کی سنّت پہ چلنے کی توفیق عطا فرما۔

فقہ جعفریہ کے مطابق

عازمین حج کے لئے خصوصی ہدایات

شیعہ حضرات کے لئے

(۱) فقہ جعفریہ میں عورت کے لیے حج میں محرم کا ساتھ ہونا شرط نہیں ہے۔ البتہ نفلی حج کے لیے شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

(۲) جو لوگ مکہ معظّمہ سے ۸۸ کلو میٹر یا اِس سے زیادہ دُور کے رہنے والے ہیں ان کا فریضہ "حج تمتّع" ہی ہے۔ وہ حج افراد یا حج قِران نہیں کر سکتے۔

(۳) حج پر جانے سے قبل بندگانِ خدا کے حقوق جیسے قرض کی ادائیگی وغیرہ کے ساتھ اللہ کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ جیسے صدقات و کفّارات اور خمس و زکوٰۃ وغیرہ کو مستحق لوگوں تک پہنچانا۔

(۴) عمرہ کا احرام باندھتے وقت جو تلبیہ پڑھنا ہے اسے اچھی طرح صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کریں۔

(۵) احرام کسی نہ کسی میقات سے باندھنا چاہیئے۔ کراچی یا جدّہ (ان دونوں شہروں) میں سے کوئی بھی میقات نہیں ہے اور اختیاری حالت میں نہ کراچی سے احرام باندھا جاسکتا ہے نہ جدّہ سے۔ اس لیے عازمین حج کے لیے بہتر یہ ہے کہ عام لباس میں ہی جدّہ جائیں۔ پھر وہاں سے ان پانچ مقررہ میقاتوں میں سے کسی ایک تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ عملاً رابغ جانا آسان

ہوتا ہے۔ جو حجفہ کے میقات سے محاذی ہے۔ لہٰذا وہاں پہنچ کر احرام باندھیں اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو بہتر یہ ہوگا کہ جدّہ پہنچنے کے بعد پہلے مدینہ منوّرہ چلے جائیں۔ وہاں کی زیارتوں کا شرف حاصل کریں اور واپسی پر مسجد شجرہ سے احرام باندھیں جہاں سے حضرت رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے باندھا تھا۔ البتہ عازمینِ حج جو آخری تاریخوں میں جدّہ پہنچے ہوں اور وقت اس قدر تنگ ہو کہ مدینہ منوّرہ نہ جاسکیں نہ رابغ وغیرہ جانا ممکن ہو، بلکہ جدّہ سے سیدھے مکّہ معظّمہ ہی جانا ضروری ہو تو پھر کراچی سے سوار ہوتے وقت ہی نذر کر کے احرام باندھ لیں اور مکّہ کے قریب حدودِ حرم کے پاس پہنچ کر احرام کی تجدید کریں، لیکن چونکہ اس کے بعد انہیں احرام کی حالت میں جہاز میں سفر کرنا ہوگا۔ اس لیے کفّارہ کے طور پر ایک دنبہ ذبح کرنا واجب ہوگا، جسے مکّہ یا منیٰ میں ذبح کریں اور اگر وطن واپس آکر بھی ذبح کرنا چاہیں تو جائز ہے۔

⑥ احرام باندھتے وقت پہلے احرام کے کپڑے نیت کر کے پہنیں اس کے بعد صحیح تلفظ کے ساتھ تلبیہ پڑھیں اور تلبیہ ختم کر کے ایک دفعہ لبّیک کہنا بھی مستحب ہے۔

⑦ مکّہ معظّمہ پہنچ کر طواف کریں۔ نمازِ طواف پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد تقصیر کرائیں (یعنی تھوڑے سے بال یا ناخن تراشوائیں) عمرۂ تمتّع کی سعی کے بعد بال منڈوانا جائز نہیں ہے۔ صرف تقصیر کرا سکتے ہیں جس کے بعد احرام کھول کر عام لباس پہن لیں۔

⑧ اگر عمرہ مفردہ ہو تو تقصیر کے بعد ایک اور طواف کریں جس کی نیت یہ ہوگی کہ طواف النساء کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔

⑨ حج میں طواف زیارت اور سعی کرنے کے بعد "طواف النسا" بھی واجب ہے۔ یہ طواف مردوں پر بھی واجب ہے اور عورتوں پر بھی۔ جو شخص بھی اسے ترک کرے گا اس کے لیے ازدواجی زندگی حرام ہو جائے گی۔ اس طواف کا نام تو طواف النسا ہے لیکن یہ مرد و عورت دونوں پر واجب ہے۔ اگر مرد اس کو ترک کرے تو اس پر بیوی حرام ہو جائیگی اور اگر عورت اس طواف کو ترک کرے گی تو اس پر شوہر حرام ہو جائے گا۔

⑩ طواف النسا۔ کا کوئی وقت معین نہیں ہے۔ مکّہ چھوڑنے سے قبل کسی وقت بھی کر سکتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی شریکِ حیات کے ساتھ گئے ہوں انہیں احتیاط کے طور پر یہ طواف جلد ہی کر لینا چاہیئے تاکہ گناہ میں پڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

⑪ عازمین حج میں سے جو حضرات اس خیال سے تشریف لے جا رہے ہوں کہ جدّہ پہنچ کر پہلے مکّہ معظّمہ جائیں گے پھر حج سے قبل ہی مدینہ منوّرہ کی زیارت کے لیے بھی جائیں گے اور مدینہ منوّرہ سے مکّہ واپس آ کر حج کا فریضہ انجام دیں گے ان لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے وطن سے جب جدّہ جانے لگیں تو عمرہ مفردہ کی نیت کر کے احرام باندھیں (جس کی تفصیل ۵ میں مرقوم ہے) تاکہ عمرہ کے اعمال بجا لانے کے بعد مدینہ منوّرہ جا سکیں۔ پھر جب مدینہ منوّرہ کی زیارت کے بعد مکّہ معظّمہ واپس آنے لگیں تو عمرہ تمتّع کی نیت کر کے احرام باندھیں کیونکہ عمرہ تمتّع کی نیت سے مکّہ معظّمہ میں داخل ہونے والے شخص کے لیے حج سے قبل مکّہ معظّمہ سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے البتہ جو حضرات اس نیت سے مکّہ معظّمہ جا رہے ہوں کہ اب حج تک وہیں ٹھہرنا ہے تو انہیں عمرہ تمتّع کی نیت سے احرام باندھنا چاہیئے۔

(۱۲) عورتیں اگر "مجبوری کی حالت" میں ہوں تو ان کے لیے طواف زیارت ماہ ذی الحجہ کے آخر تک کرنا بھی جائز ہے۔

(۱۳) چار طواف مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) طواف عمرہ (۲) طواف حج جسے طواف زیارت بھی کہتے ہیں (۳) طواف النسآ

(۴) طوافِ وداع (یہ چوتھا طواف سنت ہے باقی واجب ہیں۔)

(۱۴) حج کے ارکان میں سے اہم ترین رکن عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا ہے جس کو عرفات و مزدلفہ میں وقوف کرنے کا موقع مل گیا اس کا حج ہو جائے گا۔ باقی ارکان اگر بجا لانا ممکن نہ تو ان کا کفارّہ یا بدل دینا ہوگا یا کسی کو نائب بنانا ہوگا لیکن اگر وقوف نہ ملے تو حج نہیں ہوگا۔

(۱۵) ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے مغرب تک عرفات میں ٹھہرنا اور اسی طرح ۱۰ ذی الحجہ کی شب میں طلوعِ آفتاب تک مزدلفہ میں ٹھہرنا اگرچہ مختصر ہی کیوں نہ ہو وقوف کہا جاتا ہے۔

(۱۶) گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی شب منیٰ میں قیام کرنا شرعاً واجب ہے۔

(۱۷) جو لوگ عمرہ تمتّع کی نیت سے احرام باندھ کر مکّہ پہنچے ہیں وہ حج سے پہلے شہر مکّہ سے باہر نہیں نکل سکتے ورنہ حج خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۱۸) ۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد صبح صادق کے وقت یہ نیت کریں کہ میں "حج تمتّع" کے لئے مزدلفہ میں وقوف کرتا ہوں واجب قربتاً الی اللہ۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ اس سے پہلے نکلنا صرف معذور افراد کے لیے جائز ہے۔ جلد بازی کر کے اپنی عبادت کو خراب نہ کریں۔

(۱۹) قربانی صرف اسی قربان گاہ میں ذبح کریں جو منیٰ کے اندر ہے۔ منیٰ کے باہر جائز نہیں ہے۔

(۲۰) اگر دورانِ حج منیٰ کے اندر قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو پیسے کسی کے پاس بطور امانت رکھوائیں جو حج کے بعد منیٰ میں قربانی کرے اور پیسے امانت رکھنے کے بعد سر منڈا کر احرام کھول دیں۔ اگر حج کے بعد خود منیٰ آنا ممکن ہو تو خود ہی قربانی کریں جو ذی الحجہ کی آخری تاریخ تک کر سکتے ہیں۔

تعاون کے لیے شکر گزار ہیں

جناب شاہ حسن عطا

جناب سیّد حسن

جناب پروفیسر نسیم عثمانی

جناب سیّد احمد رفعت

محترمہ محمودہ عظیم

محترمہ ڈاکٹر نگہت اقبال

جناب حسن عظیم

جناب معراج الدّین خان

جناب کریم خلیل

حافظ عبدالغفور شاکر عرفانی

محترمہ ناصرہ طارق

جناب افتخار رسول

خطّاطی : محمّد صدّیق بھٹّی

فوٹوگرافی : حمید۔اے۔خان

مطبع :۔ مغل پرنٹنگ اینڈ پیکیجنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

گذارش

تمام حجّاج کرام اور کتاب سے مستفید ہونے والوں سے گزارش ہے کہ ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ یہ کاوش جملہ لوگوں کی مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

(آمین)

درود شریف

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

"اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبیؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں، اِس لیے اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود و سلام بھیجو۔"

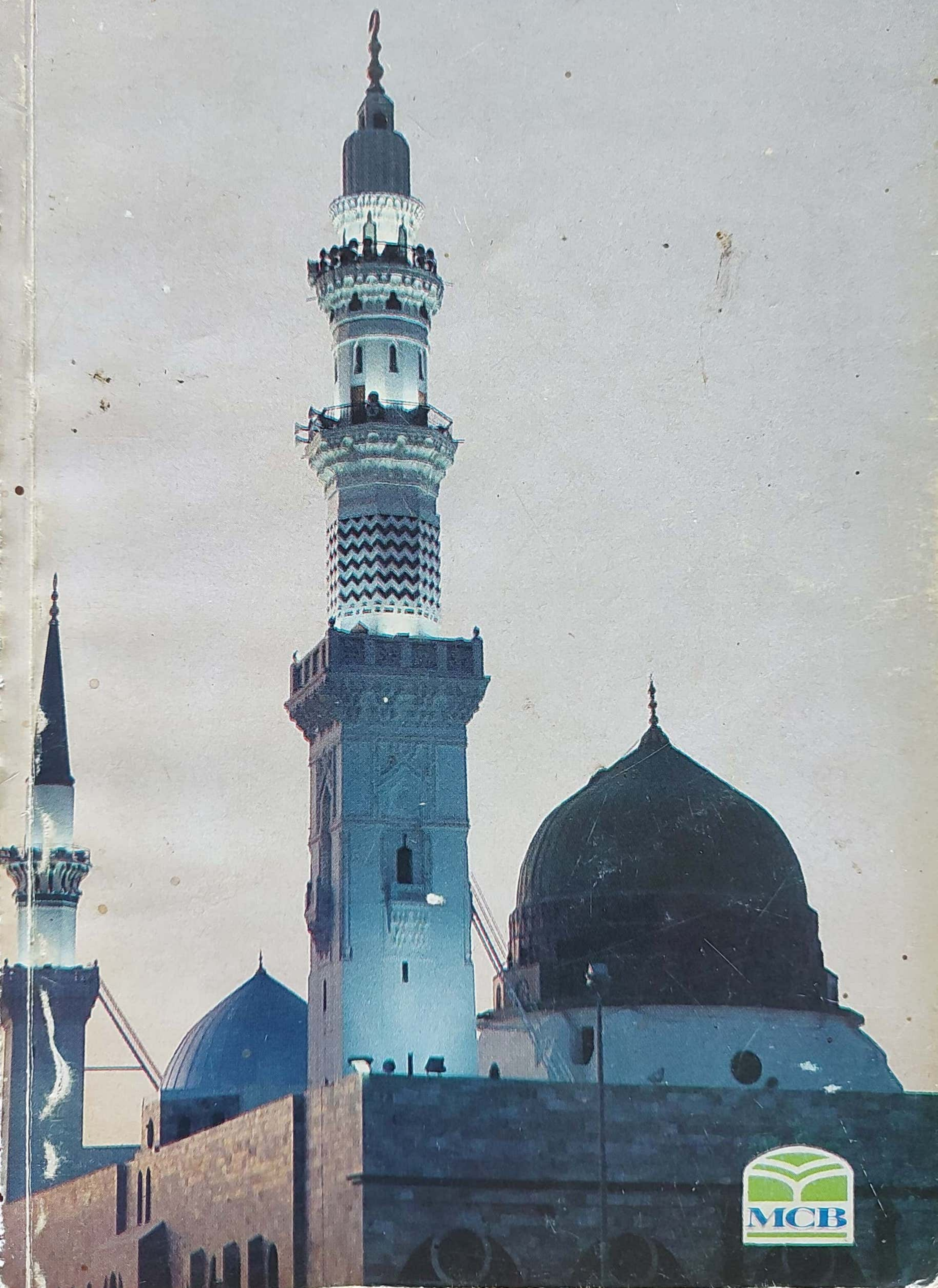
سورۃ احزاب - ۵۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝



قرآنِ کریم کی مقدّس آیات اور احادیثِ نبویؐ کا احترام آپ پر فرض ہے جن اوراق پر یہ آیات اور احادیث درج ہوں، ان کو اسلامی طریقہ کے مطابق بے حُرمتی سے محفوظ رکھیے۔

یہ کتاب عازمین حج کو بلا معاوضہ پیش کی جا رہی ہے


MCB